besturdubooks.wordpress.com

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جنگ کے میدان میں

تالیف
حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب دامت برکاتہم العالیہ
اُستاذ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن

مکتبہ ایمان و یقین

besturdubooks.wordpress.com

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جنگ کے میدان میں

مؤلف

مولانا مفتی محمد یوسف زئی صاحب مدظلہم العالی

اُستاذُ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

ناشر:

مکتبہ ایمان ویقین

besturdubooks.wordpress.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کے میدان میں

مصنف : مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب مدظلہم العالی

تعداد : گیارہ سو

طباعت : اوّل

سنِ اشاعت: مئی ۲۰۱۱ء بمطابق جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ

باہتمام : غفران اللہ جان بنوی

ناشر : مکتبہ ایمان ویقین (فون:0333-7993963)

ملنے کے پتے

- اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن کراچی
- دارالاشاعت، اردو بازار کراچی
- مکتبۃ الرازی، بنوری ٹاؤن کراچی
- قدیمی کتب خانہ، اردو بازار کراچی
- مظہری کتب خانہ، گلشن اقبال بلاک ۲، کراچی
- مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ کوئٹہ
- مکتبہ عبداللہ بن مبارک
- المکتبۃ المنصور، راولپنڈی
- ضیاء بک سیلر، میر علی
- اسلامی کتب خانہ، چوک بازار بنوں
- ممتاز کتب خانہ، پشاور
- علمی کتب خانہ، میران شاہ

besturdubooks.wordpress.com

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
شیر خدا علی المرتضیٰؓ میدانِ کارزار میں	۲۷۴	معان میں صحابہ کرامؓ کا مشورہ	۳۰۷
حضرت زبیرؓ اور یاسر کافر کا مقابلہ	۲۸۲	دونوں فوجوں کا آمنا سامنا	۳۰۹
قلعہ وطیح اور سلالم کی فتح	۲۸۳	میدانِ موتہ میں گھمسان کی جنگ	۳۱۰
غنائم خیبر کی تفصیل	۲۸۵	آنحضرتؐ میدانِ جنگ کا منظر دیکھ رہے ہیں	۳۱۱
کنانہ بن ربیع کا دھوکہ اور موت	۲۸۵	محبوب رسولؐ اور عاشقِ رسولؐ حضرت زید گھمسان میں	۳۱۲
شہداء خیبر اور دیگر واقعات	۲۸۷	حضرت جعفر طیارؓ جنگ موتہ کے کارزار میں	۳۱۶
نتائج جنگ	۲۸۸	حضرت عبداللہ بن رواحہؓ شوقِ شہادت میں	۳۲۴
باب پنجم: جنگِ موتہ	۲۹۱	سیف اللہ خالدؓ میدانِ جنگ میں	۳۲۸
مقامِ موتہ کا محلِ وقوع	۲۹۳	میدانِ موتہ میں کچھ اور معرکے	۳۳۴
سریہ موتہ کو غزوہ کیوں کہتے ہیں؟	۲۹۶	مدینہ منورہ میں شہداء کی خبر کا پہنچنا	۳۳۷
۸ھ جنگِ موتہ کے اسباب	۲۹۸	باب ششم: فتح مکہ	۳۴۳
مدینہ منورہ سے لشکرِ اسلام کی روانگی	۲۹۹	مکہ مکرمہ کے مختلف نام	۳۴۵
حضور اکرمؐ کی وصیت و نصیحت	۳۰۰	مکہ مکرمہ کا محل وقوع	۳۴۵
بہادر اسلام حضرت عبداللہ بن رواحہ کا جذبۂ جہاد	۳۰۱	مکہ مکرمہ کی فضیلت	۳۴۶
جہاد میں تھوڑی سی تاخیر بھی موجب نقصان	۳۰۴	فتح اعظم فتح مکہ کے اسباب	۳۴۷
شہادت کی تمنا	۳۰۴	دربارِ نبوی میں نقضِ عہد کی اطلاع	۳۵۰
لشکرِ اسلام معان کی طرف بڑھ رہا ہے	۳۰۵	ابوسفیان مدینہ میں امن تلاش کر رہا ہے	۳۵۲
لشکر اسلام کے مقابلے کیلئے لشکرِ کفار.....	۳۰۶	ابوسفیان کی واپسی	۳۵۶

besturdubooks.wordpress.com

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
لشکرِ اسلام کی مکہ کی طرف روانگی	۳۵۷	حضور اکرمؐ نے تلواروں کی چمک دیکھی	۴۰۱
حاطب بن ابی بلتعہؓ کا خط	۳۵۹	فاتحِ اعظم مسجد حرام میں داخل ہو رہے ہیں	۴۰۴
نفیر عام دس رمضان ۸ھ میں	۳۶۳	بیت اللہ کی چابیاں	۴۰۹
عزت وعظمت کے جنگی جھنڈے	۳۶۳	سیف اللہ خالدؓ سے جواب طلبی	۴۱۱
جہاد کی اہمیت	۳۶۵	باب کعبہ پر خطبہ	۴۱۲
فاتحِ اعظم مقامِ جحفہ میں	۳۶۶	کعبہ کی چھت پر پہلی اذان	۴۱۳
جاسوس کی گرفتاری	۳۶۷	عفو عام پر ایک نظر	۱۴۱
مقامِ ابواء میں سرورِ کونینؐ اور آپ کا چچازاد بھائی	۳۶۹	چند مجرموں کا انجام	۴۱۷
عبرت انگیز قصہ	۳۷۱	فتح مکہ کے دن بعض نامور اشخاص کا اسلام	۴۲۲
لشکرِ اسلام مر الظہران میں	۳۷۵	صدیقِ اکبرؓ کے والد ابو قحافہ کا اسلام	۴۲۳
اہلِ مکہ کا لیڈر حضور اکرمؐ کے قدموں میں	۳۷۶	سہیل بن عمر کا اسلام	۴۲۴
ابوسفیان کو عارضی اعزاز دیا جا رہا ہے	۳۸۰	ابولہب کے دو بیٹوں کا اسلام قبول کرنا	۴۲۴
ابوسفیان پر فاتحِ اعظم کا گزرنا	۳۸۳	باب ہفتم: جنگِ حنین	۴۲۷
ابوسفیان قریش کو اطلاع دے رہا ہے	۳۸۷	مقامِ حنین	۴۲۹
فاتحِ اعظم کا مکہ میں فاتحانہ انداز میں داخلہ	۳۸۹	جنگِ حنین کے اسباب	۴۲۹
فاتحِ اعظم مقامِ حجون میں	۳۹۵	بیس ہزار لشکرِ کفار کا اجتماع	۴۳۰
سیف اللہ خالد بن ولید میدانِ جنگ میں	۳۹۶	مالک بن عوف اور درید بن صمہ کی گفتگو	۴۳۱
مقامِ خندمہ میں شدید جنگ	۳۹۷	لشکرِ اسلام کی تیاریاں	۴۳۲
بڑے بڑے سردار میدان جنگ سے کیسے بھاگے؟	۴۰۰	طرفین کے انتظامات	۴۳۵

besturdubooks.wordpress.com

باب ششم

فتح مکہ

besturdubooks.wordpress.com

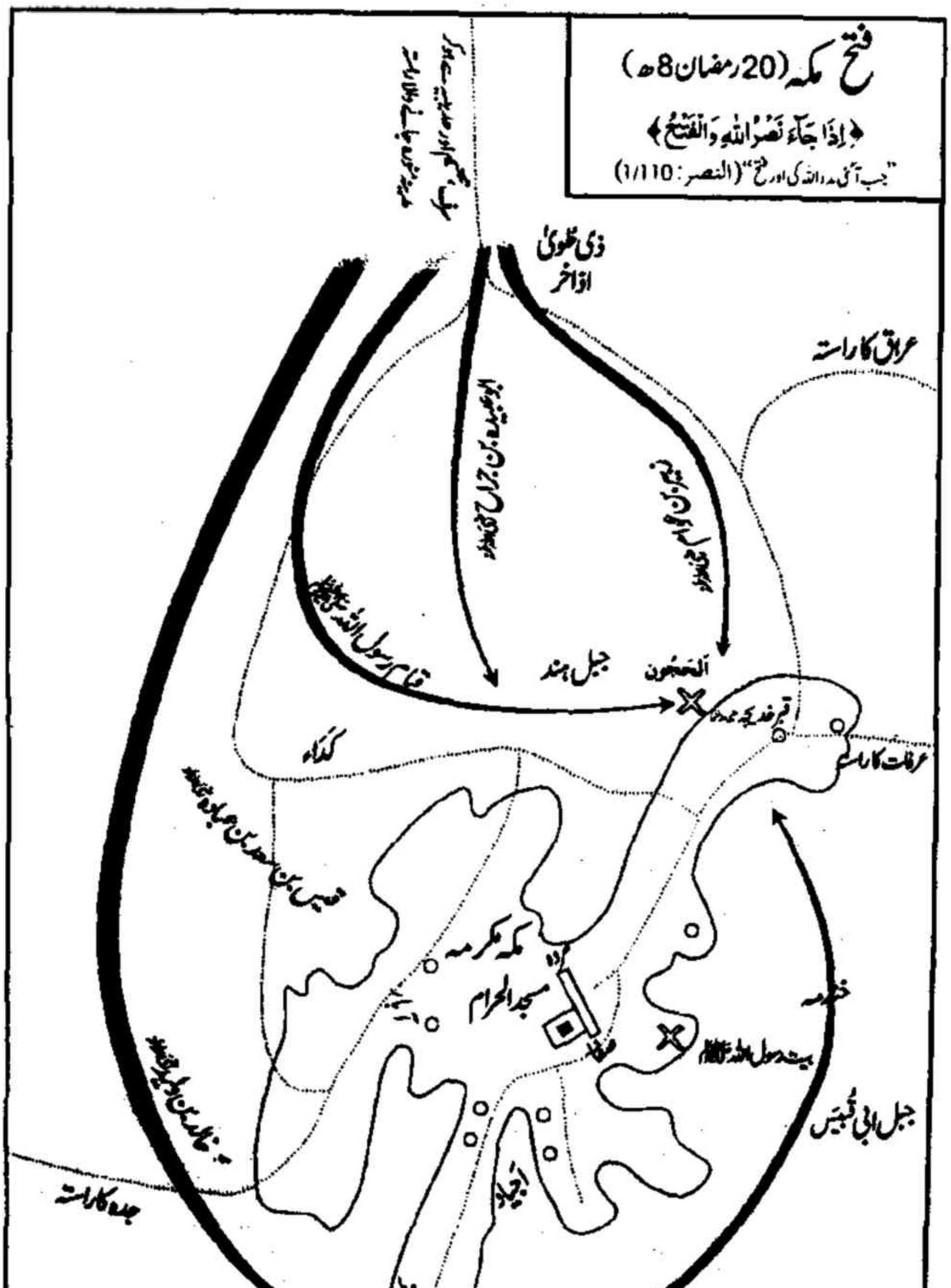

besturdubooks.wordpress.com

مکہ مکرمہ کے مختلف نام

مکہ مکرمہ کے کئی نام ہیں کچھ کا ذکر قرآن کریم نے کیا ہے کچھ کا ذکر احادیث میں ہے اور کچھ کا تذکرہ تاریخ میں ہے کچھ نام زیادہ مشہور ہیں اور کچھ کم مشہور ہیں چنانچہ اس کے چند نام یہ ہیں، مکہ، بکہ، نساسۃ، ام رحم، صلاح، ام القری، معاد، حاطمہ، بیت العتیق، راس، حرم، بلد الامین، العرش، القادس، المقدسہ، ناسہ، کعبہ، ماسہ، کوثی، المذھب، مغیرہ بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مکہ تو پورے شہر مکہ پر بولا جاتا ہے اور بکہ خاص کعبہ اور بیت اللہ کو کہا جاتا ہے بعض نے کہا مکہ اصل میں بکہ تھا بعض لغات میں باء کی جگہ میم استعمال کیا جاتا ہے تو مکہ کہتے ہیں۔ بعض نے مکہ کے معنی ازدحام کے بتائے ہیں کیونکہ لوگوں کا وہاں ازدحام ہوتا ہے بعض نے کہا ہے کہ مکہ اور بکہ دونوں ٹھکرانے اور توڑنے کے معنی پر ہے چونکہ وہاں جا کر ہر بڑے اور متکبر و جابر کی نخوت و تکبر ٹوٹ جاتا ہے اس لئے اس کو مکہ اور بکہ کہا گیا ہے۔

مکہ مکرمہ کا محل وقوع

اللہ تعالیٰ کے اس مبارک اور مقدس گھر اور اس بلد اللہ الحرام کا محل وقوع بھی عجیب ہے اول تو یہ مقدس شہر پوری دنیا کے وسط اور سینٹر میں واقع ہے کیونکہ جب زمین بنائی گئی تو یہیں سے پھیلائی گئی تو یہ وسط الدنیا اور سرۃ الدنیا یعنی دنیا کا ناف ہے پھر یہ شہر ایک وادی میں واقع ہے، سنگلاخ زمین ہے اور چاروں طرف سے پہاڑوں کے حفاظتی حصار میں واقع ہے یہاں کے پتھر ملائم اور سیاہ تر ہیں اور سفید بھی ہیں اس شہر کا جو حصہ نشیب میں واقع ہے وہ مسفلہ کہلاتا ہے اور وہ حصہ بلندی پر واقع ہے اس کو معلاۃ کہتے ہیں یہاں کو پانی صرف زمزم کا پانی ہے اور یا آسمان سے بارش کا پانی ہے یہاں زمین کا کنواں نہیں ہے البتہ اب باہر سے آب رسانی کا انتظام ہو گیا ہے، یہاں عام درخت اور سبزہ نہیں ہے ہاں جہاں سے حرم کی زمین ختم ہو جاتی ہے وہاں سے درخت اور باغات شروع ہو جاتے ہیں اور زمینیں کنوئیں ہوتے ہیں۔ مندرجہ بالا تفصیل کچھ ترمیم و اضافہ کے ساتھ معجم البلدان میں موجود ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

علامہ یاقوت حموی معجم البلدان ج ا ص ۱۸۷ پر مزید لکھتے ہیں کہ مکہ اور کوفہ کے درمیان ۲۷ مراحل کا فاصلہ ہے دمشق اور مکہ کے درمیان ایک ماہ کی مسافت کا فاصلہ ہے اسی طرح عدن سے مکہ تک ایک ماہ کی مسافت ہے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تقریباً ۵۰۰ کلومیٹر جنوب میں واقع ہے۔

مکہ مکرمہ کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ اور بیت اللہ کو پوری دنیا کی بقاء اور قیام اور وجود کا ذریعہ بنایا ہے جب بیت اللہ نہیں رہے گا تو کائنات کا وجود بھی ختم ہو جائے گا، روئے زمین میں بیت اللہ، اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر ہے، وحی کا پہلا گہوارہ ہے، سرزمین مکہ میں ایک نیکی ایک لاکھ کے برابر ہے وہاں پر انسان کی جان و مال محفوظ ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کو برکات دینے کے سارے مراکز مکہ مکرمہ میں ہیں حضور اکرم ﷺ کی جائے پیدائش ہے اور پوری انسانیت کے قلوب کا اس خطہ کے ساتھ گہرا تعلق ہے، بڑے بڑے انبیاء کرام علیہم السلام کی زیارت گاہ رہا ہے اور بڑے بڑے انبیاء یہاں مدفون ہیں، عرب کے دل و دماغ میں یہ بات تھی کہ قریش کے مقابلہ میں کوئی غلط آدمی بیت اللہ اور مکہ مکرمہ پر کبھی قبضہ نہیں کرسکتا اور ابرھہ کی طرح اللہ تعالیٰ اس کو تباہ کردے گا یہی وجہ تھی کہ سارے عرب اس انتظار میں بیٹھے تھے کہ دیکھئے، قریش سے مقابلے میں یہ نبی محمد ﷺ بیت اللہ کو فتح کرتا ہے یا نہیں اگر یہ نبی مکہ کو فتح کرلے گا تو یہ سچا نبی ہوگا پھر ہم سب ایمان لے آئیں گے ورنہ نہیں، چنانچہ جب مکہ فتح ہوا تو دوڑ دوڑ کر سارے عرب نے اسلام قبول کرلیا کیونکہ یہ نبی اکرم ﷺ کے سچے نبی ہونے کی نشانی تھی، حضور اکرم ﷺ نے جب ہجرت کی تو حزورہ مقام پر کھڑے ہوکر بیت اللہ پر نگاہ ڈالی اور فرمایا مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ میرے دل میں تو سب سے زیادہ محبوب شہر ہو اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک روئے زمین میں تو سب سے زیادہ محبوب ہے اگر مجھے مشرکین یہاں سے نہ نکالتے تو میں کبھی ہجرت کر کے نہ نکلتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر ہجرت کا معاملہ نہ ہوتا تو میں صرف مکہ میں زندگی گزارتی کیونکہ میں دیکھتی ہوں کہ مکہ کی زمین سب سے زیادہ آسمان کے قریب واقع ہے اور میرا دل جس طرح مکہ میں سکون سے ہوتا ہے کسی اور شہر میں ایسا نہیں ہوتا ہے اور مکہ میں جس طرح چاند خوبصورت نظر

besturdubooks.wordpress.com

آتا ہے کسی اور جگہ اتنا خوبصورت نہیں ہے۔ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔

یاحبذامکة من واد

ارض بھا اھلی وعوادی

ارض بھا ترسخ اوتادی

ارض بھا امشی بلاھادی

یعنی اے وادی مکہ! تو کیا ہی اچھی وادی ہے جہاں میرا خاندان اور ہمدرد رہتے ہیں۔
اس سرزمین میں میری مضبوط جڑیں ہیں میں نابینا ہو کر اس کی زمین پر رہبر کے بغیر گھوم پھر لیتا ہوں۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے وادی مکہ کو یاد کر کے فرمایا:۔

الالیت شعری ھل ابیتن لیلة

بوادوحولی اذخروجلیل؟

وھل اردن میاہ مجنة

وھل یبدون لی شامة وطفیل؟

اے کاش میں پھر کبھی وادی مکہ میں اس حال میں رات گزار سکوں گا کہ میرے اردگرد اذخر اور جلیل نامی گھاس ہونگی؟
اے کاش میں کبھی مجنہ نامی چشمہ پر حاضر ہوسکوں گا اور شامہ وطفیل نامی پانی کے چشمے دیکھ سکوں گا؟

بہر حال وادی مکہ وہ سرزمین ہے جہاں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اکثر انبیاء کرام علیہم السلام اور بڑے بڑے اولیاء عظام اور مشہور علماء کرام کے قدم پڑے ہیں اور جہاں دن رات اللہ تعالیٰ کی رحمتیں برستی ہیں ''زادھا اللہ شرفاً وعزةً وعظمةً وھیبةً''

besturdubooks.wordpress.com

فتح اعظم یعنی فتح مکہ کے اسباب

فتح اعظم کا پہلا مرحلہ

① فتح مکہ کا ایک تو وہی مشہور سبب ہے کہ جہاد فرض ہے اور جب تک دنیا میں کفر وشرک اور الحاد و زندقہ اور فتنہ وفساد موجود رہے گا جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے **قاتلوهم حتى لاتكون فتنة ويكون الدين لله** یعنی ان کفار سے اس وقت تک لڑو کہ کفر و شرک کا کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور دین وقانون صرف ایک اللہ ہی کا رہے، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے اس وقت تک لڑنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک کے سارے لوگ کلمہ توحید "**لاالـه الاالـلـه محـمـدرسول الله**" کا اقرار نہیں کرتے۔ اس وجہ سے مکہ مکرمہ کے کفار کے خلاف مسلح جہاد کی کاروائی ضروری تھی تا کہ مرکز اسلام اور اللہ تعالیٰ کا گھر شرک وکفر سے پاک ہو جائے۔

سکھایا ہے ہمیں اے دوست طیبہ کے والی نے
کہ بوجہلوں سے ٹکرا کر ابھرنا عین ایمان ہے
جہاں باطل مقابل ہو وہاں نوک سنان سے بھی
برائے دین اسلام رقص کرنا عین ایمان ہے

② فتح مکہ کا دوسرا سبب جو تھا اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے جیسا کہ سب کو معلوم ہے کہ جزیرۂ عرب میں قبائلی نظام چلتا تھا، سرداریاں تھیں، چودھراہٹ کا نظام تھا، باقاعدہ کوئی حکومت وہاں نہیں تھی، اس قبائلی نظام میں قبائل کے آپس میں جھگڑے بھی ہوتے تھے اور یہ جھگڑے سالہا سال تک جاری بھی رہتے تھے چنانچہ انہی قبائلی جنگوں میں بنو بکر اور بنو خزاعہ کی ایک جنگ بھی تھی۔

بنو خزاعہ نے زمانہ جاہلیت میں بنو بکر کے ایک تاجر کو قتل کیا تھا اس کے بدلے میں بنو بکر نے جاہلیت میں بنو خزاعہ کے ایک آدمی کو مار ڈالا تھا بنو خزاعہ نے میدان عرفات کے قریب بنو بکر کے تین آدمیوں کو ایک ساتھ مار دیا اور یہ دشمنی مسلسل بعثت نبوی اور ظہور اسلام تک باقی رہی پھر ظہور اسلام کے بعد یہ سلسلہ موقوف ہو گیا اور لوگ اسلام کے معاملات کی طرف متوجہ ہو گئے۔

جیسا کہ میں نے اس سے پہلے اپنے ایک کتابچہ جنگ خندق کے ضمن میں صلح حدیبیہ

besturdubooks.wordpress.com

کا ذکر کیا تھا اور کہا تھا کہ فتح مکہ کے واقعہ کے سمجھنے کیلئے صلح حدیبیہ کا سمجھنا ضروری ہے اب وہی مرحلہ ہے کہ جب چھ ہجری کو حضور اکرم ﷺ اور کفار قریش کے درمیان صلح حدیبیہ عمل میں آ گیا تو حضور اکرم ﷺ نے عام اعلان کیا کہ قبائل عرب میں سے جو قبیلہ اس صلح میں قریش کا ساتھ دینا چاہتا ہے وہ ان کا ساتھ دے اور جو قبیلہ مسلمانوں کا ساتھ دینا چاہتا ہے وہ ہمارا ساتھ دیں چنانچہ بنو بکر نے قریش کا ساتھ دیا اور بنو خزاعہ نے مسلمانوں کا ساتھ دیا۔ صلح حدیبیہ کا ایک دفعہ اور ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر ہمارے معاہدین میں سے کسی ایک نے دوسرے پر حملہ کر دیا تو اس کی وجہ سے بھی اصل معاہدہ ٹوٹ جائے گا اور پھر یہ فریق دوسرے کے خلاف لڑنے میں آزاد ہو گا پھر اللہ تعالیٰ کا ایک تکوینی فیصلہ تھا کہ صلح حدیبیہ کا معاہدہ ٹوٹ گیا چونکہ معاہدہ میں دس سال تک آپس میں نہ لڑنے کی شرط موجود تھی اور اللہ تعالیٰ کے علم میں دو سال بعد مکہ مکرمہ کی فتح مقرر تھی اور چار سال بعد حضور اکرم ﷺ کا وصال متعین تھا اس لئے معاہدہ کا ٹوٹنا ایک تکوینی امر تھا جو ظاہر ہو گیا معاہدہ اس طرح ٹوٹ گیا کہ خزاعہ پانی کے ایک گھاٹ پر پڑاؤ ڈالے ہوئے سو رہے تھے اس چشمہ کا نام ''وتیر'' تھا بنو خزاعہ مطمئن تھے کہ معاہدہ اور صلح کی وجہ سے ہمیں کوئی خوف نہیں ہے ہم پر کوئی حملہ نہیں کریگا، لیکن بنو بکر کے چند لوگوں نے جاہلیت کی پرانی دشمنی کا بدلہ نکالنے کا منصوبہ بنایا اور رات کے وقت بنو خزاعہ کے لوگوں بچوں اور عورتوں پر شب خون مارا اور کئی افراد کو قتل کر ڈالا بنو خزاعہ کے لوگ بے خبری میں تھے انہوں نے وہاں سے حرم شریف کی طرف بھاگنے کی کوشش کی اور یہاں قریش کے گھروں میں پناہ لینے کی منتیں کیں لیکن قریش مکہ بنو بکر کے اس حملہ میں برابر کے شریک تھے وہ پوشیدہ طور پر ان کی مالی جانی امداد کر رہے تھے چنانچہ بنو خزاعہ کو انہوں نے حرم شریف میں بھی پناہ نہ دی رات کا وقت تھا، اندھیرا تھا، بھاگم بھاگی تھی، خوف و ہراس تھا بنو خزاعہ نے حرم شریف میں ایک خزاعی سردار کے گھر میں گھس کر پناہ لی مگر قریش اور بنو بکر مل کر گھر میں گھس گئے اور بنو خزاعہ کو زمین حرم امن کی جگہ میں بھی قتل کر ڈالا، ان کا خیال تھا کہ رات کا معاملہ ہے محمد ﷺ کو کیا پتہ چلے گا کہ کس نے یہ کاروائی کی ہے ہاں جب صبح ہوئی تو قریش پشیمان ضرور ہوئے کہ ہم نے عہد و پیمان توڑ ڈالا ہے اس کا انجام کیا ہو گا لیکن الان قد ندمت ولم ینفع الندم، اب پچھتائے ہیت

besturdubooks.wordpress.com

کیا جب چڑیاں جگ گئیں کھیت۔

فتح مکہ کی جنگ کے یہ دو سبب تھے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں تکوینی فیصلہ تھا کہ ایسا ہوگا چنانچہ صلح حدیبیہ کے بعد کسی نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کیا قریش اس عہد کو نبھائیں گے، حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس معاہدہ کو توڑ دیگا۔

دربار نبوی میں نقض عہد کی اطلاع

صلح حدیبیہ کے تقریباً سات ماہ بعد کفار قریش اور بنو بکر کی طرف سے نقض عہد کا یہ واقعہ پیش آیا تھا، چنانچہ بنوخزاعہ کے ایک سردار عمرو بن سالم خزاعی چالیس آدمیوں کا ایک نمائندہ وفد لے کر مدینہ منورہ کی طرف چل پڑا تاکہ نقض عہد کی اطلاع حضور اکرم ﷺ کو دیدیں، جب یہ لوگ مدینہ منورہ پہنچ گئے تو اس وقت حضور اکرم ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے عمرو بن سالم نے آپ ﷺ کے سامنے مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر نہایت موثر انداز سے چند اشعار میں اپنا مدعا اس طرح پیش کیا۔

یارب انی ناشد محمداً

حلف ابینا وابیہ الاتلدا

اے میرے رب! میں محمد ﷺ کو اپنے باپ اور ان کے باپ عبدالمطلب کا قدیم معاہدہ یاد دلانے آیا ہوں۔ (زمانہ جاہلیت میں دونوں حلیف تھے)

قد کنتم ولداوکنا والدا

ثمت اسلمنا ولم ننزع یدا

ہم بمنزلہ باپ کے ہیں اور آپ بمنزلہ اولاد کے ہیں ہم نے ہمیشہ آپ کی اطاعت کی ہے کبھی اطاعت سے دست کش نہیں ہوئے ہیں۔

مطلب یہ کہ دووجھوں سے ہماری مدد ضروری ہے ایک یہ کہ عبد مناف کی ماں بنوخزاعہ کی تھی تو ہم بمنزلہ باپ کے ہیں دوسرا یہ کہ ہم نے ہمیشہ آپ کی اطاعت کی ہے پھر بھی مدد لازم ہے۔

فانصر ھداک اللہ نصراً اعتدا

وادع عباداللہ یاتوا مددا

besturdubooks.wordpress.com

پس ہماری فوری مدد کریں اللہ تعالیٰ آپ کی رہنمائی فرمائے اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کو بلائیں وہ ہماری مدد کو آجائیں گے۔

فیھم رسول اللہ قد تجردا

ان سیم خسفا وجھہ تربدا

ان صحابہ کرام ؓ میں حضور اکرم ﷺ بھی کھل کر آجائیں کیونکہ یہ ایسے رسول ہیں کہ اگر ان پر کوئی زور ظلم اور زیادتی ہوتی ہے تو ان کا چہرہ متغیر ہو جاتا ہے۔

فی فیلق کالبحر یجری مزبدا

ان قریشًا اخلفوک الموعدا

وہ رسول ایسے لشکر میں ہوں جو ٹھاٹیں مارتے ہوئے سمندر کی مانند ہو، کیونکہ قریش نے آپ کے وعدے کی خلاف ورزی کی ہے۔

ونقضوا میثاقک الموء کدا

وجعلوا لی فی کداء رصدا

اور آپ کا پکا معاہدہ توڑ ڈالا ہے اور میرے مارنے کیلئے جبل کدا میں کمین اور گھات بٹھلا دی۔

وزعموا ان لست ادعوا احدا

فھم اذل واقل عددا

ان ظالموں کا خیال تھا کہ میں کسی کو مدد کیلئے نہیں پکاروں گا، وہ لوگ ہر لحاظ سے قلیل اور ذلیل ہیں۔

ھم بیتونا بالوتیر ھجدا

وقتلونا رکعا وسجدا

ان ظالموں نے چشمہ "وتیر" پر سوتے ہوئے ہم پر شب خون مارا اور سجدہ اور رکوع کی حالت میں ہم کو قتل کر ڈالا یعنی بعض لوگ سوئے تھے بعض مسلمان تہجد کی حالت میں قیام ورکوع وسجود میں مشغول تھے کہ کفار نے اچانک حملہ کر دیا اور قتل عام کیا۔

ان اشعار کے جواب میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "نصرت یاعمرو بن سالم،، اے عمر بن

besturdubooks.wordpress.com

سالم تیری مدد کی گئی ۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر میں تیری مدد نہ کروں تو میری مدد نہ کی جائے، عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ غضب کی حالت میں گھر آئے اور غسل خانے میں فرماتے جاتے تھے کہ اگر ان کی مدد نہ کروں تو میری مدد نہ کی جائے۔ اس وقت آسمان میں اچانک بادل نمودار ہوا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ بادل بنوخزاعہ کی مدد پر خوب پانی برسائے گا۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے عمرو بن سالم سے پوچھا کہ کیا سارے بنوبکر اس قتل میں شریک تھے؟ عمرو بن سالم نے کہا سارے نہیں تھے صرف بنونفاثہ اس جرم میں شریک تھے اور ان کا سردار نوفل اس میں تھا حضور اکرم ﷺ نے بنوخزاعہ کی مدد کا مکمل وعدہ فرما کر وفد کو واپس بھیج دیا اور اہل مکہ کی طرف اپنا ایک قاصد روانہ کر کے قریش کے سامنے مندرجہ ذیل تین باتیں رکھ دیں۔

① بنوخزاعہ کے مقتولین کا معاوضہ اور دیت ادا کرو۔

② یا بنونفاثہ سے الگ ہو جاؤ تا کہ ہم ان سے بدلہ لیں۔

③ یا صلح حدیبیہ کے فسخ کا عام اعلان کر دو۔

قاصد نے جب یہ پیغام قریش تک پہنچا دیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نہ مقتولین کی دیت دیں گے اور نہ بنونفاثہ سے تعلقات کو ختم کریں گے ہاں صلح حدیبیہ کے معاہدہ کو فسخ کرنے پر ہم راضی ہیں۔

ابوسفیان مدینہ میں امن تلاش کر رہا ہے
فتح اعظم کا دوسرا مرحلہ

اللہ تعالیٰ کا عجیب نظام ہے اور اس کی لاٹھی بے آواز ہے اور اس کی پکڑ بہت سخت ہے ایک وہ زمانہ تھا کہ حضور اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں اپنے مکان سے بیت اللہ تک آزادی سے نکل نہیں سکتے تھے ہر طرف دشمن کا پہرہ ہے، ایذا رسانی ہے، اور جان کا خطرہ ہے ابوجہل کا دور دورہ ہے، ابوسفیان کا طوطی پورے جزیرۂ عرب میں بولتا ہے، ہزاروں کا لشکر لے کر کبھی مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوتا ہے اور کبھی کسی اور میدان میں مقابلہ پر اتر آتا ہے، کبھی مسلمانوں کو واپس کرنے پر مجبور کرتا ہے اور کبھی یہ دن ہیں کہ ابوسفیان مارے مارے مدینہ منورہ کی گلیوں میں پھرتا ہے اور پورے شہر میں ایک آدمی ایسا نہیں ملتا جو میٹھی زبان سے اس سے بات کرے یا نرم انداز سے اس کی بات سنے جس کے پاس جاتا ہے مایوس

besturdubooks.wordpress.com

ہو کر لوٹتا ہے جس سے بات کرتا ہے کڑوی بات سنتا ہے اور تو اپنی صاحبزادی سے وہ الفاظ سنتا ہے جو سب سے سخت ہیں حق سے ہٹ کر باطل پر لڑنے والوں کو یہی انجام ہوتا ہے ذرا دیکھئے اور پڑھئے۔

کفار نے جب نبی اکرم ﷺ کی تین باتوں کا جواب نفی میں دیا اور صلح حدیبیہ کے فسخ کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا تو کچھ دیر سوچنے کے بعد خود پریشان و پشیماں ہوئے کہ یہ ہم نے کیا حرکت کی اور اس کے کیا عواقب ہو سکتے ہیں، اس لئے انہوں نے نئے سرے سے تجدید عہد کی کوشش شروع کیں۔

ادھر مدینہ میں حضور اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کو فرمایا کہ ابوسفیان تجدید عہد اور مدت صلح بڑھانے کیلئے آئے گا اور ناکام واپس جائے گا پھر حضور اکرم ﷺ نے بنوخزاعہ کے وفد سے کہا کہ تم لوگ متفرق ہو کر واپس چلے جاؤ تا کہ قریش کو تمہارے آنے کا علم نہ ہو جائے چنانچہ عمرو بن سالم اور بدیل بن ورقاء اور وفد کے دیگر افراد الگ الگ ہو کر واپس جانے لگے ادھر مکہ میں قریش نے بنوخزاعہ کے لوگوں کو تین دن تک مکہ ہی میں قید کر کے روکے رکھا تا کہ یہ لوگ جا کر محمد ﷺ کو اطلاع نہ کریں تین دن کے اندر اندر ابوسفیان مدینہ منورہ کی طرف تجدید عہد اور مدت صلح بڑھانے کی غرض سے قریش کا نمائندہ بن کر روانہ ہو گیا اور راستوں میں غور سے آنے جانے والوں کو دیکھتا تھا کہ خزاعہ کا کوئی شخص اطلاع دینے کیلئے مدینہ تو نہیں گیا؟ چنانچہ اس کی ملاقات بدیل سے ہوئی اور اس سے پوچھنے لگا کہ کیا تم لوگ مدینہ سے ہو کر آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہمارا اس وادی میں کچھ کام تھا اسی وادی سے واپس آ رہے ہیں یہ کہہ کر وہ لوگ چلے گئے لیکن ابوسفیان کو خدشہ لاحق ہو گیا کہ ہو نہ ہو یہ لوگ ضرور مدینہ سے واپس آئے ہیں اور بنوخزاعہ کے واقعہ کی اطلاع محمد ﷺ تک پہنچائی ہے پھر ابوسفیان نے ان لوگوں کے اونٹوں کی مینگنیاں توڑ کر دیکھیں تو اس میں مدینہ کی کھجوروں کی گٹھلیاں تھیں اس نے یقین کر لیا کہ یہ لوگ اطلاع دیکر واپس آئے ہیں بہر حال ابوسفیان مدینہ منورہ پہنچ ہی گیا اور سب سے پہلے حضور اکرم ﷺ سے ملاقات کر کے کہنے لگے۔

ابوسفیان: اے محمد! میں اس سے پہلے صلح حدیبیہ میں حاضر نہیں ہو سکا تھا اب آپ میرے ساتھ اس معاہدہ کی تجدید بھی کریں اور مدت صلح بھی بڑھا دیں۔

حضور اکرم ﷺ: کیا تم لوگوں نے اس معاہدہ میں کوئی گڑبڑ کی ہے؟

besturdubooks.wordpress.com

ابوسفیان: خدا کی پناہ ہم نے کوئی گڑ بڑ نہیں کی ہے۔

حضور اکرم ﷺ: پھر تو اپنے اسی پرانے معاہدے اور اسی مدت پر قائم ہیں اس میں ہم کوئی تبدیلی نہیں کریں گے، یعنی اگر تم نے توڑا ہے وہ الگ بات ہے ورنہ معاہدہ وہی پرانا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ابوسفیان کو کوئی جواب نہیں دیا بلکہ بالکل خاموش رہے، اس کے بعد ابوسفیان اپنی بیٹی ام حبیبہؓ کے پاس گئے چونکہ انکی بیٹی تھی اور حضور اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ تھی اور ام المومنین تھیں ابوسفیان سیدھا جا کر اس چٹائی پر بیٹھنے لگا جو حضور اکرم ﷺ کے بیٹھنے کی جگہ تھی ام المومنین نے فرش کو نیچے سے ہٹایا تو ابوسفیان نے کہا کہ اے بیٹی! کیا یہ فرش میرے قابل نہ تھا یا میں اس فرش کے قابل نہیں ہوں؟ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم اس فرش پر بیٹھنے کے قابل نہیں ہو کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کا بستر ہے اور تم مشرک نجس ہو اس پر شرک سے آلودہ شخص نہیں بیٹھ سکتا ہے یہ سن کر ابوسفیان نے کہا کہ خدا کی قسم مجھ سے الگ ہو کر تم ایک شر میں مبتلا ہو گئی ہو، ام حبیبہؓ نے فرمایا کہ شر میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی ہے اور میں کفر کی تاریکیوں اور اندھیروں سے نکل کر اسلام کی روشنی کی طرف آئی ہوں اور تجھ پر افسوس ہے اے میرے باپ! قریش کا سردار ہو کر ایسے پتھروں کو پوجتے ہو جو نہ سن سکتے ہیں اور نہ دیکھنے کی اس میں طاقت ہے، ابوسفیان نے کہا کہ تم بھی یہ کہہ رہی ہو کہ میں باپ دادا کے دین کو چھوڑ کر محمد (ﷺ) کے دین کو اپنالوں؟ بیٹی سے مایوس ہو کر ابوسفیان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تجدید عہد کی بھی درخواست کی، حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ ہم اپنے پیارے پیغمبر کے حکم کے پابند ہیں خواہ جنگ کی صورت ہو یا امن وصلہ کی صورت ہو میں بات نہیں کر سکتا، اس کے بعد ابوسفیان مایوسی کے عالم میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے وہی درخواست کی جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کر چکے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ خدا کی قسم اگر تم سے لڑنے کیلئے مجھے چھوٹی سی چیونٹی بھی مل جائے تو میں اس چیونٹی کی بھی مدد کروں گا اور تم سے لڑوں گا۔ (تم سفارش کی بات کرتے ہو؟) ابوسفیان نے کہا تجھ جیسے صلہ رحمی والے کو اللہ برا ہی بدلہ دے، یہ کہہ کر اداسی کے عالم میں ابوسفیان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ صلہ رحمی اور رشتہ داری میں آپ

besturdubooks.wordpress.com

سب سے زیادہ میرے قریب ہیں آپ یا تجدید عہد خود کریں یا اپنے پیغمبر سے سفارش کریں آپ کی بات وہ مانتے ہیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہماری صلح اور جنگ حضور اکرم ﷺ کی صلح اور جنگ کے تابع ہے میں بات نہیں کرسکتا، پھراس کے بعد ابوسفیان بدحواسی کے عالم میں حضرت فاطمہؓ کے پاس چلے گئے اس وقت وہاں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، ابوسفیان نے حضرت فاطمہؓ کے سامنے بھی وہی درخواست پیش کی جواس سے پہلے خلفاء ثلاثہ کے سامنے پیش کرچکے تھے حضرت فاطمہؓ نے جواب میں فرمایا کہ یہ مردوں کا کام ہے میں عورت ذات کیا کرسکتی ہوں؟ ابوسفیان نے کہا کہ عورت کی پناہ اسلام میں قبول ہے اس سے پہلے آپ کی بہن زینب نے ابوالعاص کو پناہ دی تھی اور مسلمانوں نے اسے قبول کیا تھا حضرت فاطمہؓ نے فرمایا کہ یہ سارا اختیار رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہے آپ جانیں اور وہ جانیں۔ ابوسفیان نے انتہائی عاجزی کے عالم میں کہا کہ آپ اپنے بیٹوں یعنی حسن اور حسین سے کہہ دیں کہ وہ مجھے پناہ لے کر دے دیں حضرت فاطمہؓ نے کہا وہ چھوٹے بچے ہیں ان کی بات کا کوئی اعتبار نہیں ہے یہ گفتگو چل رہی تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں تشریف لائے۔ ابوسفیان نے کہا اے ابوالحسن! لوگوں کو امن دیدو اور محمد ﷺ سے سفارش کرلو کہ تجدید معاہدہ کرکے مدت صلح میں اضافہ کریں حضرت علیؓ نے فرمایا اے ابوسفیان! تمہارا برا ہو، رسول اللہ ﷺ نے ایک ارادہ کیا ہے اب کسی کی مجال نہیں کہ حضور ﷺ سے اس سلسلہ میں کچھ بات کرسکے، ابوسفیان نے مدہوشی کے عالم میں کہا اے ابوالحسن آپ سے میری قرابت کا رشتہ ہے خدا کی قسم! میں نہایت پریشان وحیران ہوں معاملہ سخت ہوگیا ہے مجھے کچھ تدبیر تو بتلائیں کہ میں کیا کروں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے ذہن میں تو یہی آرہا ہے کہ آپ جاکر مسجد نبوی میں کھڑے ہوکر یہ پکار دو کہ میں تجدید عہد اور مدت صلح بڑھانے اور قریش کیلئے امن مانگنے آیا ہوں، ابوسفیان نے کہا کہ اس سے کچھ فائدہ ہوجائے گا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فائدہ کا تو مجھے پتہ نہیں البتہ تیرے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے، چنانچہ ابوسفیان مسجد نبوی چلے گئے اور لوگوں کے سامنے بلند آواز سے کہا میں تجدید معاہدہ اور مدت صلح بڑھا رہا ہوں اور لوگوں کو امن دے رہا ہوں اور مجھے امید ہے کہ محمد (ﷺ) میری بات کا پاس رکھیں گے۔ اس کے بعد ابوسفیان حضور اکرم ﷺ کے پاس

besturdubooks.wordpress.com

گئے اور کہنے لگے کہ میرے خیال میں آپ میرے امن کے اعلان کو رد نہیں کریں گے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوسفیان! یہ تمہاری اپنی بات ہے تم اس طرح کہہ رہے ہو! (یعنی میں اس کی تائید نہیں کرتا ہوں) سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ جب کسی باطل کو جھکاتا ہے تو کیا ہی خوب جھکاتا ہے اور حق کو جب بلند کرتا ہے ہوتو کیا ہی خوب بلند کرتا ہے۔

سکھایا ہے ہمیں اے دوست طیبہ کے والی نے
کہ بوجہلوں سے ٹکرا کر ابھرنا عین ایمان ہے

جہاں باطل مقابل ہو وہاں نوک سنان سے بھی
برائے دین اسلام رقص کرنا عین ایمان ہے

ابوسفیان کی واپسی

بعض مورخین کہتے ہیں کہ ابوسفیان نے امن کی آواز لگائی تو اس کے بعد حضور اکرم ﷺ سے ملاقات ہی نہیں کی اور سیدھا مکہ واپس چلے گئے اور یہ رٹ لگا رہے تھے امن، امن اور امن، ادھر قریش ایک تشویش میں مبتلا تھے کہ ابوسفیان نے مدینہ منورہ میں جو اتنی دیر لگائی کہیں وہ مسلمان نہ ہو گیا ہو، قریش اسی قیاس آرائیوں میں تھے کہ اچانک ابوسفیان گھر پہنچا سب سے پہلے ان کی بیوی ہندہ نے ان سے پوچھا کہ دیکھو قریش نے آپ پر صابی ہونے کا الزام لگایا ہے کیونکہ آپ نے بہت زیادہ عرصہ وہاں گذارا ہے اب اگر آپ کسی کامیابی کو لیکر آئے ہو تو آپ جوان مرد ہونگے ذرا بتلا دیجئے! ابوسفیان نے ہندہ سے کہا کہ بات تو کچھ بھی نہیں ہے البتہ علی نے یہ تجویز دی تھی میں نے اس پر عمل کیا اور واپس آ گیا۔

ہندہ نے ابوسفیان کو دونوں لاتوں سے سینہ پر مارا اور کہا کہ تم اپنی قوم کے بدترین قاصد بنے ہو، پھر ابوسفیان اپنے سے صابی ہونے کا الزام دور کرنے کیلئے دو بتوں اساف اور نائلہ کے پاس جا کر بیٹھ گئے اپنے سر کے بال منڈھا دیئے اور بتوں کے نام قربانی کر کے خون سے بتوں کو رنگین کیا تا کہ قریش کو یقین آ جائے کہ میں مسلمان نہیں ہوا اس کے بعد قریش نے ابوسفیان سے باقاعدہ پوچھا کہ آپ مدینہ سے کیا خبر لائے ہو؟ ابوسفیان نے کہا کہ میری بات کسی نے قبول نہیں کی میرے

besturdubooks.wordpress.com

ہاتھ میں کچھ بھی نہیں آیا البتہ علی نے ایک تدبیر بتائی تھی میں نے اس پر عمل کر دیا قریش نے کہا تیرا برا ہو! علی نے تو تیرے ساتھ مذاق کیا اور ایک قسم کا کھیل کھیلا بد بخت! تم نے ہم کو پریشانی میں ڈال دیا نہ جنگ کی خبر لائے ہو کہ ہم کم از کم تیاری تو کریں اور نہ صلح کی خبر لائے ہو کہ ہم مطمئن تو ہو جائیں تم تو ایک ناکام و نامراد قاصد بن گئے اور واپس آ گئے۔

بہر حال ابوسفیان کے ناکام و نامراد چلے جانے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے فتح مکہ کی پوری کاروائی اور اس عظیم مہم کا پورا انتظام پوشیدہ رکھنے کی تمنا بھی کی اور اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعاء بھی کی۔

"اللهم خذ على قريش الاخبار والعيون حتى ناتيهم بغتة ولا يسمعون بى الافجائة،،

مولائے کریم! قریش کا اخباری اور جاسوسی نظام معطل فرما تا کہ ہم اچانک ان پر چڑھ آئیں اور وہ ہمارے بارے میں بس اچانک ہی سنے (کہ مسلمان آگئے) کیونکہ

زور بازو آزما شکوہ نہ کر صیاد سے
آج تک کوئی قفس ٹوٹا نہیں فریاد سے

لشکر اسلام کی مکہ کی طرف روانگی

فتح اعظم کا تیسرا مرحلہ

رمضان کا مہینہ تھا ہجرت کا آٹھواں سال پورا ہونے والا تھا اور وہ وقت قریب آ پہنچا تھا کہ ان مکہ مکرمہ سے شرک و کفر کی نجاست کو صاف کیا جائے حضور اکرم ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا "جهزينا واخفى امورك،، یعنی میرا سامان جنگ اور سامان سفر تیار کر دو لیکن اس پورے کام کو پوشیدہ رکھو، نیز آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو بھی تیاری کا حکم دیدیا آس پاس کے قبائل میں بھی اطلاع بھیجی مگر ساتھ ساتھ یہ تاکید بھی کی کہ اس نقل و حمل کو بالکل پوشیدہ رکھا جائے اس سے حضور اکرم ﷺ کا مقصد یہ تھا کہ کفار قریش پر جب ہم بھاری مقدار میں اچانک حملہ کریں گے تو ان کو مقابلے کیلئے تیاری کا موقع نہیں ملے گا اس طرح حرم شریف میں کم سے کم جنگ اور کم سے کم خونریزی ہوگی اور بڑی حد تک حرم شریف کا تقدس برقرار رہ جائے گا۔

besturdubooks.wordpress.com

مؤرخین لکھتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب اپنی صاحبزادی ام المومنین عائشہؓ کے گھر تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ کے سفر کیلئے ستو، کچھ آٹا اور کچھ کھجوریں تیار کر رہی تھیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ عائشہؓ کھانا کیوں تیار ہو رہا ہے؟ حضرت عائشہؓ خاموش ہوگئیں، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ شاید رسول اللہ ﷺ کسی سے لڑنے کیلئے جا رہے ہیں؟ عائشہؓ خاموش رہی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ شاید حضور اکرم ﷺ چتے چمڑے والے رومیوں سے لڑنے کیلئے جا رہے ہیں؟ حضرت عائشہؓ پھر خاموش رہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ شاید حضور اہل نجد سے لڑنے کی تیاری کر رہے ہیں؟ عائشہؓ نے پھر بھی جواب نہیں دیا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شاید حضور اکرم ﷺ قریش سے لڑنے جا رہے ہیں عائشہؓ پھر بھی خاموش رہیں ہاں اتنا کہہ دیا کہ مجھے معلوم نہیں شاید بنو سلیم سے لڑنے کا ارادہ ہو یا شاید ثقیف کا ارادہ ہو یا شاید ھوازن سے مڈبھیڑ کا خیال ہو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب حضور بالکل تیار ہو جائیں تو ہمیں بھی اطلاع کروتا کہ ہم بھی تیاری کریں یہ گفتگو جاری تھی کہ اتنے میں حضور اکرم ﷺ اندر تشریف لائے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے سفر کا ارادہ کیا ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہاں سفر کا ارادہ ہے صدیق اکبر ﷺ نے پوچھا کہ کیا ہم بھی تیاری کریں حضور ﷺ نے فرمایا ہاں تیاری کرو۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کہاں کا ارادہ ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا قریش مکہ کے خلاف جنگ کا ارادہ ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کیا ان کے ساتھ ہمارا معاہدہ نہیں ہوا ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے دھوکہ کیا ہے اور معاہدہ توڑ ڈالا ہے میں ان سے لڑوں گا تم تیاری کرو لیکن اس مہم کو چھپائے رکھو تا کہ کسی کو پتہ نہ چلے۔

اب جنگ کی تیاری ہونے لگی مگر ہر آدمی الگ الگ سوچ رہا تھا کسی کا خیال تھا کہ حضور اکرم ﷺ شام کے رومیوں سے لڑنے جا رہے ہیں، کسی کا خیال تھا کہ ثقیف یا ھوازن سے لڑنے کا ارادہ ہے حضور اکرم ﷺ نے حالات چھپانے کی غرض سے فوجیوں کا ایک دستہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں مقام اضم کی طرف روانہ کر دیا جو یمامہ کی طرف ایک جگہ ہے اسی طرح مکہ مکرمہ کی طرف مدینہ منورہ سے جو راستے جاتے تھے ان تمام راستوں پر حضور اکرم ﷺ نے پہرہ بٹھلا دیا کہ کوئی آدمی

besturdubooks.wordpress.com

جا کر قریش کو اطلاع نہ کردے جب مکمل تیاری ہوگئی تو آپ ﷺ نے آخر میں صحابہ کو بتلادیا کہ ہم مکہ مکرمہ میں قریش کے خلاف کاروائی کیلئے جارہے ہیں حضرت حسانؓ نے اپنے اشعار کے ذریعہ سے لوگوں کو نکلنے کی اس طرح ترغیب دی۔

عنانی ولم اشهد ببطحاء مكة

رجال بنی كعب تحز رقابها

بطحاء مکہ میں بنوکعب کی جب گردنیں کاٹی جارہی تھیں مجھے اس کا بڑا صدمہ پہنچا اگرچہ میں اس میں حاضر نہیں تھا۔

الاليت شعری هل تنالن نصرتی

سهيل بن عمرو حرها وعقابها

اے کاش مجھے معلوم ہوجاتا کہ بنوکعب کی مدد میں میرے انتقام کا اثر سہیل بن عمرو تک پہنچے گا یا نہیں۔

ولا تجزعوا منها فان سيوفنا

لها وقعة بالموت يفتح بابها

اے بنوخزاعہ! تم اس واقعہ سے گھبراؤ نہیں، کیونکہ دشمنوں پر ہماری تلواروں کا پڑنا موت کا دروازہ کھول دے گا۔

حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا خط

خدا کا کرنا ایسا تھا کہ جس طرح حضور اکرم ﷺ نے اہتمام کے ساتھ صحابہ کو کسی خبر کے کفار تک پہنچنے سے منع کیا تھا اسی طرح اہتمام کے ساتھ ایک خبر دینے کی کوشش کی گئی لیکن آسمان سے وحی آئی اور اس خبر کو کفار تک پہنچنے نہ دیا، واقعہ اس طرح سے ہوا کہ مدینہ منورہ میں حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ شان والے بدری صحابی تھے انہوں ایک خاص مقصد کیلئے کفار قریش کو حضور اکرم ﷺ کی فوج کشی کی اطلاع دینی تھی، مقصد یہ تھا کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ مکہ میں رہتے تھے لیکن وہ خود قریشی نہیں تھے صرف قریش کے تابع ہوکر ان کو شہریت حاصل ہوگئی تھی لہٰذا مکہ میں ان کی کوئی رشتہ داری نہیں تھی ہجرت کے

besturdubooks.wordpress.com

وقت وہ خود مدینہ چلے گئے اور بچے مکہ ہی میں رہ گئے انہوں نے خیال کیا کہ میں کفار قریش پر ایک احسان کرلوں گا تو وہ لوگ میرے بچوں کا خیال رکھیں گے وہ احسان یہی خط لکھنا تھا اور حضور اکرم ﷺ کی آمد کی قریش کو اطلاع دینی تھی لیکن یہ منصوبہ کامیاب نہیں ہوا کیونکہ حاطبؓ نے خط کو دس دینار کے معاوضہ اور اجرت کے بدلے ایک عورت کے حوالے کیا تھا جس کا نام کنود تھا، عورت نے اس خط کو لے کر بالوں کے سروں میں جوڑ کر گرہ لگا دیا اور پھر اس حصہ کو ازار بند میں دیکر کمر کے ساتھ محفوظ کرلیا، ان سے حاطب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عام راستوں میں تلاشی ہو رہی ہے تم غیر مستعمل راستوں کا اختیار کرو، چنانچہ یہ عورت خط لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوگئی ادھر حضور اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا اور ان سے فرمایا کہ جاؤ روضہ خاخ، میں تم کو ایک عورت ملے گی اس کے پاس ایک خط ہے وہ اس سے لے لو، یہ تینوں صحابی چل پڑے اور جا کر ٹھیک اسی جگہ میں ان کو ایک عورت اونٹ پر سفر کرتی ہوئی ملی، انہوں نے اس کو روک لیا اور خط کا مطالبہ کیا اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے، صحابی فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کی تلاشی لی مگر خط کہیں نہیں ملا۔ پھر ہم نے اس سے کہا کہ حضور اکرم ﷺ کے کلام میں جھوٹ کا امکان نہیں ہے خط نکال کر دیدو ورنہ ہم تجھے برہنہ کر کے خط نکال دینگے، اس سے ڈر کر اس نے بالوں کی چوٹی سے خط نکال کر دیدیا ہم نے خط لا کر حضور اکرم ﷺ کے حوالے کیا اس خط کا متن یہ تھا۔

من حاطب ابی بلتعة الی ناس من قریش

أما بعد یا معشر قریش! ان رسول اللہ قد توجه الیکم بجیش کاللیل، یسیر کالسیل، واقسم باللہ لو سار الیکم وحدہ لنصرہ اللہ علیکم فانه منجز له ما وعدہ، فانظروا لانفسکم والسلام.

ترجمہ: اے گروہ قریش! رسول اللہ ﷺ تم پر رات کی مانند ایک ہولناک لشکر لے کر آنے والے ہیں جو سیلاب کی طرح ٹھاٹھیں مارتا ہوگا خدا کی قسم! اگر رسول اللہ ﷺ لشکر کے بغیر تنہا بھی تمہاری طرف آجائیں پھر بھی اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے گا، کیونکہ ان کے ساتھ جو نصرت اور کامیابی کا وعدہ کیا گیا ہے وہ پورا ہو کر رہے گا تم ہوشیار رہو اور اپنے انجام کو سوچ لو۔ والسلام۔

besturdubooks.wordpress.com

زرقانی کی ایک روایت میں خط کے الفاظ اس طرح تھے۔

أن محمدا قد نفر فاما اليكم و اما الى
غيركم فعليكم الحذر

یعنی محمد ﷺ نے نفیر عام کیا ہے اب یا وہ تمہاری طرف آئیں گے یا کسی اور طرف جائیں گے تاہم تم اپنی فکر کرو۔

واقدی کی ایک روایت میں یہ مضمون ہے۔

أن رسول الله ﷺ قد اذن في الناس بالغزو، ولا اراه يريد غيركم وقد احببت ان تكون لي عندكم يد بكتابي اليكم.

یعنی رسول اللہ ﷺ نے غزوہ پر جانے کا عام اعلان فرمایا ہے میرے خیال میں وہ تمہاری ہی طرف آرہے ہیں میں نے چاہا کہ آپ لوگوں پر اس خط کے ذریعہ سے ایک احسان کردوں۔ (تاکہ تم میرے بچوں کا خیال رکھو)

حضور اکرم ﷺ نے جب یہ خط پڑھا تو حاطبؓ کو بلا کر پوچھا کہ حاطب یہ کیا لکھا ہے؟ حضرت حاطبؓ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! الحمدللہ میں مسلمان ہوں میں نے نہ اسلام چھوڑا ہے اور نہ میں منافق ہوں آپ میرے بارے میں عجلت نہ فرمائیں اصل حقیقت یہ ہے کہ میں چونکہ قریش کا تابع ہوں میری وہاں کوئی رشتہ داری نہیں ہے میرے علاوہ مہاجرین چونکہ قریشی الاصل ہیں ان کے وہاں رشتہ دار ہیں تو میں نے سوچا کہ چلو میں ایک خط لکھ کر قریش پر احسان کرلوں گا اس کے بدلے میں مشرکین میرے بچوں کا خیال رکھیں گے۔ حضور اکرم ﷺ نے جب حقیقت پر مبنی یہ جواب سنا تو آپ نے فرمایا اما انه قد صدقکم، یاد رکھو اس شخص نے تمہارے سامنے بالکل سچ بولا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حاطب رضی اللہ عنہ سے کہا قاتلک الله اتری رسول الله يأخذ بالانقاب وتكتب الكتب الى قريش تحذرهم؟ دعني يارسول الله اضرب عنقه فانه قد نافق،،

یعنی اللہ تعالیٰ تجھے غارت کرے، تم دیکھ رہے ہو کہ حضور اکرم ﷺ راستوں پر پہرہ بٹھلا رہے ہیں

besturdubooks.wordpress.com

کہ قریش تک کوئی خبر نہ پہنچ جائے اور تم ادھر قریش کو خطوط لکھ رہے ہو اور انہیں ہوشیار و بیدار کر رہے ہو؟ یارسول اللہ مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں اس کی گردن اڑاؤں کیونکہ یہ منافق ہوگیا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے عمر سے فرمایا:

أنہ قد شھد بدراً ومایدریک یاعمر! لعل اللہ أطلع یوم بدر علیٰ اھل بدر فقال اعملو اماشئتم فقدغفرت لکم.

یعنی اے عمر حاطب جنگ بدر میں شریک ہوا ہے اور تجھے کیا معلوم شاید اللہ تعالیٰ نے بدر کے دن اہل بدر کو جھانک کر معلوم کر لیا تھا تب ہی تو اللہ نے فرمایا تم جو عمل چاہوں کرو یقیناً میں نے تم سب کو بخش دیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب میں حضور اکرم ﷺ نے حضرت حاطب کی ایک ایسی نیکی کا ذکر فرمایا کہ وہ نیکی آئندہ کے تمام گناہوں کے محو کرنے کیلئے کافی تھی اور وہ عظیم جنگ بدر کے جہاد میں شرکت کی نیکی تھی لہذا اس حسنہ کے سامنے کوئی سیئہ ٹھہر ہی نہیں سکتی تھی کسی شاعر نے کیا ہی خوب فرمایا ہے۔

واذالحبیب اتی بذنب واحد

جائت محاسنہ بالف شفیع

محبوب اگر کوئی غلطی یا گناہ کرتا ہے تو اس کے محاسن اور خدو خال ہزار سفارشی لا کر پیش کر دیتے ہیں۔

بہر حال حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے بھی معاف کیا اور رسول اکرم ﷺ نے بھی معاف کیا، ہاں اللہ تعالیٰ نے ایک مکمل سورت اس واقعہ میں اتار دی جس کا نام سورت ممتحنہ ہے اس میں نظم وضبط کی اہمیت کو واضح فرما دیا کفار سے بیزاری کی تاکید کی گئی ان سے قلبی محبت سے منع کیا گیا ان کی ایذارسانیوں اور مشکلات پر صبر کی تلقین کی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس پورے واقعہ سے مجاہدین کو بڑی تربیت سے نوازا کہ جہاد جہاد ہے یہ حق و باطل کا معرکہ ہے اس میں دوٹوک فیصلہ ہے ،کفر ہے یا اسلام ہے اسلام کیلئے جان و مال اقرباء بیوی بچوں اور رشتہ داروں کی قربانی دینی پڑیگی اور یہ قدیم سے ایسا ہی چلا آرہا ہے کہ حق و باطل کے معرکے ہوتے رہے ہیں۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

besturdubooks.wordpress.com

نفیر عام دس رمضان ۸ھ میں

القصہ حضور اکرم ﷺ نے کفار قریش کے مقابلے پر جانے کیلئے مدینہ منورہ اور آس پاس کے قبائل کے مسلمانوں کو عام اعلان کے ذریعہ اکٹھا کیا عام اعلان کے الفاظ یہ تھے "من کان یومن باللہ والیوم الاخر فلیحضر رمضان بالمدینة"،

"جو شخص اللہ ورسول اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ رمضان کے مہینہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہو جائے۔" اس اعلان کے ساتھ حضور اکرم ﷺ نے اپنے قاصد بھی ادھر ادھر قبائل میں بھیج دیئے چنانچہ اس کا عظیم اثر ہوا اور قبیلہ اسلم، غفار، مزینہ، جھینہ، اور اشجع سے لوگوں کا ایک طوفان مدینہ منورہ کی طرف چل پڑا ادھر بنو سلیم نے ایک بھاری لشکر تیار کیا اور مقام قدید میں لشکر اسلام سے جاملا یہ دس رمضان المبارک کی تاریخ تھی عصر کی نماز حضور اکرم ﷺ نے مسجد نبوی میں ادا کی اور بدھ کے روز بعد نماز عصر سفر مبارک کا آغاز کیا یہاں نہ حج کا ذکر ہے نہ عمرہ کا تذکرہ ہے جم غفیر ہے سب مسلح ہیں اور نعرۂ تکبیر اللہ اکبر کی صدائیں گونج رہی ہیں اور "سبیلنا سبیلنا الجهاد الجهاد" کے پر جوش نعرے لگ رہے ہیں مدینہ منورہ مجاہدین سے بھرا پڑا ہے اور قریباً دس ہزار نفوس قدسیہ پر مشتمل لشکر جرار جانے کیلئے بالکل تیار کھڑا ہے حضور اکرم ﷺ نے بیر ابی عنبہ کے پاس مجاہدین اسلام کی فوج کا معائنہ کیا اور پھر فوج کی ترتیب بنائی اور جھنڈے باندھ کر دیئے چنانچہ مہاجرین کے پاس تین جھنڈے تھے ایک جھنڈا حضرت زبیر بن عوامؓ، دوسرا حضرت علیؓ اور تیسرا حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے پاس تھا۔

عزت وعظمت کے جنگی جھنڈے

انصار مدینہ کی تعداد اس غزوہ میں بہت زیادہ تھی حضور اکرم ﷺ نے ان کے ہر قبیلہ کے سردار کے ہاتھ میں جھنڈا دیا چنانچہ بنی عبد الاشہل قبیلہ کا جھنڈا ابو نائلہؓ کے ہاتھ میں تھا، بنو ظفر قبیلہ کا جھنڈا قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا، بنو حارثہ کا جھنڈا ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، بنو معاویہ کا جھنڈا جبر بن عتیک نے سنبھالا تھا، بنو خطمہ کا جھنڈا ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے تھامے ہوئے تھا، بنو امیہ کا پھریرا مبیض رضی اللہ عنہ بلند کیے ہوئے تھا، بنو ساعدہ کا جھنڈا ابو ساعدی رضی اللہ عنہ اٹھائے ہوئے تھا،

besturdubooks.wordpress.com

بنو حارث کا جھنڈا عبداللہ بن زید کے ہاتھ میں تھا، بنو سلمہ کا جھنڈا قطبہ بن عامر کے پاس تھا، بنو مالک کی عزت و عظمت کا جنگی جھنڈا عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ میں لہرا رہا تھا اور بنو مازن کی عزت و عظمت وشان و شوکت کا جنگی جھنڈا اسلیط بن قیس نے اٹھا رکھا تھا۔

فتح اعظم کے اس عظیم مہم میں مہاجرین کی کل تعداد سات سو تھی اور ان کے پاس جنگی گھوڑے تین سو تھے، امام المغازی، علامہ واقدی کی تصریح کے مطابق مدینہ کے انصار کی کل تعداد اس مقدس مہم میں چار ہزار تھی جن کے پاس پانچ سو جنگی گھوڑے تھے قبیلہ مزینہ کے ایک ہزار مسلح مجاہدین آئے تھے جن کے پاس ایک سو جنگی گھوڑے اور ایک سو زرہ پوش مسلح جنگی ماہرین تھے اور ان کے پاس تین جنگی جھنڈے تھے، قبیلہ اسلم کے چار سو مجاہدین آئے تھے جن کے پاس تیس جنگی گھوڑے تھے اور دو جھنڈے تھے، قبیلہ جھینہ کے آٹھ سو مجاہدین اس مہم میں شریک ہوئے تھے جن کے پاس پچاس جنگی گھوڑے تھے اور ان کے پاس چار جھنڈے تھے، بنو کعب جو بنو خزاعہ کے نام سے مشہور ہیں وہ کل پانچ سو سپاہی تھے جن کے پاس تین جنگی گھوڑے تھے بنو کعب کے لوگ مدینہ سے شریک نہیں ہوئے تھے بلکہ راستے میں مقام قدید میں آ کر لشکرِ اسلام سے مل گئے تھے۔

حضور اکرم ﷺ نے جب لشکر اسلام کو بالکل تیار کیا تو آپ نے مدینہ منورہ پر حضرت کلثوم بن عتبہ غفاری رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا اور لشکرِ اسلام کو روانگی کا حکم دیدیا عام لشکر سے پہلے حضور اکرم ﷺ نے مقدمۃ الجیش کے طور پر حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو دو سو مجاہدین پر امیر بنا کر روانہ فرمایا اور باقی افواج اسلامیہ دس ہزار کی تعداد میں اونٹوں پر سوار ہو کر جوش و جذبہ کے ساتھ میدان جہاد کی طرف چل پڑیں حضور اکرم ﷺ نے اعلان کرایا کہ جو کوئی چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ افطار کرے خود حضور اکرم ﷺ روزہ سے تھے چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ مقام عرج میں گرمی یا شدت پیاس کی وجہ سے سر پر پانی ڈال رہے تھے اور صحابہ نے آپ کو دیکھا۔ پھر مقام کدید پر پہنچ کر آپ نے عام اعلان کرایا کہ سب مجاہدین روزہ کھولو اور خود حضور اکرم ﷺ نے ظہر اور عصر کے درمیان پانی لے کر لوگوں کو دکھایا اور پھر خود افطار کیا اور مجاہدین کو افطار کرنے کا حکم دیدیا ان میں بعض مجاہدین نے روزہ افطار کرنے میں حرج محسوس کی اور روزہ نہ کھولا تو حضور ﷺ نے فرمایا: ''اولـــئـک

besturdubooks.wordpress.com

العصاة اولئک العصاة۔" یہی لوگ گناہ گار ہیں یہی لوگ گناہ گار ہیں چونکہ حضور ﷺ کا حکم بھی تھا اور آپ ﷺ نے اشارہ بھی کیا تھا کہ روزہ کی حالت میں جہاد میں کمزوری آئے گی اور اس عظیم عمل میں فتور آئے گا اس لئے روزہ کھولنا ضروری تھا پس جس نے روزہ نہ کھولا تو ان کو گناہ گار کہا گیا اس سے معلوم ہو گیا کہ الاھم فالاھم کے اصول کے تحت اہم چیز کو اہمیت دینا چاہئے یہ امت فعال امت ہے معطل نہیں۔

مصلحت دین ما جنگ و شکوہ است
مصلحت دین عیسیٰ غار و کوہ است

ترجمہ: دینِ اسلام کی مصلحت اور شوکت تو جہاد میں ہے اور عیسائی مذہب کی مصلحت پہاڑوں اور غاروں میں راہب بن کر بیٹھنے میں ہے۔

جہاد کی اہمیت

عبادات میں جہاد اتنی بڑی عبادت ہے کہ باقی تمام عبادات کے نقشے توڑے جاسکتے ہیں اور تمام نقشے بدل دیئے جاسکتے ہیں لیکن جہاد کی عبادت کو نہ تو مؤخر کیا جاسکتا ہے اور نہ اس کا نقشہ بدلا جاسکتا ہے، دیکھئے رمضان مبارک کا روزہ توڑا جارہا ہے اور جہاد کو برقرار رکھا جاتا ہے نماز کو مؤخر کیا جاسکتا ہے مگر جہاد قائم کیا جارہا ہے، نماز کی ہیئت و کیفیت میں تغیر کو برداشت کیا گیا ہے مثلاً صلوۃ الخوف میں نقشہ بدل جاتا ہے مگر جہاد کو موقوف نہیں کیا جاسکتا، احرام کے بغیر حرم مکہ میں داخل ہو رہا ہے مگر جہاد کا نقشہ برقرار ہے، اسلحہ زیب تن ہے اور مسلح ہو کر بیت اللہ میں آرہے ہیں مگر اسلحہ نہیں رکھا جارہا ہے، طواف مؤخر ہے مگر ابن خطل کو پہلے قتل کیا جارہا ہے، سعی کا نام نہیں مگر کفار کے پیچھے دوڑ لگائی جارہی ہے، کوئی مجاہد شہید ہو جاتا ہے تو کفن کے بغیر دفنایا جاتا ہے مگر جہاد کا عمل جاری ہے، غسل کے بغیر قبر میں دو دو چار چار دفنائے جارہے ہیں مگر جہاد اپنی شکل پر قائم رکھا جارہا ہے۔

کیونکہ جہاد دفاعی لائن ہے اگر یہ دفاع ٹوٹ گیا تو پھر نہ نماز رہے گی، نہ نمازی، نہ روزہ رہے گا اور نہ روزہ رکھنے والا رہے گا، نہ کوئی عبادت رہے گی، نہ عابد رہے گا اور نہ عبادت گاہیں رہیں گی۔ اس

besturdubooks.wordpress.com

لئے نہایت دردمندانہ انداز سے درخواست کرتا ہوں کہ جہاد کے اس عمل کو کمزور کر کے نہ دکھایا جائے بلکہ ہر عالم اور ہر متقی مسلمان کو چاہئے کہ وہ جہاد کو اس کا وہ مقام دیدیں جو شریعت اسلام نے اس کو دی ہے اور اس تندرست عمل کو اپنے مریض ذہن سے بیمار کر کے نہ دکھایا جائے حضور اکرم ﷺ نے اپنا مبارک جملہ اس طرح ارشاد فرمایا: ''انکم مصبحوا عدوکم و الفطر اقویٰ لکم.'' یعنی تمہیں صبح دشمن سے مقابلہ کرنا ہے لہذا افطار باعث قوت ہوگا، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں علامہ محمد ادریس کاندھلویؒ کی سیرت مصطفیٰ ﷺ سے چند کلمات درج ہو جائے چنانچہ فرماتے ہیں:

فتح مکہ کے ارادہ سے جو دس ہزار قدسیوں کا لشکر ظفر پیکر سفر کر رہا تھا وہ جہاد فی سبیل اللہ اور اعلاء کلمۃ اللہ کی غرض سے تھا، اس کے لئے تو نماز کو بھی موخر کیا جا سکتا ہے جو روزہ سے بلاشبہ افضل ہے۔ لہذا سفر جہاد میں روزہ کا افطار ہی اولیٰ وافضل ہے، خداوند ذوالجلال کی راہ میں جانبازی اور سرفروشی کے لئے نکل کھڑا ہونا یہ وہ نعمت ہے کہ جس پر آسمان اور زمین کے فرشتے رشک کرتے ہیں ایسی حالت میں روزہ افطار کرنے سے اگرچہ تسبیح وتہلیل اور تحمید وتمجید اور نزول ملائکہ کی برکات سے زیادہ مستفید نہ ہو سکا لیکن خدا کی راہ میں جان بازی اور سرفروشی کے لئے والہانہ اور عاشقانہ صبح وشام کے چلنے میں قرب الٰہی کی ہزاروں اور لاکھوں وہ منزلیں طے ہوگئیں کہ اگر ہزار سال بھی مسلسل تسبیح وتہلیل کرتا تو قرب الٰہی کے یہ منازل ومراحل اس کو طے نہ ہو جاتے جو جہاد کے چند قدموں میں طے ہو جاتے ہیں، ظاہر میں (کدید) تک سات میل کی منزل قطع کی لیکن حقیقت میں سبع سماوات سے اوپر جا پہنچا، یہ تو پراگندہ سر، پراگندہ بال، برہنہ سر اور برہنہ پا اپنی وہ جان عزیز جس کو معاوضہ جنت خداوند ذوالجلال کے ہاتھ بیچ چکا ہے خدا کو دینے اور سپرد کرنے جا رہا ہے تا کہ جلد از جلد اس کو اس کے مشتری (خداوند تعالیٰ) کے حوالہ کر کے اپنی قیمت (یعنی جنت) وصول کرے، مبادا کوئی قزاق رہزن (شیطان) اس بیع کو کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔ (سیرت مصطفیٰ ج ۳ ص ۱۸)

فاتح اعظم ﷺ مقام جحفہ میں

فتح اعظم فتح مکہ کے اس مبارک سفر جہاد میں جب آپ ﷺ مقام جحفہ پہنچے تو وہاں سامنے سے حضرت عباسؓ اپنے اہل وعیال کے ساتھ ہجرت کی غرض سے مدینہ آرہے تھے۔ حضرت عباس

besturdubooks.wordpress.com

ؓ جنگ بدر میں گرفتار ہوکر مدینہ لائے گئے تھے اور پھر فدیہ کے بعد چھوڑ دیئے گئے تھے اسی وقت سے وہ اسلام کو قبول کر چکے تھے لیکن آپؓ نے اپنے اسلام کا اظہار ابھی تک کھل کر نہیں کیا تھا اور مکہ سے ہجرت بھی اب تک نہیں کی تھی، مکہ کے احوال کو وہ وقتاً فوقتاً حضور اکرم ﷺ کی طرف لکھ کر بھیجتے تھے حضور اکرم ﷺ نے بھی آپ کو مکہ ہی میں رہنے کا مشورہ دیا تھا اس وقت حضرت عباسؓ بغرض ہجرت مکہ سے مدینہ جا رہے تھے کہ مقام جحفہ میں حضور اکرم ﷺ سے ملاقات ہوئی اور لشکر اسلام کو دیکھ کر حضرت عباسؓ حیران بھی، اور اہل مکہ کی تباہی کے خوف سے پریشان بھی ہوگئے حضور اکرم ﷺ نے حضرت عباسؓ کو دیکھ کر فرمایا کہ جس طرح میری نبوت آخری ہے اسی طرح عباس کی ہجرت آخری ہے پھر حضرت عباسؓ نے اپنے اہل وعیال اور سامان کو مدینہ منورہ روانہ کیا اور خود حضور اکرم ﷺ کے ساتھ بغرض جہاد واپس مکہ کی طرف روانہ ہوئے لشکر اسلام اپنی شان وشوکت اور آب وتاب کے ساتھ مقام جحفہ سے چل پڑا راستے میں کئی اور لوگوں سے ملاقاتیں ہوئی اور چھوٹے چھوٹے واقعات ہوئے جس کی تفصیل کی ضرورت نہیں عیینہ بن حصن اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ حضور اکرم ﷺ سے ملے اور بڑا ہی افسوس کیا کہ مجھے معلوم نہ تھا ورنہ میں اپنے قبیلہ کے بہت سارے لوگوں کو اپنے ساتھ کر کے لاتا اور جہاد میں شریک ہوتا پھر صدیق اکبرؓ سے پوچھنے لگے کہ حضور ﷺ کہاں جا رہے ہیں؟ صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ جہاں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔

جاسوس کی گرفتاری

جب لشکر اسلام مرالظہران کی طرف آگے بڑھ رہا تھا تو حضور اکرم ﷺ نے اپنے ایک جاسوس دستہ آگے روانہ فرمایا تاکہ راستوں کی حفاظت کا اندازہ کرے اور حفاظتی انتظامات کو عمل میں لائے چنانچہ اس شہسوار دستے نے علاقے کا مکمل جائزہ لیا اتنے میں ان کو ایک جاسوس ہاتھ لگا جو ہوازن کی طرف سے بھیجا گیا تھا، صحابہ نے اس کو پکڑ لیا اور حضور اکرم ﷺ کے سامنے پیش کر دیا اور فرمایا کہ یارسول اللہ! ہم نے اس شخص کو ایک مقام پر دیکھا تو اس نے نشیبی علاقے میں چھپنے کی کوشش کی، کچھ دیر بعد یہ شخص بلند مقام پر جا کر بیٹھنے لگا اور ادھر ادھر حالات کا جائزہ لینے لگا ہم نے اس کے پیچھے گھوڑے دوڑائے یہ ہم سے بھاگنے لگا لیکن ہم نے اس کو پکڑ لیا ہم نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو کہنے لگا کہ میں قبیلہ بنی غفار کا

besturdubooks.wordpress.com

آدمی ہوں ہم نے تفصیل سے پوچھا تو یہ بنوغفار سے واقف نہیں تھا جس کی وجہ سے ہمیں شک پڑ گیا ہم نے ان سے معلوم کیا کہ تیرے اہل وعیال کہاں ہیں؟ تو اس نے کہا کہ ادھر قریب ایک پانی کے چشمے پر ہیں ہم نے پانی کے چشمے کا نام پوچھا تو اس کو معلوم نہیں تھا ہم نے کہا کہ تیرے ساتھ وہاں کون کون ہیں ان کے نام کیا ہے؟ تو یہ کچھ نہ بتا سکا ہم نے اس سے کہا کہ سچ کہدو ورنہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے اس نے کہا سچ کہہ دینے سے مجھے کچھ فائدہ ہوگا؟ ہم نے کہا ہاں فائدہ ہوگا اس نے کہا کہ میں ایک آدمی ہوں میرا تعلق ھوازن قبیلہ کے ساتھ ہے ھوازن نے مجھے بطور جاسوس یہاں بھیجا تھا اور کہا تھا کہ مدینہ جا کر معلوم کرلو کہ محمد ﷺ بنوخزاعہ کی مدد کے لئے کیا ارادہ کررہے ہیں آیا قریش کی طرف مذاکرات کے لئے یا جنگ کے لئے اپنے آدمیوں کو بھیج رہے ہیں یا خود لشکر لے کر قریش سے لڑنے کے لئے آرہے ہیں جو صورت بھی ہو تم ان کے ساتھ ہو کر مقام سرف تک آجاؤ جو کہ مکہ کے قریب واقع ہے پھر دیکھو کہ وہاں سے محمد ﷺ ہماری طرف آرہے ہیں یا مکہ کی طرف جارہے ہیں اگر ہماری طرف آرہے ہوں تو تم ان سے پہلے جلدی جلدی آکر ہمیں اطلاع کردو تا کہ ہم مقابلہ کی تیاری کریں اور اگر مکہ جارہے ہوں تو وہ جانے اور ان کا کام، حضور اکرم ﷺ نے پھر خود اس جاسوس سے گفتگو کی۔

حضور ﷺ: یہ بتاؤ اس وقت ھوازن کہاں پر جمع ہیں؟

جاسوس: میں نے ان کو مقام بقعاء پر چھوڑا ہے انہوں نے بڑی مقدار میں اس وقت عرب کو اکھٹا کر رکھا ہے، ثقیف سے انہوں نے مدد مانگی چنانچہ سارے ثقیف ان کی مدد پر کھڑے ہو گئے ہیں پھر انہوں نے علاقہ جرش کی طرف کچھ لوگوں کو بھیجا تا کہ وہاں سے ٹینک اور منجنیق کے عمل کو سیکھ کر آئیں اور سب مل کر مقابلہ کریں۔

حضور ﷺ: ھوازن وغیرہ نے کس کو اپنا امیر مقرر کیا ہے؟

جاسوس: ایک نوجوان کو امیر بنایا ہے جس کا نام مالک بن عوف ہے۔

حضور ﷺ: کیا سارے ھوازن نے اس لونڈے کی بات کو قبول کرلیا ہے؟

جاسوس: نہیں بلکہ بنوعامر میں سے جو کام اور جنگی قسم کے لوگ ہیں وہ شریک نہیں ہیں۔

حضور ﷺ: قبیلہ ہلال نے کیا کیا؟

besturdubooks.wordpress.com

جاسوس: وہ لوگ کچھ بھی نہیں قلیل بھی ہیں اور ذلیل بھی ہیں، البتہ کل میرا گذر آپ کی قوم پر ہوا ابو سفیان مدینہ سے ناکام ہو کر آ گیا تھا اس پر سب قریش سخت غصہ تھے اور آپ سے انتہائی خوف وخطرہ محسوس کر رہے تھے۔

حضور ﷺ: اس جاسوس نے سچ کہا ہے، حسبان الله ونعم الو کیل .

پھر حضور حضور ﷺ: نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو حکم دیدیا کہ اس جاسوس کو قید کر کے رکھو، تاکہ یہ قریش کو اطلاع نہ کرے چنانچہ فتح مکہ تک اس کو قید میں رکھا گیا پھر اس کو حضور ﷺ کے سامنے لایا گیا اس نے اسلام قبول کیا اور جنگ حنین میں کچھ دنوں بعد جا کر شہید ہو گیا۔

مقام ابواء میں سرورکونین ﷺ اور آپ کا چچازاد بھائی
فتح اعظم کا چوتھا مرحلہ

حضور اکرم ﷺ جب دس ہزار مجاہدین کے ساتھ مقام ابواء میں تشریف فرما ہوئے تو آپ کا رضاعی بھائی اور چچازاد بھائی ابوسفیان بن حارث اپنے بیٹے جعفر کے ساتھ اسلام قبول کرنے کی غرض سے مقام ابواء میں آ پہنچے۔ یاد رہے کہ یہ ابوسفیان وہ مشہور ابوسفیان نہیں وہ ابوسفیان بن حرب تھا۔

ابوسفیان بن حارث حضور ﷺ کے چچازاد بھائی بھی تھے رضاعی بھائی بھی اور ہم عمر ہونے سے دوست اور محبوب بھی تھے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو نبوت عطا کی تو ابوسفیان بن حارث نے ایسی دشمنی شروع کی جس کی نظیر نہیں ملتی ابولہب کی طرح ہر قسم ایذا رسانی کے درپے ہو گیا تھا چونکہ شاعر بھی تھا اس لئے مسلمانوں اور حضور اکرم ﷺ کی ہجو میں قصیدے پڑھا کرتا تھا۔ چنانچہ حضرت حسان کی مذمت میں اس نے کہا۔

الامبلغ حسان عنی رسالة
فخلتلک من شر الرجال الصعا لک
ابوک ابو سوء وخالک مثله
ولست بخیر من ابیک وخالک

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ: اے جانے والے مسافر! حسان بن ثابت کو میرا یہ پیغام پہنچا دو کہ میں تجھے مفلسوں میں بد ترین مفلس سمجھتا ہوں تیرا باپ برائی کا مجموعہ تھا اور تیرا ماموں بھی ایسا ہی تھا اور تو بھی اپنے باپ اور ماموں سے کوئی بہتر شخص نہیں ہے۔ حضرت حسان ﷺ بھی ان کی خوب خبر لیا کرتا تھا، چنانچہ ایک طویل قصیدہ میں ابوسفیان بن حارث کی جب مذمت کرنے لگے تو پہلے حضور اکرم ﷺ سے اجازت نے لی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وہ میرا چچازاد بھائی ہے ان کی مذمت کیسے ہوگی اس میں ہم سب آجائیں گے۔ حضرت حسانؓ نے فرمایا میں آپ کو اس سے ایسے الگ رکھ دوں گا جیسا کہ آٹے سے بال کو الگ کیا جاتا ہے۔ پھر حسان نے کہا۔

الا ابلغ ابا سفیان عنی

مغلغة فقد برح الخفاء

اے مخاطب ابوسفیان بن حارث کو میری طرف سے یہ زوردار پیغام پہنچا دو کیونکہ اب سب کچھ کھل گیا ہے۔

بان سیو فنا ترکتک عبدا

وعبدالدار سادتها الاماء

پیغام یہ کہ ہماری تلواروں نے تجھے غلام بنا کر چھوڑا اور اب عبدالدار پر لونڈیاں حکمرانی کرتی ہیں۔

هجوت محمد افا جبت عنهٖ

وعند الله فی ذاک الجزاء

تم نے محمد عربی ﷺ کی مذمت کی تو میں نے جواب دیا جس کا اجر مجھے اللہ کے ہاں ملے گا۔

هجوت مبار کا براحنیفا

امین الله شیمته الوفاء

تم نے ایک موحد مبارک اور ایسے نیک کی ہجو کی جو اللہ تعالیٰ کے ہاں امین ہیں اور وفاداری جن کا شعار ہے۔

اتهجوه ولست له بکفوء

فشر کما لخیر کما الفداء

تم ان کی مذمت کرتے ہو حالانکہ تم ان کے برابر کے نہیں ہو؟ تم میں سے جو برا ہے وہ اچھے پر قربان

besturdubooks.wordpress.com

ہو جائے۔

فمن یهجو رسول الله منکم
ویمدحه وینصره سواء

جوشخص رسول اللہ ﷺ کی ہجو کرتا ہے یا مدح ونصرت کرتا ہے اس سے آپ کی ذات پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

عدمنا خیلنا ان لم تروها
تثیر النقع مو عدها کداء

اگر ہم مقام کدا میں تم پر غبار اڑاتے ہوئے گھوڑے دوڑا کر نہ لائیں تو ہمارے گھوڑے ہلاک ہو جائیں۔

فان ابی ووالده وعرضی
لعرض محمد منکم وقاء

میرا باپ دادا اور میری عزت محمد عربی ﷺ کی عزت کے بچاؤ پر قربان ہو جائے۔

بہر حال ابوسفیان بن حارث نے بیس سال تک رسول اللہ ﷺ کی سخت مخالفت کی لیکن بالآخر آستانہ رسول پر آ کر جھک گئے اور اسلام قبول کر کے جہاد میں شریک ہوئے اور جنگ حنین میں کارنامے انجام دیئے، وہ اپنے ایمان کا قصہ خود بیان کرتا ہے۔

عبرت انگیز قصہ

ابوسفیان بن حارث کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ میں آج کس کے ساتھ رہوں اور کس کا ساتھ دوں؟ جزیرۂ عرب میں اسلام خوب پھیل گیا اب میں کہاں بھاگ جاؤں؟ اس سوچ وفکر میں ڈوب کر میں اپنے گھر اپنی بیوی بچوں کے پاس آیا اور میں نے درد بھرے لہجے میں ان سے کہا کہ بھاگنے کیلئے تیار ہو جاؤ کیونکہ اب محمد تمہارے سروں پر پہنچ گیا ہے میری بیوی بچوں نے مجھے کہا کہ دیکھو اب بھی تم ہوش میں نہیں آئے؟ عرب وعجم نے محمد ﷺ کو قبول کر لیا اور تم اسی طرح اسی جگہ میں کھڑے ہو جہاں بہت پہلے دشمنی کے مقام پر کھڑے تھے حالانکہ آپ کے شایان شان تو یہ تھا کہ سب سے پہلے ان کو مان لیتے اور ان کی مدد کرتے، یہ جملے ایسے تھے جس سے میرا رخ ہی بدل گیا اور میں نے اپنے غلام سے کہا کہ اونٹ اور گھوڑے کو فوراً تیار کر لو، آؤ چلے چلتے ہیں محمد ﷺ کی

besturdubooks.wordpress.com

طرف، چنانچہ اب بجائے بھاگنے کے اسی کی طرف بھاگنے لگے جس سے بھاگنا چاہ رہے تھے۔
فرماتے ہیں کہ جب ہم ابواء مقام پر پہنچ گئے میرا بیٹا بھی میرے ساتھ تھا میں نے دیکھا کہ مقام ابواء میں لشکر اسلام کا مقدمۃ الجیش پہنچ گیا ہے اور آہستہ آہستہ باقی لشکر آرہا ہے میں ڈر گیا کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے میرے قتل کا حکم پہلے سے دیدیا تھا، میں پیدل ہوکر ایک طرف کو ایک میل کے فاصلہ تک بھاگ گیا، بیٹا جعفر ساتھ ہے حضور اکرم ﷺ کو اس مقام پر کل تک پہنچنا تھا میں کل تک اس جگہ میں مسلمانوں کی نظروں سے چھپ کر کنارہ کش ہوگیا جب صبح کو رسول اللہ ﷺ اپنے ایک خصوصی دستے کے درمیان یہاں پہنچے تو میں بالکل سامنے آکر کھڑا ہوگیا حضور اکرم ﷺ نے جب مجھے غور سے دیکھا تو اعراض کرکے دوسری طرف منہ موڑلیا میں اس طرف کو ہوگیا تو حضور نے اس طرف سے بھی منہ موڑلیا کئی دفعہ جب ایسا ہوا تو مجھ پر کپکپی طاری ہوگئی کہ بس اب تو میں مارا جاؤں گا لیکن پھر بھی حضور اکرم ﷺ کی شفقت رحمت کا خیال کرتا تھا اور سوچتا تھا کہ شاید معاف فرمادیں گے میرا تو پہلے خیال تھا کہ حضور اکرم ﷺ اور عام صحابہ میرے اسلام سے بہت خوش ہو جائیں گے کیونکہ میرا حضور اکرم ﷺ سے نسب کا تعلق تھا لیکن جب مسلمانوں نے مجھ سے حضور اکرم ﷺ کی بے توجہی دیکھی تو سب نے مجھ سے آنکھیں پھیرلیں، میں نے دیکھا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ توجہ نہیں دے رہے ہیں ادھر جب میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو اس نے غصہ کے مارے میرے پیچھے ایک انصاری آدمی کو لگادیا جو میرے ساتھ بس چپک گیا اور مجھ سے کہنے لگا: اے اللہ کے دشمن! تو وہی ہے نا! جو رسول اللہ ﷺ اور ان کے ساتھیوں کو بہت تنگ کرتا تھا حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تو تیری دشمنی مشرق و مغرب تک جا پہنچی تھی میں نے آہستہ سے جواب دیا تو اس نے اونچی آواز سے مجھ پر ایسی چڑھائی کی کہ میرا تیا پانچہ نکال دیا عام لوگ اس کو دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔

اس حالت میں میں اپنے چچا عباس کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ اے چچا! میرا تو خیال تھا کہ لوگ میرے اسلام پر خوش ہو جائیں گے لیکن میرے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے آپ اسے دیکھ رہے ہو، آپ حضور اکرم ﷺ سے بات کریں کہ وہ مجھ سے راضی ہو جائیں آپ مجھے کس کے سپرد کرتے ہو؟ حضرت عباسؓ نے فرمایا کہ حضور ناراض ہیں مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا پھر میں حضرت علیؓ کے پاس

besturdubooks.wordpress.com

گیا اس نے بھی انکار کیا میں پھر حضرت عباسؓ کے پاس آ گیا اور میں نے کہا کہ اے چچا جان! اس شخص کو تو روک دو جو مجھے مسلسل گالیاں دے رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے بتا دو وہ کون آدمی ہے میں نے اس آدمی کا حلیہ بتا دیا حضرت عباسؓ نے اس شخص سے کہا کہ دیکھو یہ ابوسفیان حضور کے چچازاد بھائی ہیں آج ان سے ناراض ہیں تو کل راضی ہو جائیں گے تم ان کو گالیاں مت دو، اس شخص نے انکار کر دیا ابوسفیان بن حارث کہتا ہے کہ میں پھر حضور کے دروازہ میں جا کر بیٹھ گیا حضور سفر پر نکل گئے اور مجھ سے کوئی بات نہیں کی اب ہم نے ایسا کیا کہ جہاں حضور قیام فرماتے ہیں تو آپ کے خیمے کے دروازہ پر میں اور میرا بیٹا جعفر کھڑے رہتے ہیں یہاں تک کہ فتح مکہ تک یہی سلسلہ رہا پھر فتح مکہ کے بعد مقام ابطح میں آپ کا قیام تھا ہم سامنے کھڑے تھے عبدالمطلب خاندان کی چند عورتیں حضور کے پاس آئیں ان میں میری بیوی بھی آ گئی اور حضور اکرم ﷺ سے سفارش کی حضور اکرم ﷺ کی نگاہوں میں کچھ فرق آ گیا لیکن بات پھر بھی نہیں کی اس کے بعد جنگ حنین کی طرف حضور اکرم ﷺ روانہ ہو گئے میں بھی ساتھ ہو گیا یہاں تک کہ وہاں مسلمانوں کو عارضی شکست ہو گئی حضور اکرم اپنی جگہ پر قائم تھے اور ننگی تلوار سونتی ہوئی آپ کے ہاتھ میں تھی میں بھی اپنے گھوڑے سے اتر گیا اور سونتی ہوئی تلوار لیکر میدان میں کود پڑا حضرت عباسؓ نے حضور کے خچر کی لگام پکڑ لی تو میں بھی دوسری طرف سے آ کر لگام پکڑنے لگا خدا کی قسم! میری تمنا تھی کہ حضور سے دشمن کو دور کرنے میں میری موت آ جائے تو بہتر ہو گی حضور نے مجھے دیکھ کر فرمایا کون ہے میں نے چہرہ سے پردہ ہٹایا تو حضرت عباسؓ نے کہا یا رسول اللہ! آپ کا بھائی اور چچا کا لڑکا ابوسفیان بن حارث ہیں ان کو معاف کر دیں اور ان سے راضی ہو جائیں حضور ﷺ نے فرمایا میں نے ان کو معاف کر دیا اللہ تعالیٰ ان کو معاف کر دے، میں نے حضور اکرم ﷺ کے پیر چوم لئے، حضور ﷺ نے فرمایا قسم خدا کی تم واقعی میرے بھائی ہو پھر میں نے دشمن کو ایک میل دور تک حضور کے ارد گرد سے بھگا دیا یہ تو ایک طرز کا قصہ تھا ابوسفیان بن حارث کے اسلام کا۔

اسی سے ملتا جلتا ایک اور قصہ بھی ہے وہ خود فرماتے ہیں کہ جب میں اور عبداللہ ابن ابی امیہ اسلام لانے کیلئے حضور کے پاس جانے لگے تو حضور اکرم ﷺ نے ملاقات سے انکار کر دیا اور اندر جانے

besturdubooks.wordpress.com

کی اجازت نہیں دی میں نے ام المومنین ام سلمہؓ سے سفارش کی درخواست کی ام سلمہؓ نے فرمایا کہ یارسول اللہ! ایک تو آپ کے چچا کا لڑکا ہے اور آپ کا رضاعی بھائی ہے اور دوسرا بھی آپ کی پھوپھی کا لڑکا ہے دونوں اسلام قبول کرنے آئے ہیں یہ اتنے بدنصیب نہیں ہونے چاہئے کہ ان کا اسلام قبول نہ ہو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے ان کی کوئی ضرورت نہیں ہے ان لوگوں نے مکہ میں میرے ساتھ بہت مذاق کیا ہے ام سلمہؓ نے فرمایا یارسول اللہ! یہ آپ کی قوم کے لوگ ہیں قریش کے لوگوں نے بھی اسی طرح کی باتیں کیں آپ نے معاف کر دیا حضور نے فرمایا کہ انہوں نے میری عزت و آبرو خراب کرنے کی کوشش کی ہے مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے جب ابوسفیان کو اس کا پتہ چلا کہ حضور بالکل انکار فرما رہے ہیں تو انہوں نے اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ خدا کی قسم یا تو رسول اللہ ہم کو قبول فرما دیں گے ورنہ میں اپنے بیٹے کو لیکر جنگل کی طرف چلا جاؤں گا اور جاتے جاتے دشت و بیابان میں بھوک و پیاس سے ہلاک ہو جاؤں گا جب حضور اکرم ﷺ نے یہ سنا تو آپ کو ترس آ گیا اور راضی ہو گئے چنانچہ باپ بیٹے دونوں اچھے مسلمان رہے اسلام کے بعد ابوسفیان بن حارثؓ نے سابقہ گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے اس طرح ندامت کا اظہار کیا۔

لعمرک انی یوم احمل رایة

لتغلب خیل اللات خیل محمد

قسم بخدا میں جس دن اس غرض سے جنگی جھنڈا اٹھاتا تھا کہ لات مناۃ کا لشکر محمد عربی کے لشکر پر غالب آئے۔

لکالمدلج الحیران اظلم لیله

فھذا اوني حین اھدی واھتدی

تو اس دن میں رات کی تاریکی میں چلنے والے کی طرح حیران و پریشان ہوتا تھا اور الحمد للہ آج وہ وقت ہے کہ ہدایت ہی ہدایت ہے۔

ابوسفیان بن حارثؓ کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیدی اور حضور اکرم ﷺ نے آپ کو معاف کر دیا اور پھر یہ اسلام کے بڑے سپاہی کی حیثیت سے اسلام کے لئے جہاد کیا کرتے تھے۔

besturdubooks.wordpress.com

ہم تو مائل بکرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے ؟ رہرو منزل ہی نہیں

تربیت عام تو ہے جو ہر قابل ہی نہیں
جس سے تعمیر ہو آدم کی یہ وہ گل ہی نہیں

کوئی قابل ہو تو ہم شان کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

لشکر اسلام "مَرُّ الظَّهْرَان" میں
فتح اعظم کا پانچواں مرحلہ

فتح اعظم فتح مکہ کے اس مبارک سفر میں فاتح اعظم ﷺ اب اپنے دس ہزار سرفروشان اسلام کے ساتھ عزت وعظمت شان وشوکت اور سنجیدگی اور وقار کے ساتھ آگے کی طرف بڑھ رہے ہیں، آگے بڑھتے بڑھتے حضور اکرم ﷺ نے مرالظہران مقام میں پڑاؤ کیا جو مکہ مکرمہ کے بالکل قریب تھا، گلشن نبوی کے خوشنوا بلبل اور قلعہ اسلام کے عظیم شاہین پے درپے مقام مرالظہران تک پہنچنے لگے ایک لشکر جرار ہے جو قہر جبار ہے اور اہل مکہ ظالموں پر بس اب ایک ہی وار ہے، ایک جم غفیر ہے کہ وادی مرالظہران تنگ پڑ رہی ہے حضور اکرم ﷺ نے اپنے جانثاروں کو حکم دیا کہ آج رات جتنی آگ روشن کرسکتے ہو روشن کرو چنانچہ جیش الانبیاء والمرسلین کے وفاداروں نے ایک ہی رات میں دس ہزار آگیں روشن کیں۔ اس سے حضور اکرم ﷺ کا مقصد یہ تھا کہ جب کفار اتنی زیادہ مقامات پر آگ روشن دیکھیں گے تو ہمت ہار جائیں گے اور سرزمین حرم میں کم سے کم خونریزی ہوگی۔

رات کا پہرہ دینے کے لئے حضور اکرم ﷺ نے ایک محافظ دستہ متعین فرمایا جس کی سربراہی حضرت عمر بن الخطابؓ کر رہے تھے تاکہ لشکر کے اردگرد اگر دشمن کا کوئی جاسوس آئے یہ اس کو پکڑ لے، بہرحال اونٹ وادی میں چھوڑے گئے ہیں وہ الگ بڑابڑا رہے ہیں گھوڑے کھول دیئے گئے ہیں وہ الگ ہنہنا رہے ہیں۔

لشکر اسلام کے فرشتہ صفت مجاہدین کوئی نماز میں مشغول ہے تو کوئی تلاوت کر رہا ہے کوئی

besturdubooks.wordpress.com

تہجد پڑھ رہا ہے تو کوئی ذکر میں لگا ہوا ہے کوئی تعلیم دینے میں مشغول ہے تو کوئی اپنا اسلحہ درست کررہا ہے ایک جذبہ ہے، جہاد ہے، اللہ کے دین کی سربلندی اور کفریہ نظام کو نیست ونابود کرنے کا عزم ہے ہمت ہے جرأت وشجاعت ہے ایثار قربانی ہے اسلام کے جھنڈے کو مکہ مکرمہ کی سرزمین پر لہرانے کی تمنا اور شوق ہے یوں سمجھیں کہ یہ نقشہ ہے ۔

سکھایا ہے ہمیں اے دوست طیبہ کے والی نے
کہ بوجہلوں سے ٹکرا کر ابھرنا عین ایمان ہے

جہاں باطل مقابل ہو وہاں نوک سنان سے بھی
برائے دین اسلام رقص کرنا عین ایمان ہے

ہم سے پہلے تھا عجب تیرے جہاں کا منظر
کہیں مسجود تھے پتھر کہیں معبود شجر

بس رہے تھے یہیں سلجوق بھی تو رانی بھی
اہل چین چین میں ایران میں ساسانی بھی

اسی معمورے میں آباد تھے یونانی بھی
اسی دنیا میں یہودی بھی تھے نصرانی بھی

پر تیرے نام پہ تلوار اٹھائی کس نے
بات جو بگڑی ہوئی تھی وہ بنائی کس نے ؟

اہل مکہ کا لیڈر حضور اکرم ﷺ کے قدموں میں

یہ تو سب دنیا کو معلوم تھا کہ اہل مکہ نے حضور اکرم ﷺ اور مسلمانوں کو اتنا ستایا تھا کہ جس کا تصور کرنا مشکل ہے جزیرۂ عرب کے اہل عرب بھی اس ظلم اور بربریت اور تشدد سے ناواقف نہیں تھے اور اصل مجرم اہل مکہ کو تو اپنے جرائم میں اپنا انجام صاف نظر آرہا تھا اس لئے بنوخزاعہ پر شب خون مارنے اور صلح حدیبیہ کے معاہدہ کے توڑنے کے بعد اہل مکہ کو ایک لمحہ بھی چین نہیں آرہا تھا وہ ہر وقت اس خطرہ میں رہتے تھے کہ کب مسلمان آئیں گے اور ہمارے مظالم کا ہم سے انتقام لیں گے، قریش

besturdubooks.wordpress.com

مکہ کے نچلے طبقات میں بھی یہی احساس پایا جاتا تھا اور جو طبقہ برسر اقتدار تھا وہ تو ایک مصیبت میں گرفتار تھا چنانچہ وہ حالات معلوم کرنے اور جستجو اور ٹوہ لگانے میں مصروف رہتے تھے اسی سلسلہ میں قریش نے ابوسفیان بن حرب، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء کو حالات معلوم کرنے کی غرض سے مکہ کے اردگرد روانہ کر دیا، ان لیڈران قوم کو خود بھی چین نہیں آ رہا تھا تو خود گشت لگانے پر رات کو مکہ مکرمہ سے وادی مرالظہران کی طرف نکل پڑے جب ابوسفیان نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مرالظہران میں آگ روشن دیکھی تو گھبرا کر آپس میں کہنے لگے کہ اتنے خیمے اور اتنی آگ؟ شاید یہ بنو خزاعہ ہیں جس کو انتقام کے جوش نے باہر نکالا ہے پھر ابوسفیان نے کہا کہ بنو خزاعہ اتنے نہیں ہو سکتے، یہ لوگ بہت زیادہ ہیں پھر انہوں نے کہا کہ شاید ھوازن نے مکہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا ہو یا گھاس لینے آئے ہوں۔ قسم بخدا یہ لوگ تو حاجیوں کی تعداد کی طرح ہیں ہم نہیں سمجھ سکے یہ کون ہیں، ادھر حضرت عباسؓ کو تشویش لاحق ہوگئی کہ اگر اہل مکہ نے حضور اکرم ﷺ کے لشکر کے ساتھ ٹکر لے لی تو ہلاک ہو جائیں گے سارے قریش ختم ہو جائیں گے، کاش مجھے کوئی چرواہا مل جاتا کہ میں اہل مکہ کو اتنا پیغام دیتا کہ کم بختو! ہلاک ہو رہے ہو جلدی کرو اور امان حاصل کرو حضرت عباس رضی اللہ عنہ اسی فکر میں حضور اکرم ﷺ کے سفید خچر پر سوار ہوئے اور ادھر ادھر گھومنے لگے کہ اتنے میں آپ نے ابوسفیان اور ان کے ساتھیوں کی گفتگو سن لی جو اس آگ کے متعلق کر رہے تھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابو سفیان آواز دی اے ابوحنظلہ! ابوسفیان نے جواب دیا: ”یا لبیک ابا الفضل!“ یعنی تم عباس ہو؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں میں ہوں یہ رسول اللہ ﷺ دس ہزار لشکر جرار کے ساتھ تمہارے سروں پر آپہنچے ہیں تیری ماں تجھے روئے جلدی کرو اسلام قبول کر کے قوم کے لئے امن کی درخواست کرو یہی بات حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بدیل اور حکیم سے بھی کہی وہ دونوں تو فوراً مسلمان ہو گئے لیکن ابوسفیان نے اسلام قبول نہ کیا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو حضور اکرم ﷺ کے خچر پر اپنے پیچھے بٹھلا دیا اور حضور اکرم ﷺ کے دربار کی طرف چل دیئے حضرت عباسؓ فرماتے ہیں کہ راستے میں جس آگ پر اور مجاہدین کی جس جماعت پر میرا گذر ہوتا ہے وہ لوگ پوچھتے ہیں کون ہو؟ پھر جب مجھے حضور اکرم ﷺ کی سواری پر دیکھتے ہیں تو چھوڑ دیتے ہیں یہاں تک کہ ہمارا گذر

besturdubooks.wordpress.com

عمر فاروقؓ پر ہوا وہ کھڑے ہو گئے اور پوچھا کون ہو؟ میں نے کہا عباسؓ، وہ ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگے تو انہوں نے میرے چچا ابوسفیان کو تاڑ لیا اور فرمایا شکر الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دشمن بغیر کسی معاہدہ اور بغیر اسلام کے ہمارے ہاتھ میں دیدیا، یہ کہہ کر عمرؓ حضور اکرم ﷺ کی طرف پیدل دوڑنے لگے اور میں خچر کو ایڑ دیکر جلدی جلدی حضور اکرم ﷺ کے پاس پہنچا تا کہ عمرؓ ابوسفیان کو قتل نہ کر دے چنانچہ ہم یکے بعد دیگرے حضور کے خیمے تک پہنچ گئے، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا رسول اللہ! یہ ابوسفیان اللہ کا دشمن، اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی معاہدہ کے ہمارے ہاتھ میں دیدیا ہے آپ اجازت دیجئے کہ میں اللہ کے اس دشمن کی گردن اڑا دوں حضرت عباسؓ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! میں نے ابوسفیان کو پناہ دیدی ہے مگر عمرؓ پھر بھی اصرار کر رہا تھا تو میں نے کہا کہ اے عمرؓ ذرا رک جا چونکہ ابوسفیان ہمارے خاندان کا آدمی ہے اس لئے تم مارنے پر اصرار کر رہے ہو اگر تمہارے خاندان کا ہوتا تو تم اتنا زور نہ لگاتے، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اے ابوالفضل بات یہ نہیں کہ ابوسفیان کس خاندان کا ہے اصل بات کفر و اسلام کی ہے قسم بخدا مجھے تو آپ کا اسلام اپنے باپ کے اسلام سے زیادہ پسند تھا کیونکہ حضور اکرم ﷺ میرے باپ کے بجائے آپ کو زیادہ محبوب رکھتے ہیں۔ اس مکالمہ کے بعد حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے عباس! ہم نے ابوسفیان کو پناہ دیدی اب ان کو اپنے ہاں لے جاؤ اور صبح پھر میرے پاس لے آؤ اس پورے نقشہ کو علامہ میرٹھیؒ نے تاریخ الاسلام میں اس طرح پیش کیا ہے۔

ابوسفیان نے جس کے چھکے چھوٹ چکے تھے اس مشورہ اور وقت کو غنیمت سمجھا اور حضرت عباسؓ کی پشت کی جانب اسی خچر پر سوار ہو گیا، حضرت عباس رضی اللہ عنہ بعجلت تمام نبوی خیمہ کی طرف لپکے اور راستہ میں جو بھی ملا وہ رسول اللہ ﷺ کا خچر دیکھ کر خاموش ہو گیا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو دیکھ پایا کہ عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغلہ بیضاء پر سوار ہے اس لئے یہ کہہ کر تلوار لے کر لپکے کہ شکر ہے اس خدا کا جس نے بلا معاہدہ و عقد کے تجھ پر قدرت بخشی کہ جس کا جی چاہے تجھے قتل کر دے، ادھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے خچر کو تیز کیا اور ادھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رفتار میں تیزی کی، مگر سوار اور پیدل میں آخر فرق ہوتا ہے اس لئے حضرت عباسؓ پہلے پہنچ گئے اور جلدی سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے ابوسفیان کو پناہ دی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو پیچھے ہی آ رہے تھے بولے کہ یا رسول اللہ!

besturdubooks.wordpress.com

اجازت دیجئے کہ، ابو سفیان کی گردن اڑا دوں، ابو سفیان جس کی زندگی کا فیصلہ حضرت کالب مبارک ہلنے پر تھا اس عالم بیکسی میں حیران تھا کہ دیکھئے کیا مقدر ہے یہاں تک کہ حضرت عباسؓ اور فاروق اعظمؓ میں گفتگو بڑھی اور جناب رسول اللہ ﷺ نے یوں فرما کر قصہ طے کیا، کہ عباس! اس کو لیجاؤ اور رات کو اپنے پاس رکھو صبح کے وقت آنا پھر فیصلہ کیا جائے گا، چنانچہ حضرت عباسؓ ابوسفیان کو اپنے خیمہ میں لے آئے علی الصباح اس کو لیکر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے جناب رسول اللہ ﷺ دو جہاں کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے تھے کب چاہتے تھے کہ ابوسفیان پر شفقت نہ فرمادیں اس لئے آپ مسکرائے اور محبت بھرے لہجہ میں یوں ارشاد فرمایا، ابوسفیان! کیا وہ وقت نہیں آیا کہ تم کو معلوم ہو کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے؟ ابوسفیان یہ کریمانہ خطاب سن کر شرما گیا اور کہا کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں تم کس قدر حلیم و کریم ہو اور کس قدر رشتہ داری و قرابت کا لحاظ رکھنے والے ہو، درحقیقت اگر کوئی شریک خدا کا ہوتا تو آج ضرورت پڑنے پر ضرور کام آتا، اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا، تو کیا وہ وقت نہیں آیا کہ تم جان لیتے کہ میں اللہ کا سچا رسول ہوں؟ ابوسفیان نے جواب دیا کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں تم کس قدر حلیم و کریم ہو اور کس قدر رشتہ داری و قرابت کا لحاظ رکھنے والے ہو ابھی تک اس کی طرف سے دل میں شبہ چلا جاتا ہے۔ حضرت عباسؓ نے یہ کلمہ سن کر گھبرا گئے اور فرمایا ابوسفیان تجھ پر افسوس ہے جلدی کلمہ پڑھو اور اسلام لے آ، اس سے پہلے کہ گردن اڑادی جائے چنانچہ ابوسفیان نے کلمہ توحید پڑھا اور کہا: **اشهد أن لا الا اله الا الله و اشهد ان محمد رسول الله ۔**

علامہ واقدی نے یہاں ابوسفیان اور حضور اکرم ﷺ کی مزید گفتگو کا ذکر بھی کیا ہے چنانچہ ابوسفیان نے کہا:

> **يا محمد استنصرت الهی و استنصرت الهک فوالله ما لقيتک مرة الا ظفرت علی ،فلو کان الهی محقا و الهک مبطلا غلبتک فتشهد ابو سفيان ان محمدً رسول الله ۔**

اے محمد ﷺ! میں نے اپنے معبود کو مدد کے لئے پکارا اور تم نے اپنے معبود کو مدد کے لئے پکارا پس قسم بخدا میں جب بھی تیرے مقابلے پر آیا تو تم مجھ پر غالب آ گئے پس اگر میرے معبود حق پر ہوتے.

besturdubooks.wordpress.com

اور تیرا معبود باطل ہوتا تو میں تجھ پر غالب آجاتا۔ پھر ابوسفیان نے محمد رسول اللہ کا اقرار کیا۔

اس کے بعد ابوسفیان نے کہا اے محمد! تم نے گرے پڑے اور جانے انجانے لوگوں کو لایا ہے جن کے ذریعہ سے اپنے خاندان کے لوگوں کو مروار ہے ہو؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابوسفیان تم ایک ظالم اور فاسق فاجر آدمی ہو تم لوگوں نے صلح حدیبیہ کے معاہدہ میں غداری کی اور حرم شریف میں بنوخزاعہ پر ظلم وتجاوز کیا اور حرم کے امن کو پامال کیا، ابوسفیان نے کہا کہ یارسول اللہ! یہ قریش پھر بھی آپ کا قبیلہ ہے آپ کو مارنا تھا تو ہوازن کو مار سکتے تھے جو رشتہ وقربت میں بعید تر ہیں اور آپ کے سخت دشمن ہیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ انشاء اللہ جب مکہ فتح ہو جائے گا تو ہوازن وغیرہ کی کمر ٹوٹ جائے گی اور پھر ان کی بھی باری آئے گی کیونکہ ؎

زندگی کیفی اسی حسن عمل کا نام ہے
کفر کو نابود حق کو جاوداں کرتے چلو

ابوسفیان کو عارضی اعزاز دیا جا رہا ہے

جب ابوسفیان نے زبان سے اسلام کا اقرار کیا اور ان کی جان بخشی ہوگئی تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں یہ عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ ابوسفیان حب جاہ کا شوقین اور قیادت وسیاست اور نام ونمود کا عاشق ہے اب یہ اسلام بھی لا چکا ہے اور واپس مکہ جائے گا تو قریش مکہ کے سامنے اپنا کوئی کارنامہ ظاہر کرنا چاہے گا لہٰذا آپ اس کو کوئی عارضی اعزاز عطا فرمائیں تاکہ یہ اس پر فخر کر سکے۔ ابوسفیان بھی اس بات کو چاہتا تھا کہ اہل مکہ کی جان بخشی ہو جائے اور میرے حوالہ سے ہو جائے، بہرحال حضور اکرم نبی معظم فاتح اعظم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو گیا وہ امن میں ہوگا ابوسفیان کا گھر دارالامن قرار دیا گیا ابوسفیان نے کہا کہ میرے گھر میں کتنے آدمی آسکیں گے؟ یہ امان ناتمام ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مسجد حرام میں داخل ہو گیا وہ بھی امن میں ہوگا، ابوسفیان نے کہا کہ سارے قریش مسجد حرام میں بھی نہیں سما سکیں گے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اچھا جس شخص نے اپنے گھر کا دروازہ بند کیا اور اسلحہ پھینک دیا وہ امن میں ہے، امن کے الفاظ اس طرح تھے :

besturdubooks.wordpress.com

من دخل دار ابی سفیان فهو آمن ومن دخل المسجد فهو آمن ومن اغلق علیه الباب فهو آمن ومن القی السلاح فهو آمن .

یعنی جو کوئی ابوسفیان کے گھر داخل ہوا وہ امن میں ہے جو مسجد حرام میں داخل ہوا وہ امن میں ہے جس نے اپنے گھر کا دروازہ بند کر دیا وہ امن میں ہے اور جس نے اسلحہ رکھ دیا وہ امن میں ہے۔ اس پر ابوسفیان نے کہا کہ ہاں اب امن کا دائرہ وسیع ہو گیا، ابوسفیان یہ اعزاز اور امتیاز لے کر مکہ کی طرف روانہ ہونے لگا تا کہ جا کر اہل مکہ میں باواز بلند امن کا اعلان کرے اور امن کا پیغام سنائے لیکن حضور اکرم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ابوسفیان پر رعب بٹھلانے کے لئے اس کو افواج اسلامیہ کا نظارہ کرا دو اس کو ایک بلند جگہ پر بٹھلا دو۔

ابوسفیان نے بلند چوٹی پر بیٹھ کر کیا دیکھا؟

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو ایک تنگ گھاٹی کی بلند چوٹی پر بٹھلا دیا تا کہ ابوسفیان محمدی کچھار کے شیروں اور افواج اسلام کے دلیروں کو دیکھیں اور اندازہ کرے کہ قانون اسلام دنیا کے تمام قوانین پر غالب ہونے کے لئے اترا ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور گلشن نبوی کے شاہین کفار پر بڑے سخت ہیں کفار پر تیز اور دلیر ہیں اور آپس میں نرم و شفیق ہیں چنانچہ جہاں سے لشکر اسلام کی گذرگاہ تھی، وہیں ایک بلند چوٹی پر ابوسفیان کو لشکر اسلام کے نظارہ کرنے کے لئے بٹھا دیا گیا اور سامنے سے گلشن اسلام کے بلبل چہکتے ہوئے گذرنے لگے جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ دس ہزار کے اس لشکر میں مختلف قبائل کے مختلف دستے تھے اور سب کے پاس بطور نشان الگ الگ جھنڈے بھی تھے، حضرت عباسؓ نے جب ابوسفیان کو پہاڑ کی اس چوٹی پر روکا تو ابوسفیان نے کہا اے بنو ہاشم! کیا میرے ساتھ وعدہ خلافی اور غداری کر رہے ہو؟ کہ پہلے امن دیدیا اب یہاں پر روک لیا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خاندان نبوت میں دھوکہ نہیں ہوتا، مجھے آپ سے ایک کام ہے کچھ دیر کے لئے رک جاؤ ادھر نبی اکرم فاتح اعظم نے مرالظہر ان سے افواج کو مکہ مکرمہ کی طرف چلنے کا حکم دیدیا۔

سب سے پہلے ایک ہزار کا دستہ لئے ہوئے اور جھنڈے اٹھائے ہوئے سیف من سیف اللہ شیر اسلام حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا دستہ گھاٹی سے گذرنے لگا، ابوسفیان نے حضرت عباسؓ سے پو

besturdubooks.wordpress.com

چھا کہ یہ کون لوگ ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اوران کے ساتھی ہیں ابو سفیانؓ نے کہا کہ ارے وہ نوعمرلڑکا خالد؟ حضرت عباسؓ نے فرمایاہاں حضرت خالدؓ جب اپنے دستہ کے ساتھ ابوسفیان کے بالکل قریب ہوگئے اوران کے پہلو سے گذرنے لگے تو آپ نے زوردارانداز سے نعرۂ تکبیر بلند کیا تین بار اللہ اکبر کا نعرہ لگا کر علاقہ تکبیروں کے گونج سے لرزاٹھا اور جو کچھ ابوسفیان پر گذراہوگا اس کو نہ پوچھو۔ابوسفیان نے کہا میں ان لوگوں کا مقابلہ کہاں کرسکتاہوں۔حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اپنے پانچ سوساتھیوں کے ساتھ سیاہ جھنڈے اٹھائے ہوئے گذرنے لگے توابوسفیان نے کہااے عباس! یہ کون لوگ ہیں حضرت عباسؓ نے فرمایا کہ حضوراکرم ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی زبیر بن عوامؓ ہیں ابوسفیان نے کہاان کامقابلہ کون کرسکتاہے۔پھر بنوغفار کے تین سومجاہدین جھنڈا تھامے ہوئے جب ابوسفیان کے پاس سے گذرنے لگے توسب نے ایک ساتھ نعرۂ تکبیر تین بار بلند کیاابوسفیان نے کہایہ کون ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایابنوغفار ہیں ابوسفیان نے کہا کہ ان لوگوں سے لڑنے کی طاقت کس میں ہے؟ پھر بنواسلم کا دستہ چارسوجان فروشان اسلام کے ساتھ گذرااورابوسفیان کے سامنے تین بارنعرۂ تکبیرلگا کر چلا گیاابوسفیان نے کہاان کا کون مقابلہ کرسکتاہے؟ پھراس نے کہا کہ بنواسلم سے تو میری کبھی کوئی بات بگڑی نہیں تھی یہ لوگ آج میرے مقابلے پرکیوں آگئے؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایااے ابوسفیان یہ اسلام ہے ان لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے اب اسلام کیلئے لڑرہے ہیں ذاتی دشمنی کیلئے نہیں پھرپانچ سو کے دستے کے ساتھ بنوکعب یعنی خزاعہ کا گذرہوا انہوں نے بھی تین بارزوردارنعرہ تکبیرابوسفیان کے پہلو میں لگایااور چلے گئے پھرقبیلہ مزینہ کے لوگ ایک ہزارلشکر کے ساتھ گزرے اورابوسفیان کے پاس پہنچ کرنعرۂ تکبیر بلند کیااور چلے گئے ابوسفیان نے کہا کہ یہ کون تھے؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایایہ مزینہ کے لوگ تھے ابوسفیان نے کہا کہ ان کا کون مقابلہ کرسکتاہے یہ توپہاڑوں سے اسلحہ کی جھنکارمیں جارہے ہیں اس کے بعد قبیلہ جھینہ کے لوگ آٹھ سومجاہدین کے ساتھ گزرے چارجھنڈے اٹھائے ہوئے تھے اورابوسفیان کے پہلو میں نعرۂ تکبیر تین دفعہ بلند کرکے نکل گئے پھر بنوبکر کا دستہ دوسومجاہدین کے ساتھ جھنڈا اتھاماہواابوسفیان کے پہلو سے

besturdubooks.wordpress.com

نعرۂ تکبیر بلند کرتا ہوا گذر گیا تو ابوسفیان نے کہا یہ کون لوگ ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بنوبکر ہیں ابوسفیان نے کہا اچھا یہ وہ منحوس لوگ ہیں جن کی وجہ سے یہ لڑائی چھڑ گئی اور معاہدہ ٹوٹ گیا میں تو نہ معاہدہ میں حاضر تھا اور نہ توڑنے میں تھا لیکن جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام قبول کرنے کا ایک موقع فراہم کیا ہے پھر اس کے بعد بنولیث قبیلہ کے لوگ دوسو مجاہدین کے ساتھ ابوسفیان کے پاس سے گذرے اور چلے گئے اس کے بعد آخری دستہ قبیلہ اشجع کے لوگوں کا آ گیا جو تین سو شیروں پر مشتمل تھا ابوسفیان نے کہا کہ یہ لوگ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں بہت سخت تھے یہ کیسے میرے مقابلے پر آ گئے؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کے دلوں میں اب اسلام داخل ہو چکا ہے ابوسفیان خاموش ہو گیا۔

پھر ابوسفیان نے پوچھا کہ اب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم گذرے نہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب تک وہ نہیں آئے ہیں اگر تم اس دستے کو دیکھو گے جس میں رسول الملاحم فاتح اعظم صلی اللہ علیہ وسلم ہونگے تو تم خالص لوہے کے ساتھ گھوڑوں پر بہادر شیروں کو دیکھو گے ان کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکے گا ابوسفیان نے کہا واقعی بات ہے ان لوگوں کا مقابلہ کون کر سکتا ہے؟ کیونکہ۔

مومن ہیں بہادر ہیں مجاہد ہیں نڈر ہیں
اسلام کی عظمت کیلئے سینہ سپر ہے

ابوسفیان پر فاتح اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا گذرنا

حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ابوسفیان کی یہی گفتگو جاری تھی کہ اتنے میں ایک ہرا بھرا سبز رنگ کا چاق وچوبند دستہ نہایت شان وشوکت کے ساتھ نمودار ہوا جو اسلحہ میں غرق تھا جنگی گھوڑوں کے ٹاپوں سے بادلوں تک غبار اڑ رہا تھا مسلح جوان آگے پیچھے محافظانہ ومدافعانہ دوڑ لگا رہے تھے انصار ومہاجرین کا حسین آمیزش تھا ایک ہزار مسلح دستہ تھا، سارے جوان زرہ پوش تھے شان وشوکت اور عزت وعظمت کے کئی جھنڈے فضاء میں حرکت کرتے ہوئے لہرا رہے تھے بعض صحابہ کی صرف آنکھیں نظر آ رہی تھیں باقی جسم اسلحہ میں مستور تھا۔

فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مکمل مسلح ہونے کے ساتھ ساتھ گرجدار آواز کے ساتھ آگے بڑھ رہے

besturdubooks.wordpress.com

تھے ابوسفیان نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ شیر کی طرح یہ کون دھاڑتا ہوا آرہا ہے؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہیں ابوسفیانؓ نے کہا قسم بخدا عمر رضی اللہ عنہ اور اس کا قبیلہ نہایت کمزوری کے بعد بڑا طاقت ور بن گیا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوسفیانؓ! یہ اسلام کی برکت ہے اور اللہ تعالیٰ اس اسلام کے ذریعہ سے جسے چاہتا ہے بلندی عطاء کرتا ہے شان وشوکت اور عزت وعظمت والے چاق وچوبند یہ دستے گذرتے رہے اور ابوسفیانؓ کی آنکھوں کو خیرہ بنائے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک علم بردار اپنی عظمت کا اسلامی جھنڈا لہراتا ہوا آیا اور آکر ابوسفیانؓ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا اور زور سے کہنے لگا: "**یا ابا سفیان الیوم یوم الملحمة الیوم تستحل الحرمة الیوم اذل الله قریشًا**۔" اے ابوسفیان! آج گھمسان کی جنگ کا دن ہے یاد رکھو آج کے دن بیت اللہ میں لڑائی حلال ہوگی ہوش کرو آج اللہ تعالیٰ قریش کو خوار کریگا۔ یہ جملے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے تھے جو قبیلہ انصار کے سردار تھے ابوسفیان نے جب جرأت وشجاعت کے یہ جملے سن لئے تو حواس باختہ ہو گیا اور جسم پر کپکپی طاری ہو گئی اور مدہوشی کے عالم میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں حضرت عباسؓ نے فرمایا کہ یہ حضور اکرم ﷺ کے وفادار مدینہ منورہ کے انصار ہیں اور انہیں کے جلو میں سردار انبیاء اور سرتاج اتقیا جیش الانبیاء والمرسلین تشریف لا رہے ہیں یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اتنے میں آفتاب عالمتاب اور چودھویں کے چاند فداہ ابی وامی عزت وعظمت کے ساتھ نمودار ہوئے، حضور اکرم ﷺ جب ابوسفیان کے پاس سے گزرنے لگے تو ابوسفیان نے نہایت عاجزی سے کہا یا رسول اللہ! آپ نے سعد بن عبادہ کو اپنی قوم کے قتل کرنے کا حکم دیا ہے؟ کیونکہ سعد رضی اللہ عنہ تو کہتا ہے کہ آج تمام حرمتیں پامال ہونگی اور گھمسان کی جنگ ہوگی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔

کذب سعد، یا ابا سفیان الیوم یوم المرحمة یعز الله فیه قریشا، هذا یوم یعظم الله فیه الکعبة.

یعنی سعد نے غلط کہا ہے آج کا دن تو رحمت کا دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ قریش کو عزت عطا کرے گا آج کے دن بیت اللہ کی عزت وعظمت کو اللہ تعالیٰ بڑھائے گا اور بیت اللہ کو غلاف پہنا دیا جائے گا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی اس دھمکی سے خواتین بھی گھبرا گئیں چنانچہ ایک خاتون نے اپنی پریشانی

besturdubooks.wordpress.com

کا اظہار اپنے شعر میں اس طرح کیا۔

یـا نبـی الهـادی الیک لـجـاء

حـی قـریـش ولات حین لجاء

اے ہدایت والے نبی! آج قریش آپ کی پناہ میں آنا چاہتے ہیں جبکہ پناہ کا وقت نہیں ہے۔

حیـن ضـاقـت عـلیهم سعة

الارض وعـاداهـم الـه السـمـاء

کیونکہ ان پر زمین باوجود وسعت کے تنگ ہو چکی ہے اور آسمان کا رب ان سے جنگ پر اتر آیا ہے۔

ان سـعـدا یـریـدقـاصـمة الظهر

بـاهـل الـحـجون والبطـحـاء

سعد بن عبادہ اہل مکہ اور قریش کی کمر توڑنا چاہتا ہے۔

خـزرجـی لـو یستطیع من الغیط

رمـانـا بـالـنسـر والـعـواء

یہ انصاری خزرجی شخص ہے اگر غضب کی حالت میں ہم پر غالب آ گیا تو ہمیں کتوں اور چیلوں کے سامنے کاٹ کر پھینک دیگا۔

فـانهیـنـه فـانـه اسد الاسـود

والـلیـث والـغ فـی الـدمـاء

ان کو آپ منع کر دیں ورنہ یہ کامل شیر ہیں اور شیر کی عادت خون چوسنا ہے۔

ان اشعار کے سننے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ اسلامی جھنڈا سعدؓ سے لے لیا جائے اور ان کے بیٹے قیس بن سعدؓ کو دیا جائے تا کہ ان کو تنبیہ بھی ہو جائے اور اعزاز بھی ان کے بیٹے کے ہاتھ میں رہے اور قریش کی گھبراہٹ بھی ختم ہو جائے ابوسفیان نے حضرت عباسؓ سے کہا کہ آپ کے بھتیجے کی یہ بادشاہت تو بہت بڑھ گئی؟ حضرت عباسؓ نے فرمایا اے ابوسفیان ہوش کر و یہ حکومت و بادشاہت نہیں یہ نبوت ہے ابوسفیان نے کہا واقعی آپ نے سچ فرمایا۔

besturdubooks.wordpress.com

بدلتے ہیں یہ آسماں کیسے کیسے

انصار کے بعد مہاجرین کا وہ مختصر گروہ چلا آیا جس میں فلک اسلام کا ماہتاب جلوہ افگن تھا اور جنگ کا سیاہ نشان حضور اکرم ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی زبیر بن عوامؓ تھامے ہوئے تھے آپ ﷺ اس روز سیاہ عمامہ باندھے ہوئے اسی قصوا اونٹنی پر سوار تھے جس پر مکہ سے ہجرت کرتے وقت غار ثور اور مدینہ کیلئے سوار ہوئے تھے اور بکمال شوق وذوق سورۂ فتح کی وہ شروع کی آیتیں پڑھتے جاتے تھے جن میں اللہ تعالیٰ نے اس فتح عظیم کا آپ ﷺ کو مژدہ سنایا تھا اور واقع ہونے سے بہت پہلے اس مبارک دن اور عظیم انقلاب کی بشارت دی تھی۔

ایک زمانہ وہ تھا کہ عقبہ بن ابی معیط نے قریش کی ترجمانی کر کے حضور اکرم ﷺ کی ہجرت پر اس طرح طنز کا شعر کہا تھا۔

یاراکب الناقة القصواء هاجرنا

عما قليل ترانی راكب الفرس

اے قصوا اونٹنی پر سوار ہو کر ہم سے بھاگنے والے عنقریب تم مجھے گھوڑے پر سوار حملہ آور دیکھو گے۔

اعل رمحی فیکم ثم انهله

والسيف یاخذ منکم کل ملتبس

میں اپنے نیزے کو بار بار تمہارے خون سے سیراب کروں گا اور میری تلوار تمہارے جوڑ جوڑ مارے گی۔

اور آج وہ زمانہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ دس ہزار لشکر جرار کے ساتھ اسی قصواء اونٹنی پر سوار فاتحانہ انداز سے مکہ میں داخل ہو رہے ہیں ایک زمانہ وہ تھا کہ اہل مکہ نے حضور اکرم ﷺ کو ہر طرح کی اذیتیں پہنچائی قریش کا جو شخص جس وقت جہاں پر حضور اکرم ﷺ کو گالیاں بکنا چاہتا بک لیتا اور آج وہ وقت آیا کہ آپ اہل مکہ پر شفقتوں اور رحمتوں کی بارش برسا رہے ہیں ایک زمانہ وہ تھا کہ حضور اکرم ﷺ صرف ایک رفیق غار کو لے کر اندھیری رات میں اپنے وطن مالوف چھوڑ کر مکہ سے مدینہ منورہ کی طرف نکل گئے تھے اور آج وہ وقت ہے کہ سردار دو جہاں دس ہزار لشکر جرار کی کمان سنبھالے ہوئے دن کے اجالے میں مکہ مکرمہ میں فاتحانہ انداز سے تشریف لا رہے ہیں ایک وہ زمانہ

besturdubooks.wordpress.com

تھا کہ مکہ مکرمہ کا بچہ بچہ حضور اکرم ﷺ کی جان کا دشمن بنا ہوا تھا اور خون کا پیاسا تھا اور آج وہ وقت ہے کہ قریش مکہ کے بڑے بڑے سردار حضور اکرم ﷺ کے قدموں کو چومنے کیلئے بیتاب نظر آ رہے ہیں، ایک زمانہ وہ تھا کہ مکہ کے سرکش سردار حضور اکرم ﷺ کو ہر وقت مکہ سے بھگانے کی فکر میں لگے رہتے تھے اور آج وہ وقت ہے کہ اسی قسم کے سرکش لوگ خود مکہ سے بھاگ رہے ہیں۔ سچ ہے "تلک الایام نداولھا بین الناس"۔ یہ مختلف ادوار ہیں جو لوگوں میں ہم بدلتے رہتے ہیں۔

دنیا کے بت کدوں میں وہ پہلا گھر خدا کا
ہم اس کے پاسباں ہیں وہ پاسباں ہمارا

تیغوں کے سائیوں میں پل کر جواں ہوئے ہم
خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا

مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری
تھمتا نہ تھا کسی سے سیل رواں ہمارا

سالار کارواں ہے میر حجاز ا اپنا
اس نام سے ہے باقی آرام جاں ہمارا

ابوسفیان قریش کو اطلاع دے رہا ہے

حضور اکرم ﷺ ابھی تک مکہ میں داخل نہیں ہوئے تھے البتہ مرالظہران سے مکہ کی طرف روانہ ہو چکے تھے اس وقت قریش مکہ کو بھی معلوم ہو گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ سے مکہ کی طرف نکل چکے ہیں ہاں ان کو یہ معلوم نہیں تھا کہ حضور کا ارادہ ہوازن کی طرف ہے ہے یا ثقیف سے لڑائی کا خیال ہے یا اہل مکہ پر چڑھائی کا ارادہ ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو تو معلوم تھا کہ حضور اکرم ﷺ اہل مکہ کی طرف جا رہے ہیں ابوسفیان کو بھی اس میں کوئی شبہ باقی نہیں رہا تھا اس لئے حضرت عباسؓ نے ابوسفیان سے کہا:

فانج ویحک فادرک قومک قبل ان یدخل علیھم.

تجھے ہلاکت ہو خود بچاؤ کر کے نکل جاؤ اور حضور اکرم ﷺ کی چڑھائی سے پہلے پہلے اپنی قوم

besturdubooks.wordpress.com

کو بچالو۔ یہ مشورہ سن کر ابوسفیان اہل مکہ کی طرف دوڑ کر چلے گئے تا کہ ان کو اطلاع کرے چنانچہ جب ابوسفیان مکہ پہنچ گئے تو زور زور سے چیخنے لگے کہ اے لوگو! اسلام قبول کرلو یا میرے گھر میں داخل ہو جاؤ، بچ جاؤ گے۔ لوگوں نے کہا اے بیوقوف! تیرے گھر میں آخر کتنے آدمی پناہ کیلئے سما سکیں گے؟

ابوسفیان نے کہا لوگو! بچو اپنے آپ کو بچاؤ، محمد ﷺ لشکر جرار کے ساتھ تمہارے سروں پر پہنچ چکا ہے خدا کی قسم! ان کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا ہے جو میرے گھر میں داخل ہو گیا وہ امن میں ہے جو بیت اللہ اور مسجد حرام میں داخل ہو گیا وہ امن میں ہے اور جس نے اسلحہ پھینک کر اپنے گھر کا دروازہ بند کر دیا وہ بھی امن میں ہے۔ یہ عام اعلان سن کر لوگ بھاگنے لگے کوئی حرم کی طرف جا رہا ہے تو کوئی ابوسفیان کے گھر کی طرف دوڑ رہا ہے اور کوئی اپنے گھر کا دروازہ بند کر کے کرفیو پر عمل کر رہا ہے۔ ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے جب ابوسفیان کا اعلان سنا تو کہنے لگی اے لوگو! اس بد بخت کو قتل کر دو یہ کسی قوم کا بدترین اور نا کام سفیر ہے یہ کہہ کر ہندہ نے ابوسفیان کی مونچھیں پکڑ کر کھینچ لی اور کہا کہ تم ایک بد بخت اور نا کام قاصد ہو ابوسفیان نے اہل مکہ کے سامنے پھر اعلان کیا کہ اے لوگو! اس بے عقل عورت کی باتوں میں آ کر دھوکہ میں نہ پڑو، خدا کی قسم! محمد سر پر آ گئے ہیں اور ان کے ساتھ دس ہزار کا لشکر جرار ہے، ہم میں مقابلہ کی سکت نہیں ہے وہ لوگ اسلحہ سے لیس ہیں لہذا امن حاصل کرنے کیلئے یا اسلام قبول کرلو یا اسلحہ رکھ کر گھروں میں بند ہو کر بیٹھ جاؤ یا میرے گھر میں آ جاؤ یا مسجد حرام میں چلے جاؤ۔ چنانچہ لشکر اسلام کے پہنچنے سے پہلے پہلے لوگوں نے امن کے طریقے اپنا لیے، ہندہ نے اپنے گھر کا دروازہ بند کیا اور ابوسفیان سے کہا کہ تم نے ڈر کے مارے اسلام قبول کیا ہے اب تک مقابلہ کرتے رہے اور اب اسلام قبول کر رہے ہو لہذا اب تم میرے گھر میں قدم رکھ کر داخل نہیں ہو سکتے بہر حال آج اسلام کا غلبہ ہے اسلام کا جھنڈا بلند ہے اور اہل مکہ کے کفار کا جھنڈا سرنگوں ہے اور کفر کا نظام ٹوٹ رہا ہے لشکر اسلام شیروں کی طرح گرج کے ساتھ آ رہا ہے کیونکہ۔

خَلَقَ اللّٰهُ لِلْحُرُوْبِ رِجَالاً
وَرِجَالاً لِقَصْعَةٍ وَّثَرِيْدٍ

اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کو جہاد کیلئے پیدا کیا ہے اور بعض کو قورمے اور ثرید کھانے کیلئے پیدا کیا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

مِنْ عَهْدِ عَادٍ كَانَ مَعْرُوْفًا لَنَا

اِسْرُ الْمُلُوْكِ وَقَتْلُهَا وَقِتَالُهَا

بادشاہوں سے لڑنا اور انہیں قید وقتل کرنا قدیم زمانہ سے ہمارے جانے پہچانے کارنامے ہیں۔

من كان يعلم ان الشهد مطلبه

فلا يخاف للدغ النحل من الم

جس شخص کا یہ عقیدہ ہے کہ ان کو شہد حاصل کرنا ہے تو وہ شہد کی مکھی کے ڈنگ مارنے سے نہیں ڈرتا ہے۔

مَوْتُ الشَّهِيْدِ حَيَاتٌ لَا نَفَادَ لَهَا

قَدْ مَاتَ قَوْمٌ وَهُمْ فِي النَّاسِ اَحْيَاءُ

شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے
شہید کا جو خون ہے وہ خون کی زکوۃ ہے

جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے برسر میدان مگر جھکی تو نہیں

فاتح اعظم ﷺ کا مکہ میں فاتحانہ انداز سے داخلہ

فتح اعظم کا چھٹا مرحلہ

۱۷ رمضان ۸ ہجری وہ مبارک اور تاریخی دن تھا جس میں حضور اکرم ﷺ مر الظہران سے آگے بڑھ کر مکہ مکرمہ میں فاتحانہ انداز سے داخل ہوئے یہ بات یاد رہے کہ مر الظہران کو آج کل وادی فاطمہ کہتے ہیں یہ تنعیم سے کچھ فاصلہ پر ایک جگہ کا نام ہے حضور اکرم ﷺ کی زبان مبارک پر سورت فتح کی یہ آیتیں جاری تھیں۔

انا فتحنا لک فتحا مبینا ۝ لیغفر لک الله ما تقدم من ذنبک و ما تاخر و یتم نعمته علیک و یهدیک صراطا مستقیما ۝ و ینصرک الله نصرا عزیزا ۝ (سورت فتح)

بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح عطا کی، تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرمادے اور آپ پر اپنے احسانات کی تکمیل کردے اور آپ کو سیدھے راستہ پر چلائے اور اللہ آپ

besturdubooks.wordpress.com

کو ایسا غلبہ دے جس میں عزت ہی عزت ہو۔

ان آیتوں کو آپ پڑھتے جاتے تھے اور اپنے دس ہزار کے لشکر جرار سے آگے بڑھتے جاتے تھے یہاں تک کہ جیش الانبیاء اور سردار اولیاء واتقیاء مقام تنعیم پر ایسے پہنچے جیسا آفتاب عالمتاب یکا یک عالم کائنات پر نمودار ہو کر طلوع ہو جاتا ہے آپ کے لشکر کے ایک حصہ میمنہ پر حضرت خالدؓ تعینات تھے اور دوسرے حصہ میسرہ پر حضرت زبیر بن عوامؓ مقرر تھے اور پیدل پلٹن پر ابو عبیدہ بن الجراحؓ امیر تھے۔

تنعیم پہنچ کر آپ ﷺ نے اپنی فوج کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور الگ الگ راستوں پر چلنے کا حکم دیا حضرت خالدؓ کو حضور اکرم ﷺ نے کدی کی طرف چلنے کا فرمایا اور خود حضور اکرم ﷺ نے جبل کدا کی طرف سے داخل ہونے کا فیصلہ فرمایا حضرت خالدؓ کی کمان میں قبیلہ اسلم، جھینہ، بنو سلیم، قبیلہ مزینہ اور غفار کے لوگ تھے حضور اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اہل مکہ نے اوباش قسم کے لوگوں کو جنگ کیلئے اکھٹا کیا ہے اگر تم سے یہ لوگ لڑنے کیلئے آئیں تو سب کو کاٹ کر صاف کر دو اور پھر کوہ صفا پر آ کر مجھ سے ملو، یہ حکم فرما کر حضور اکرم ﷺ نے حضرت خالدؓ کو روانہ کر دیا اور پھر فرمایا کہ ہم اس راستہ سے جائیں گے جہاں سے جانے کی قسم حسان نے کھائی تھی یاد رہے کہ حضرت حسانؓ نے اہل مکہ اور خاص کر ابوسفیان بن حارثؓ کو ان کے اشعار کے جواب میں ایک قصیدہ پڑھا تھا جس میں جبل کدا سے مکہ میں داخل ہونے کا وعدہ تھا اس قصیدہ کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

الا ابلغ ابا سفیان عنا

فانت مجوف نخب هواء

اے مخاطب! ابوسفیان کو ہماری طرف سے کہدو کہ تم ایک بزدل بے ہمت اور بے اعتماد آدمی ہو۔

الا ابلغ ابا سفیان عنا

مغلغلة فقد برح الخفاء

اے مخاطب! ابوسفیان بن حارث کو میرا یہ زوردار پیغام پہنچا دو کیونکہ اب راز کھل گیا ہے۔

بان سیوفنا ترکتک عبدا

وعبد الدار سادتها الاماء

besturdubooks.wordpress.com
پیغام یہ کہ ہماری تلواروں نے تجھے غلام بنا کر چھوڑا ہے اور عبدالدار پر لونڈیاں حکمرانی کر رہی ہیں۔

هجوت محمدا فاجبت عنه

وعند الله فی ذاک الجزاء

تم نے محمد ﷺ کی ہجو کی تو میں نے اس کا جواب دیا ہے اور اس کا ثواب مجھے میرا رب دے گا۔

عدمنا خلینا ان لم تروها

تثیر النقع موعدها کداء

ہمارے گھوڑے ہلاک ہو جائیں اگر وہ غبار اڑاتے ہوئے مقام کدا سے تم پر چڑھ نہ دوڑے۔

ثکلت بنتی ان لم تروها

تثیر النقع من کنفی کداء

بلکہ میری بچیاں ہلاک ہو جائیں اگر ہمارے گھوڑے جبل کدا کے اطراف سے تم پر چڑھ نہ آئے۔

ینازعن الاعنة مصغیات

علی اکتفها الاسل الظماء

وہ گھوڑے سر جھکا کر لگاموں پر دباؤ ڈالیں گے اور ان کی پشتوں پر خون کے پیاسے نیزے ہونگے۔

تظل جیادنا متمطرات

یلطمهن بالخمر النساء

ہمارے عمدہ گھوڑے بارش میں بھیگے ہوئے آگے دوڑیں گے اور ان کو روکنے کیلئے عورتیں ان کے منہ پر دوپٹے ماریں گی۔

فاما تعرضوا عنا اعتمرنا

وکان الفتح وانکشف الغطاء

اس صورت میں یا تم ہمارے راستے سے ہٹ جاؤ گے تو ہم عمرہ کرلیں گے مکہ فتح ہو جائے گا اور ظلم کے پردے ہٹ جائیں گے۔

والا فاصبروا لجلاد یوم

یعز الله فیها من یشاء

besturdubooks.wordpress.com

ورنہ پھر گھمسان کی جنگ کا انتظار کرلو اس میں اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا عزت عطا کرے گا۔

وجبریل رسول اللہ فینا

وروح القدس لیس لہ کفاء

اور اللہ تعالیٰ کا فرشتہ جبرئیل علیہ السلام ہمارے ساتھ ہے اور جبرئیل امین کا مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا ہے۔

وقال اللہ قد ارسلت عبدا

یقول الحق ان نفع البلاء

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اپنے ایک بندے کو رسول بنا کر بھیجا ہے جو ہر وقت حق بات کرتا ہے۔

شھدت بہ فقوموا اصدقوہ

فقلتم لانقول ولانشاء

میں نے خود اس کی گواہی دی لہذا تم اٹھو اور اس کی تصدیق کرو تم نے کہا کہ ہم نہ ان کو چاہتے ہیں نہ تصدیق کرتے ہیں۔

وقال اللہ قدصیرت جندا

ھم الانصار عرضتھا اللقاء

پھر اللہ نے فرمایا میں نے انصار مدینہ کا ایک لشکر تیار کیا ہے جن کا کام ہی دشمن سے لڑنا ہے۔

لنا فی کل یوم من معد

سباب اوقتال اوھجاء

یہی وجہ ہے کہ روزانہ قریش سے ہمارا مقابلہ یا گالیوں سے ہوتا ہے یا لڑائی ہوتی ہے اور یا ہجوگوئی ہوتی ہے۔

فنحکم بالقوافی من ھجانا

ونضرب حین تختلط الدماء

پس جس نے اشعار سے ہماری مذمت کی ہم اشعار سے اس کا منہ توڑ جواب دیتے ہیں اور جب خون کی بات آتی ہے تو ہم تلوار سے کام لیتے ہیں۔

لسانی صارم لاعیب فیہ

وبحری لاتکدرہ الدلاء

besturdubooks.wordpress.com

میری زبان تیز دھار تلوار ہے جس میں کوئی عیب نہیں اور میرے اشعار کے سمندر کو ڈول وغیرہ گدلا نہیں کر سکتے۔

قارئین کرام کی معلومات کیلئے عرض ہے کہ یہاں دو لفظ ہیں ایک کدا، بروزن عصا ہے اور دوسرا کدی بروزن سمی ہے، کدا مکہ مکرمہ کے بالائی علاقوں میں ایک پہاڑ کا نام ہے جس کا ذکر حضرت حسان ﷺ نے اپنے قصیدہ مذکورہ میں کیا ہے اور دھمکی دی ہے کہ ہم اسی راستہ سے اہل مکہ پر چڑھائی کرتے ہوئے آئیں گے، اس کو اعلیٰ مکہ کے نام سے بھی احادیث میں یاد کیا گیا ہے۔

دوسرا لفظ کدی ہے یہ بھی ایک پہاڑ کا نام ہے جو اسفل مکہ اور مکہ کے تحتانی علاقہ میں واقع ہے جس سے حضور اکرم ﷺ نے حضرت خالد ﷺ کو ان کی فوجوں کے ساتھ روانہ کر دیا احادیث میں اس کا تذکرہ اسفل مکہ کے نام سے کیا گیا ہے اسی راستہ سے حضور اکرم ﷺ فتح مکہ کے بعد واپس مدینہ تشریف لے گئے تھے۔

بہر حال تنعیم سے حضور اکرم ﷺ نے حضرت زبیر ﷺ کو جھنڈا دیکر روانہ فرمایا کہ اس کو مقام حجون میں جا کر نصب کر دو یا قیس بن عبادہ ﷺ کو اس کام پر مامور کیا چنانچہ علمبردار آگے چلا گیا اور رسول اللہ ﷺ کیلئے خیمہ نصب کیا خیف بنی کنانہ ہو یا مقام حجون ہو یا شعب ابی طالب ہو یہ وہی مقام ہے جہاں کفار قریش نے بنو ہاشم سے سوشل بائیکاٹ کیلئے ظالم صحیفہ لکھ کر حلف نامے لئے تھے کہ آئندہ کسی طور پر بنو ہاشم سے لین دین اور میل جول نہیں کریں گے۔

چنانچہ حضور ﷺ نے اشارہ کر دیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ آج وہی مقام ہمارے ہاتھ میں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا مالک بنا دیا ہے خیمہ نصب کرنے کیلئے صحابہ کا ایک دستہ آگے آگیا اور حضور اکرم ﷺ براستہ ربع زاخر جبل کدا وادی محصب سے ہوتے ہوئے جنت المعلی اور مقام حجون پر پہنچے یاد رہے آج کل جبل کدا کے اس راستہ کو شارع الحج کے نام سے یاد کیا جاتا ہے آپ ﷺ سے بعض صحابہ نے پوچھا کہ آپ مکہ میں کس مکان میں ٹھریں گے حضور ﷺ نے فرمایا کہ عقیل نے مکہ میں ہمارا مکان چھوڑا کہاں ہے؟ سب کو فروخت کر کے پیسہ کھا لیا ہے پھر آپ نے پورا وقت مقام حجون کے اسی خیمہ میں گذارا یہیں سے بیت اللہ آتے جاتے رہے اور مکہ کے کسی مکان میں قیام نہیں

besturdubooks.wordpress.com

کیا حجۃ الوداع میں بھی اسی طرح کیا اس میں اشارہ تھا کہ ایک دفعہ جب میں نے مکہ سے ہجرت کی ہے تو اب کسی مکان میں قیام کر کے ہجرت کو کیوں نقصان پہنچاؤں۔

آپ ﷺ کا جنگی جھنڈا جہاں نصب کیا گیا تھا اس جگہ میں اب ایک مسجد ہے جو چھپرہ بازار کے پاس ہے اور جس کا نام ہی مسجد الرایہ ہے یعنی جھنڈے والی مسجد، اس تاریخی مسجد کی اس تاریخ کو چھپا لیا گیا ہے اور اب اکثر لوگوں کو اس کا پتہ بھی نہیں ہے اس راستے میں مسجد الفتح کے نام سے موسوم ہے مسجد رایہ کے اوپر ایک بلند و بالا کئی منزلہ مکان ہے جو حاجیوں سے کرایہ وصول کرنے کیلئے بنایا گیا ہے جس پر ہر وقت لائٹ روشن رہتی ہے اور اس پر لکھا ہے: "**دار نجد، شقق مفروشة ممتازة الایجار**. یعنی یہ دار نجد ہے اس میں کئی منزلیں ہیں اور ہر کمرہ میں قالین موجود ہے کرایہ کیلئے یہ اپنی نظیر آپ ہے۔" بندہ نے جب اس بورڈ کو دیکھا تو رونا آگیا کہ ہماری تاریخ ہماری قربانیاں ور ہمارے کارنامے سب کرایہ کے کمروں کے نذر ہو گئے، **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔

بہر حال حضور اکرم ﷺ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے اسلحہ سے لیس سر پر جنگی ٹوپی سیاہ جھنڈا لہراتے ہوئے قصواء اونٹنی پر سوار ۷ا رمضان المبارک کو دن چڑھے مکہ میں داخل ہوئے صحابہ کا جم غفیر ہالہ قمر کی طرح چاروں اطراف سے آپ کو گھیرے ہوئے تھے کہ آپ مقام حجون اپنے قبہ میں آکر تشریف فرما ہوئے۔

نکتہ: حضور اکرم ﷺ اگر چاہتے تو مر الظہران سے چند گھنٹوں میں بیت اللہ شریف داخل ہو سکتے تھے لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا بلکہ ایک طویل راستہ کو طے کر کے شہر سے باہر خیمہ نصب کر کے پھر تین دن بعد بیت اللہ تشریف لے گئے اس میں حکمت یہ بھی تھی کہ مکہ قریش کا شہر تھا جہاں سب کافر رہتے تھے وہ اگر چہ مقابلہ نہیں کر سکتے تھے لیکن شہر کے حالات اب تک مخدوش تھے لہذا اس طرح مخدوش حالت میں اندر جانا حکمت عملی اور جنگی قواعد کے خلاف تھا اس لئے حضور نے اس عظیم حکمت سے تمام طالبان مجاہدین کو ایک عملی درس دیا ہے کہ علاقوں کے فتح کرنے کے اصول و قواعد کیا ہیں اور احتیاطی تدابیر کس طرح ہیں اور اس پر کس طرح عمل کرنا چاہئے۔ (**مولف**)

ہاں یہاں یہ بات یاد رکھیں کہ تورات میں لکھا ہوا تھا کہ اے موسیٰ میں تیرے جیسے ایک عظیم الشان

besturdubooks.wordpress.com

نبی کو اٹھاؤں گا وہ فاران کی چوٹیوں سے ظاہر ہوگا۔ فاران کی چوٹیاں یہیں ہیں جس پر حضور ﷺ گزرے، بہرحال حضور اکرم ﷺ کی جب فتح مکہ کے اس مرحلہ میں مکہ مکرمہ کے مکانات پر نظر پڑی تو آپ بہت خوش ہوئے اور پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی اور شکرادا کیا اور حضرت جابر ؓ سے فرمانے لگے کہ دیکھو جابر یہ وہی جگہ ہے جہاں قریش نے بیٹھ کر ظالم صحیفہ لکھا تھا یعنی بنو ہاشم کو قید و بند میں شعب ابی طالب میں تین سال تک رکھا لیکن آج اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور جہاد مقدس کی برکت سے حرم کے اصل وارث غالب ہو کر آرہے ہیں۔ سچ ہے۔

زورِ بازو آزما شکوہ نہ کر صیاد سے
آج تک کوئی قفس ٹوٹا نہیں فریاد سے

زندگی کیفی اسی حسن عمل کا نام ہے
کفر کو نابود حق کو جاوداں کرتے چلو

فاتح اعظم مقام حجون میں

مقام حجون یعنی جنت المعلی کے پاس حضور اکرم ﷺ کا خیمہ نصب تھا جو عمدہ چمڑے کا تھا آپ نے اس میں قیام فرمایا اس وقت ام المومنین ام سلمہ اور حضرت میمونہؓ حضور ﷺ کے ساتھ تھیں حضرت کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ بھی تھیں یہاں ایک عجیب قصہ پیش آیا وہ اس طرح کے ابو طالب کی بیٹی ام ھانی جو حضور اکرم کی چچازاد بہن تھی ان کا مکان تو بیت اللہ کے قریب تھا جہاں سے حضور اکرم نے معراج کی رات سفر کیا تھا ان کا شوہر ھبیرہ تھا جو فتح مکہ کے دن اسلام سے نفرت وعداوت کی بنیاد پر مکہ سے نجران کی طرف بھاگ گیا تھا۔ ام ھانی فرماتی ہیں کہ میں اپنے مکان میں بیٹھی تھی کہ میرے گھر میں عبداللہ بن ربیعہ اور حارث بن ہاشم داخل ہوگئے یہ دونوں میرے سسرال کے آدمی تھے یعنی میرے دیور تھے ان دونوں نے میرے گھر میں داخل ہو کر پناہ اور جان بخشی کی درخواست کی، دونوں کفر پر قائم تھے، میں نے دونوں کو پناہ دیدی یہ دونوں میرے پاس ہی تھے کہ اچانک ایک شخص اسلحہ میں غرق اندر داخل ہوگیا وہ کامل سلاح شہسوار تھا میں اس کو نہیں جانتی تھی، میں نے اسے کہا حضور اکرم ﷺ کی چچازاد بہن ہوں اس نے کہا میرے قریب سے ہٹ جاؤ یہ کہہ کر اس نے چہرہ

besturdubooks.wordpress.com

سے نقاب ہٹایا تو معلوم ہوا کہ یہ حضرت علی ؓ ہیں، میں نے کہا یہ تو میرا بھائی ہے میں اسے لپٹ گئی، اس کے بعد اس نے ان دو آدمیوں کو گھور گھور کر دیکھا اور تلوار سونت لی، میں نے ان دونوں پر ایک ٹاٹ ڈال دیا اور علیؓ سے کہا کہ تم مشرکوں کو پناہ دیتی ہو اور ان کے بچانے کی کوشش بھی کرتی ہو؟ میں نے کہا خدا کی قسم پہلے مجھے مارو گے بعد میں ان کو مارو گے، یہ سن کر علیؓ بمشکل نکل گئے اور میں نے دروازہ بند کر دیا اور ان دونوں سے کہا گھبراؤ نہیں۔

ام ہانی فرماتی ہیں کہ اس کے بعد میں مقام حجون میں حضور اکرم ﷺ کے خیمہ میں چلی گئی حضور موقع پر نہیں تھے البتہ فاطمہؓ موجود تھیں میں نے کہا دیکھو میرے بھائی علیؓ نے کتنی سختی کی کہ میری پناہ میں میرے دیوروں کو قتل کرنا چاہا، ام ھانی فرماتی ہیں کہ فاطمہؓ تو علیؓ سے بھی زیادہ سخت تھیں اس نے کہا تم مشرکوں کو پناہ دیتی ہو؟ یہ گفتگو جاری تھی کہ اتنے میں حضور اکرم ﷺ اندر تشریف لائے آپ پر جنگ کا غبار تھا آپ کے جسم پر ایک ہی کپڑا تھا آپ نے فرمایا خوش آمدید مرحبا مرحبا ام ہانی! میں نے کہا کہ مجھے اپنے بھائی علیؓ سے کتنی ہی تکلیف پہنچی؟ میں نے اپنے دو آدمیوں کو پناہ دیدی اور علیؓ نے گھر میں چھلانگ لگا کر انہیں قتل کرنا چاہا حضور اکرم ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ ام ھانی نے جن کو پناہ دی ہے، ہم نے بھی ان کو پناہ دی ہے، اس کے بعد آپ ﷺ نے غسل کیا اور صلوۃ فتح کی آٹھ رکعات پڑھ لی، میں وہاں سے واپس آ گئی اور اپنے دونوں پناہ گیروں سے کہا کہ آپ کو امان مل گیا ہے اب ادھر ٹھرو یا اپنے ہاں چلے جاؤ وہ دونوں دو دن میرے پاس رہے پھر اپنے ہاں چلے گئے، وہاں کسی نے شکایت کی کہ یا رسول اللہ! حارث اور ابن ابی ربیعہ دونوں خوب رنگ و روغن لگائے کھلے میدان میں آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ان کو ہم نے امن دیدیا ہے ان کو کچھ نہ کہو۔

سیف اللہ خالد بن ولیدؓ میدان جنگ میں
فتح اعظم کا ساتواں مرحلہ

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت خالد ؓ کو لشکر جرار دیکر تنعیم سے براستہ کدی ''اسفل مکہ'' سے داخل ہونے کا حکم دیا تھا چنانچہ حضرت خالدؓ اپنی بھاری فوج کے ساتھ اس راستہ سے داخل ہونے کے لیے روانہ ہو گئے، تنعیم سے آگے جا کر کچھ فاصلہ پر ایک محلہ ہے جس کا

besturdubooks.wordpress.com

نام محلۃ الشہداء ہے یہاں شہداء کی قبریں ہیں ہوسکتا ہے کہ فتح مکہ کے شہداء کی ہوں اور ممکن ہے کہ کسی اور واقعہ کے شہداء کی قبریں ہوں، بہرحال آج کل یہ محلہ اسی نام سے موجود ہے یہاں سے ہو تا ہوا اسلام کا لشکر جرار حضرت خالدؓ کی کمان میں خندمہ کی طرف آگے بڑھا یہ مکہ کے قریب ایک مشہور پہاڑ ہے اور اسی جگہ میں حضرت خالدؓ کے مقابلے کے لیے لوگ جمع تھے اور یہیں پر فتح مکہ کا مشہور معرکہ ہوا اس کی تفصیل اس طرح ہے۔

مقام خندمہ میں شدید جنگ

فتح مکہ کے دن لشکر اسلام میں مہاجرین کا جنگی شعار یا بنی عبدالرحمٰن تھا، انصار میں خزرج کا شعار یا بنی عبداللہ تھا اور قبیلہ اوس کا شعار یا بنی عبیداللہ تھا۔

حضرت خالدؓ کے ساتھ قبیلہ اسلم، بنوسلیم، مزینہ، جھینہ اور قبیلہ غفار کے شہسواران اسلام موجود تھے اہل مکہ اور کفار قریش کو جب معلوم ہوا کہ لشکر اسلام سر پر آپہنچا ہے تو مکہ کے تین سرداروں نے قسمیں کھائیں کہ ہم بزور شمشیر کبھی بھی مسلمانوں کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے ماریں گے مر جائیں گے، بتوں کو بچائیں گے، مکہ کے سرداروں میں مشہور عکرمہ بن ابی جھل تھے دوسرا سہیل بن عمرو تھے اور تیسرا صفوان بن امیہ تھا ان تینوں نے بکر، ھذیل، اور دیگر قبائل کے لوگوں کو جنگ کے لئے جمع کرا دیا اور قریش کے اوباش قسم کے لوگوں کو لشکر اسلام کے مقابلے کے لئے تیار کیا اور خندمہ مقام میں اکھٹے ہو کر پوزیشن سنبھالی سب کے سب اسلحہ سے لیس تھے اور ہر قسم جنگی تیاری کو مکمل کر چکے تھے اور سب کی زبان پر تھا ماریں گے یا مر جائیں گے، بتوں کو بچائیں گے۔

شرارت نہ کر حماس جی!!

اہل تاریخ نے یہاں ایک شخص حماس بن قیس کا ایک قصہ بھی نقل کیا ہے جو لشکر اسلام کے مقابلے میں ڈینگیں مار رہا تھا اور پھر دم دبا کر بھاگ گیا، قصہ یہ ہوا کہ حماس بن قیس نے جب یہ سنا کہ سرور کونین ﷺ لشکر جرار کے ساتھ مکہ میں داخل ہونے والے ہیں تو اس نے اپنا پرانا اسلحہ درست کرنا شروع کر دیا، زرہ کی کڑیاں جوڑ رہا ہے اور تلوار، چھری اور برچھیاں سوہان پر رگڑ رگڑ کر تیز کر رہا ہے

besturdubooks.wordpress.com

خود کو سر پر رکھ آزمار ہا ہے، بیوی نے اس کو دیکھ لیا تو دونوں کی اس طرح گفتگو ہوئی:

بیوی: حماس جی! یہ کیا کر رہے ہو کس سے لڑنے کی تیاری ہے؟

حماس: حماس نے بڑے جوش سے کہا اسلحہ درست کر رہا ہوں اس سے میں محمد اور اس کی فوج کو ماروں گا انہیں قتل کروں گا اور بعض کو قیدی بنا کر خادم بناؤں گا، جی بیوی جی! ایک خادم تجھے بھی دیدوں گا کیونکہ تجھے خادم کی بہت ضرورت ہے۔

بیوی: حماس کی بیوی نے کہا حماس جی مغفل نہ بنو، محمد اور ان کے ساتھیوں سے نہ لڑو، شرارت نہ کر حماس جی! خدا کی قسم جب تم محمد اور ان کے ساتھیوں کو دیکھو گے تو یہ اسلحہ سب غائب ہو جائے گا۔

حماس: حماس صاحب نے کہا چلو تم عنقریب دیکھ لوگی کہ کیا ہوگا، پھر اس نے کہا:

هٰذَا سَلَاحٌ كَامِلٌ وَأَلَّهْ
وَذُوْا غِرَارَيْنِ سَرِيْعُ السَّلَّةَ

یعنی یہ کامل اسلحہ اور سامان جنگ ہے دودھاری تیز اور جلدی نکلنے والی تلوار ہے۔

جب خندمہ کا معرکہ گرم ہوا اور حضرت خالد بن ولیدؓ نے غضبناک شیر کی طرح گرجدار آواز سے کفار کو دھاڑ کر للکارا تو بڑے بڑے بہادروں کے اوسان خطا ہو گئے اور حماس صاحب نے راہ فرار اختیار کی، دم دبا کر بھاگتے بھاگتے اپنے گھر پہنچ گئے اور بدحوسی کے عالم میں دروازہ کھٹکھٹانا شروع کر دیا۔

بیوی: کون؟ کون؟ کون؟ جو اس طرح بدحواسی میں دروازہ مار مار کر توڑ رہا ہے۔

حماس: کھول؟ کھول؟ کھول؟ میں حماس ہوں میری جان نکلی جا رہی ہے دہشت زدہ ہوں خطرہ ہے۔

بیوی: میرے ساتھ جو خادم کا وعدہ کیا تھا وہ خادم کہاں ہے؟ میں تو آج پورا دن خادم کے انتظار میں بیٹھی تھی۔

حماس: یہ باتیں چھوڑ دو! دروازہ بند کر دو جس نے بھی اپنا دروازہ بند رکھا وہ امن میں ہوگا ورنہ نہیں۔

بیوی: میں نے تجھے نہیں کہا تھا کہ تم محمد اور ان کے ساتھیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے، ان سے مت لڑو اب کیسے بھاگے؟

حماس نے اب چند اشعار چسپاں کر کے اپنا عذر بیان کیا اور بھاگنے کو کارنامہ قرار دیا اور بیوی کو چپ

besturdubooks.wordpress.com

رہنے کی سخت تاکید کی اشعار اور اس کا ترجمہ حاضر خدمت ہے۔

انک لو شهدت يوم الخندمه

اذفر صفوان وفر عكر مه

ترجمہ: اے بیوی اگر خندمہ کی جنگ میں تم موجود ہوتی جبکہ صفوان اور عکرمہ بھاگ کھڑے ہوئے۔

وابوزيد كالعجوز المو تمة

واستقبلتهم السيو ف المسلمه

ترجمہ: اور ابوزید یعنی سہیل بن عمرو بوڑھی بیوہ عورت کی طرح کھڑا تھا اور مسلمانوں کی تلوریں سامنے سے چمک کر آ رہی تھیں۔

يقطع كل سا عد و جمجمه

ضربا فلا يسمع الا غمغمه

ترجمہ: جو بازوں اور کھوپڑیوں کو کاٹ رہی تھیں اور ساتھ ساتھ بہادروں کی دھاڑنے کی آوازیں تھیں۔

وضر بونا با لسيو ف المسله

لهم زئير خلفنا وغمغمة

لم تنطقى فى اللوم ادنى كلمة

ترجمہ: اسلامی تلواروں سے انہوں نے ہمیں خوب مارا ہمارے پیچھے وہ ایسے گرج رہے تھے جیسا شیر گرجتا ہے، یہ منظر اگر تم دیکھ لیتی تو مجھے ملامت کرنے میں ایک جملہ بھی نہ کہتی۔

یہ تھا حماس جی کا قصہ جو کچھ دیر پہلے کس طرح ڈینگیں مار رہا تھا اور اب کیسے بھاگ رہا ہے۔ سچ ہے۔

خَلَقَ اللّٰهُ لِلْحُرُوْبِ رِجَالاً

وَرِجَالاً لِقَصْعَةٍ وَّثَرِيْدٍ

اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کو جہاد کیلئے پیدا کیا ہے اور بعض کو قورمے اور ثرید کھانے کیلئے پیدا کیا ہے۔

مِنْ عَهْدِ عَادٍ كَانَ مَعْرُوْفًا لَنَا

اِسْرُ الْمُلُوْكِ وَقَتْلُهَا وَقِتَالُهَا

besturdubooks.wordpress.com

بادشاہوں سے لڑنا اور انہیں قید و قتل کرنا قدیم زمانہ سے ہمارے جانے پہچانے کارنامے ہیں۔

سکھا یا ہے ہمیں اے دوست طیبہ کے والی نے
کہ بوجہلوں سے ٹکرا کر ابھرنا عین ایمان ہے
جہاں باطل مقابل ہو وہاں نوک سنان سے بھی
برائے دین اسلام رقص کرنا عین ایمان ہے

بڑے بڑے سردار میدان سے کیسے کیسے بھاگے؟

قریش کے جو سردار مقام خندمہ میں مسلح ہو کر اکھٹے ہو چکے تھے اور قسمیں کھائی تھیں کہ ماریں گے یا مرجائیں گے لیکن بتوں کو بچائیں گے۔ ابو جہل کا بیٹا الگ اپنی بہادری پر ناز کر رہا تھا سہیل بن عمرو اپنی بہادری اور تدبیر اور ہوشیاری پر مغرور تھا، صفوان بن امیہ اپنی شجاعت اور تجربہ کاری اور آزمودہ کار ہونے پر فخر کر رہا تھا، ابن خطل مکہ سے اسلحہ میں غرق ہو کر خندمہ کی طرف دوڑ دوڑ کر آیا ایک عمدہ گھوڑے پر سوار تھا، سانپ کی طرح لمبا عمدہ نیزہ ہاتھ میں ہلا رہا تھا راستے میں کچھ عورتوں نے گھوڑوں کو روکنے کی کوشش کی تو ابن خطل نے ان کی پٹائی کر کے کہا کہ خدا کی قسم! مسلمان مکہ میں داخل نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ تلواروں کے ایسے گہرے کھلے زخم ان میں نہ آئیں جیسا کہ مشکیزہ کا منہ ہوتا ہے۔

جب ابن خطل خندمہ پہنچ گیا اور اس نے لشکر اسلام کو دیکھا کہ شہسوار ہیں، گھوڑے ہیں، تلواریں ہیں، نیزے ہیں، ایمان بھرا لشکر سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مار رہا تھا چمکدار تلواریں ٹکرا رہی تھیں اور نیزے سانپوں کی طرح حرکت کر رہے تھے کفر مغلوب ہو رہا تھا اور ایمان غالب آ رہا تھا، ابن خطل نے یہ منظر دیکھا تو اس پر ایسا رعب چھا گیا کہ جسم پر کپکپی طاری ہو گئی اور وہیں سے بھاگنے لگا بھاگتے بھاگتے کعبہ تک آ گیا اور بیت اللہ کے پردوں میں لپٹ کر چھپ گیا کہ جان بچ جائے۔

عکرمہ اور صفوان اور سہیل بن عمرو نے بھی مقابلہ کی کوشش کی لیکن جب سیف اللہ خالدؓ مرد مومن، مرد مجاہد اور مرد بہادر نے چیخ ماردی اور ان کو للکار کر حملہ کر دیا تو یہ لوگ ریت کا ٹیلہ ثابت ہو گئے اور سوائے بھاگنے کی کوئی صورت سمجھ میں نہ آئی، عکرمہ تو بھاگتے بھاگتے کوفہ کے قریب پہنچ گیا اور سہیل وصفوان نے بھاگ کر مکہ میں اپنے گھروں میں پناہ لی، کیونکہ ابوسفیان اب بھی امن کا اعلان کر رہا تھا

besturdubooks.wordpress.com

کہ اے قریش! اپنے آپ کو تباہ نہ کرو میرے گھر میں آؤ یا اپنے گھروں میں پناہ لو بچ جاؤ گے۔ سرداروں کے بھاگنے سے عوام الناس بھی بھاگے، قبیلہ ھذیل اور بنو بکر کے لوگ ایسے بھاگے کہ مڑ کر دیکھا بھی نہیں، اس بدترین بھگدڑ میں مسلمانوں نے ان کا پیچھا کیا اور حزورہ مقام پر ان کے کافی لوگوں کو مارا وہ لوگ اسلحہ پھینک کر ہر طرف بھاگنے لگ گئے کچھ تو پہاڑوں پر چڑھ گئے اور کچھ گھروں میں چھپ گئے اسلحہ سے گلیاں بھری پڑی تھیں جو شکست خوردہ کفار نے پھینکا تھا۔

مسلمانوں نے اس تمام اسلحہ کو اکھٹا کیا اور سیف اللہ خالدؓ خندمہ سے آگے حارۃ الباب کی طرف بڑھنے لگے اس معرکہ میں کفار کے ۲۴ آدمی مارے گئے، بیس بنو بکر کے تھے اور چار ہذیل سے کٹ گئے تھے، اور ایک روایت میں علامہ واقدی نے ۷۰ کافروں کے مارنے کا لکھا ہے بہر حال اسلام غالب آگیا اور کفر نے جان توڑ دی۔ کوئی سردار مرا پڑا ہے اور کوئی اپنے گھر میں محبوس ہے اور لشکر اسلام اپنے آب و تاب کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے کیونکہ

زندگی کیفی اسی حسن عمل کا نام ہے
کفر کو نابود حق کو جاوداں کرتے چلو

زور بازو آزما شکوہ نہ کر صیاد سے
آج تک کوئی قفس ٹوٹا نہیں فریاد سے

لِلضَّرْبِ وَالْحَرْبِ اَقْوَامٌ لَهَا خُلِقُوْا
وَلِلدَّوَاوِيْنَ حُسَّابٌ وَكُتَّابٌ

لَنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِنْ مَعَدٍ
سِبَابٌ اَوْ قِتَالٌ اَوْ هِجَاءٌ

یعنی ہمارا قریش سے روزانہ قتل و قتال گالیوں اور مذمتوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے تلواروں کی چمک دیکھی

حضور اکرم ﷺ نے دیکھا کہ میدان میں لڑائی ہو رہی ہے اور طرفین کی تلواریں چمک رہی ہیں تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ کیا میں نے یہ حکم نہیں دیا تھا کہ جو لوگ لڑنے نہیں آتے ان

besturdubooks.wordpress.com

سے مت لڑو اور جو لڑنے کے لئے سامنے آجاتے ہیں ان کو کاٹ کر صفا پہاڑی پر آ کر مجھ سے ملو، ایک صحابی نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ ﷺ خالد بن ولیدؓ نے لڑائی میں پہل نہیں کی بلکہ پہلے کفار نے میدان میں آ کر لڑائی شروع کی پھر خالدؓ نے جوابی کاروائی کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو فیصلہ اللہ نے کیا اسی میں خیر ہے جو کچھ ہو گیا سو ہو گیا۔

البدایہ والنہایہ میں علامہ ابن کثیر نے یہاں ایک عجیب بات نقل کی ہے لکھتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طرف روانہ کیا اور فرمایا کہ جا کر خالد سے کہدو کہ جنگ سے ہاتھ کھینچ لو، یہ شخص حضرت خالدؓ کے پاس جا کر کہنے لگے: "ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقتل من قدرت علیہ." یعنی جس پر قابو پالو اسے قتل کر دو، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اس فرمان کے بعد کفار کا قتل شروع کر دیا یہاں تک کہ کافروں کے ستر آدمی مارے گئے حضور اکرم ﷺ کو جب معلوم ہوا تو خالد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور پوچھا کیا میں نے تجھے لڑنے سے منع نہیں کیا تھا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کے قاصد نے مجھے پیغام دیا تھا کہ جس پر میں قدرت پالوں اسے قتل کر دوں، حضور اکرم ﷺ نے اس شخص کو بلا کر پوچھا کہ میں نے تجھے کیا کہا تھا؟ اس شخص نے جواب دیا کہ ایک کام آپ نے چاہا اور ایک اللہ نے چاہا جو اللہ نے چاہا وہی ہو گیا میں نے بڑی کوشش کی مگر میری زبان سے خود بخود بے اختیار وہی جملے جاری ہوئے، جو خالدؓ نے سنے اور پھر کاروائی کی، حضور اکرم ﷺ یہ سن کر خاموش ہو گئے۔

سیف اللہ خالد رضی اللہ عنہ مکہ کی طرف بڑھ رہے ہیں

جب لشکر اسلام سیف اللہ خالد رضی اللہ عنہ کی کمان میں خندمہ سے حارۃ الباب کی طرف بڑھنے لگا تو آپ کے دو ساتھی اسلامی فوج سے الگ ہو کر کسی اور راستے پر چل پڑے جن کو کفار نے تنہا پا کر شہید کر دیا فتح مکہ کے اس معرکہ میں صرف یہی دو صحابی شہید ہو گئے ہیں جن میں ایک کا نام کرز بن جابر رضی اللہ عنہ اور دوسرے کا نام خنیس تھا حضرت خالدؓ جب آگے بڑھ رہے تھے تو آپ کی زبان پر رجز کے چند اشعار بھی تھے، دو شعر یہ ہیں۔

اذا ما رسول اللہ فینا رئیتنا

کلجۃ بحر نال فیھا سریرھا

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ: جب حضور اکرم ﷺ ہمارے درمیان ہوتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ سمندر کی موجوں میں تخت شاہی سجا ہوا ہے۔

اذا ما ارتدینا الفار سیۃفو قھا

ردینیۃ یھدی الا صم خر یر ھا

ترجمہ: جب ہم فارسی نیزوں پر یمنی نیزے سجاتے ہیں تو اس کی جھنکار بہرے کو بھی راہ راست پر لاتی ہے۔ یعنی تلواروں کی ایسی جھنکار ہوتی ہے کہ بالکل بہرہ آدمی بھی آواز سن کر سیدھے راستے پر چل پڑنے لگتا ہے۔

بہرحال اسلام کا یہ عظیم لشکر حارۃ الباب سے ہوتا ہوا اس مقام پر پہنچا جہاں آج کل ایک مسجد موجود ہے حضرت خالدؓ نے اپنا جنگی جھنڈا یہیں پر نصب کیا تھا اور اسی وجہ سے وہاں پر تاریخی مسجد قائم ہے۔ یاد رہے آج کل اس سڑک کا نام شارع خالد بن ولیدؓ ہے اور مسجد کا نام بھی مسجد خالد بن ولیدؓ ہے، بیت اللہ سے جب آدمی شمال مغرب کی طرف باب عمرہ سے نکلتا ہے تو آگے مدرسہ صولیتہ کی طرف ایک سڑک جاتی ہے جو آج کل ایک گنجان بازار ہے اسی سڑک پر مسجد خالد بن ولیدؓ موجود ہے اور یہیں سے حضرت خالدؓ کا لشکر بیت اللہ میں داخل ہوا تھا میں نے اس مسجد کو دیکھا تو اس کا نام مسجد خالد بن ولیدؓ لکھا تھا، اس کی پرانی تعمیر کے بعد جدید تعمیر کی تاریخ ۱۴۰۳ھ لکھا ہے۔

بہرحال اسلام کے شاہینوں نے زاغان کفر کو گلشن اسلام سے بھگا دیا اور وہاں پر غلبہ اسلام اور ایمان کے جھنڈے نصب کئے جس سے ہر امتی اور ہر مسلمان کو یہ سبق ملتا ہے۔

یا أمتی وجب الجھا د فشمری

فا لمو ت فی سا ح البطولۃ اروع

ترجمہ: اے امت مسلمہ! جہاد فرض ہو چکا ہے اس کے لئے کمر کس لو کیونکہ بہادری کے میدان موت بہت اچھی ہوتی ہے۔

و اذاأرادت امۃ نیـل الـعـلا

ضحـت ولـو اکبـا دھـا تتقطع

besturdubooks.wordpress.com
ترجمہ: جب کوئی امت بلند مقام حاصل کرنا چاہتی ہے تو وہ قربانی دیتی ہے اگر چہ اس میں اس کا جگر پارہ ہو جائے۔

قف دون رایک فی الحیا ۃ مجا ھدا

ان الــحــیــاۃ عــقــیــلۃ و جــهــاد

ترجمہ: اپنے خیالات چھوڑ کر مجاہدانہ زندگی اختیار کر دو، کیونکہ اصل زندگی تو صحیح عقیدہ اور جہاد ہے۔

حضرت خالد بن ولیدؓ کے اس فاتحانہ داخلہ اور حضور اکرم ﷺ کا جنگ حنین میں عظیم کارنامہ کی طرف اس وقت کا ایک شاعر اس طرح اشارہ کرتا ہے۔

شَهِـدُ نَ مَـعَ النَّبِيِّ مُسَوَّ مَـا تِ

حُـنَيْـنًـــا وَهِــيَ دَامِيَةُ الْحَـوَامِـيْ

ترجمہ: ہمارے نشان مند گھوڑے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنگ حنین میں اس طرح حاضر ہوئے کہ اس کے سامنے والے حصے خون اعداء سے رنگین تھے۔

وَوَ قْعَةَ خَـالِـدٍ شَهِـد ت وحكـت

سَـنَـابِـكَهَـا عَـلَـى الْبَلَدِ الْحَـرَام

ترجمہ: اور واقعہ حرم میں بھی خالدؓ کے ساتھ حاضر ہو کر سر زمین حرم پر خوب دوڑ لگائی۔

نــعــرض لــلــسیــوف اذالتقینــا

وجــوهــا لا تــعــرض لــلــطــام

ترجمہ: ہم بوقت مقابلہ چہروں کو تلواروں کے سامنے تو رکھ دیتے ہیں لیکن کسی کو تھپڑ مارنے کے لئے پیش نہیں کرتے۔

فاتحِ اعظم ﷺ مسجد حرام میں داخل ہو رہے ہیں

فتح اعظم کا آٹھواں مرحلہ

جب مکہ مکرمہ مکمل طور پر فتح ہو گیا، بھاگنے والے بھاگ گئے اور معافی کے انتظار میں بیٹھنے والے گھروں میں بیٹھ گئے، مکہ مکرمہ میں ہر مفسد اور ظالم کی گردن جھکالی گئی، شورش برپا کرنے والے نیست و نابود ہو گئے، حق غالب آ گیا اور باطل نے سسک سسک کر جان توڑ دی، امن و امان بحال ہو گیا اور ظلم

besturdubooks.wordpress.com

وبربریت کا خاتمہ ہوگیا، تو جیش الانبیاء والمرسلین نبی الرحمۃ اور رسول الملاحم ﷺ نے ''قصوا'' ناقہ منگوالیا چنانچہ ناقہ رسول ﷺ حاضر کرلی گئی اور سواری کے لئے مناسب انتظام ہوگیا، نبی السیف المشہر اور صاحب الجمل الاحمر ﷺ نے پہلے غسل فرمایا پھر اسلحہ زیب تن فرمایا، عمدہ زرہ پہن لی، سر پر لوہے کی ٹوپی رکھ لی، ہاتھ میں نیزہ لیا، بدن مبارک پر تلوار مزین کیا، صلوۃ الفتح کی آٹھ رکعات نفل نماز ادا کی، لوہے کی ٹوپی یعنی خود کے اوپر سیاہ عمامہ باندھ لیا جس کا بارعب لمبا شملہ کندھوں کے درمیان آویزاں تھا اور آپ قصوا اونٹنی پر سوار ہوئے، محمدی کھچار کے بہادر شیر مکہ مکرمہ کے اطراف میں برق رفتار جنگی گھوڑوں پر بجلی کی طرح ادھر ادھر حفاظتی دوڑ لگا رہے تھے، خندمہ سے لے کر مقام حجون تک یہ چاق وچوبند دستے گھوڑے دوڑاتے اور غبار اڑاتے ایسے آجا رہے تھے کہ ہر دیکھنے والا حیرت زدہ اور ہشت زدہ ہو رہا تھا، ابوسفیان نے کہا کسی میں ہمت ہے کہ ان کا مقابلہ کر سکے؟ گویا سرزمین مکہ پر اسلامی فوج نے سردار اولین وآخرین شاہ دوجہاں کے استقبال میں گارڈ آف آنر پیش کیا، حضور ﷺ مسجد الرایہ سے اس راستہ پر آئے جہاں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تھی، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں آپ سے محو گفتگو تھے کہ اتنے میں سامنے سے کچھ ایسی عورتیں دکھائی دیں جو اپنے دوپٹوں سے گھوڑوں کے مونہوں کو مار رہی تھیں، حضور اکرم ﷺ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور پھر مسکرا کر فرمایا کہ بتاؤ! وہ حسان نے کیا شعر کہا تھا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حسان کا یہ شعر پڑھ کر سنا دیا۔

تظل جیادنا متمطرات

یلطمھن بالخمر النساء

ترجمہ: ہمارے گھوڑے اہل مکہ پر ایسے چڑھ دوڑیں گے کہ عورتیں دوپٹوں سے مار کر روکنے کی کوشش کریں گے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ کا مہار حضرت محمد بن مسلمہ اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے آگے آگے جا رہے تھے اور کچھ جانثار عبداللہ بن رواحہ کے یہ اشعار بلند آواز سے گا رہے تھے تا کہ حضور اکرم ﷺ کے لئے راستہ صاف ہو جائے۔

خلوا بنی الکفار عن سبیلہ

خلو افکل الخیر فی رسولہ

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ: او کافرزادو! حضور اکرم ﷺ کے راستے سے ہٹ جاؤ راستہ خالی کردو کیونکہ ساری بھلائی اللہ کے رسول میں ہے۔

قد نزل الرحمٰن فی تنزیله

بان خیر القتل فی سبیله

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ حکم اتارا ہے کہ بہترین موت اللہ کے راستے جہاد میں ہے۔

نحن قتلناکم علی تاویله

کما ضربناکم علی تنزیله

ترجمہ: ہم نے تم کو قرآن کے حکم کے مطابق قتل کیا ہے جیسا کہ قرآنی حکم کے مطابق تم پر تلوار چلائی۔

ضربا یزیل الهام عن مقیله

ویذهل الخلیل عن خلیله

ترجمہ: تلواروں سے تم کو ایسا مارا کہ کھوپڑیاں تن سے جدا کردیں اور ہر دوست کو اپنے دوست سے غافل بنادیا۔

بہر حال ہزاروں جانثاروں کے جلو میں فاتح اعظم آفتاب عالم ابوجہل کے مکان سے ہوتے ہوئے کوہ صفا و مروہ کے درمیان مسجد حرام کے باب السلام سے بیت اللہ میں داخل ہوئے، آپ تواضعاً اپنی سواری کے پالان پر سر رکھ کر سجدہ کے انداز میں داخل ہوئے گویا آپ اشارہ فرما رہے تھے کہ میرے مولا! میں تیرے گھر میں عاجزی کے ساتھ آرہا ہوں، اس کے برعکس بنی اسرائیل کو جب بیت المقدس میں داخل ہونے کے وقت سجدہ ریز ہوکر اندر جانے کا کہا گیا تو انہوں نے بجائے سجدہ کے سرین کے بل پیر آگے پھیلا کر گھسنا شروع کردیا وہاں بغاوت ہے یہاں اطاعت ہے وہاں نسبتاً کم فتح پر تکبیر ہے اور یہاں عظیم فتح پر شکر ہی شکر ہے۔ ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔

حضور اکرم ﷺ کی زبان مبارک پر قرآن عظیم کی یہ آیت جاری تھی اور نہایت عظمت اور وقار سے داخل ہورہے تھے:

”رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ

besturdubooks.wordpress.com

لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا ـ،،(بنی اسرائیل)

اے میرے رب مجھے خوبی کے ساتھ داخل فرما اور خوبی کے ساتھ نکال دے اور مجھے اپنی طرف سے غلبہ دے جس کے ساتھ نصرت ہو، یہ آیت بھی آپ کی زبان پر جاری تھی: ''لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰه آمِنِيْنَ ..الآية،، (سورۃ فتح)

بیشک اللہ نے اپنے رسول کا خواب سچا کر دکھایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو تم امن کے ساتھ مسجد حرام میں ضرور داخل ہو گے۔ آج کل مسجد حرام میں ایک بڑا گیٹ ہے جس کا نام باب الفتح ہے عام لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ فتح مکہ کے دن اس دروازہ سے داخل ہوئے تھے لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ باب السلام سے داخل ہوئے تھے۔

مجھے حرم شریف کے بڑے انجینئر محترم ومکرم الحاج مولانا عبدالمنان صاحب نے حرم شریف میں تراویح کے بعد بڑی شفقت کے ساتھ وہ جگہ دکھائی جہاں پر ترکوں نے اپنی قدیم عمارت میں اس فاتحانہ داخلہ کی طرف اشارہ کر کے نشانات دیئے ہیں۔

باب السلام سے داخل ہوتے ہی سامنے ترکی عمارت میں ایک خاص انداز کے ستون ہیں جس پر لکھائی موجود ہے یہاں ایک بڑا گیٹ ہے اس کے بالائی حصہ پر ایک بڑا سبز تختہ لگا ہوا ہے جس پر رب ادخلنی. والی آیت اور لقد صدق اللہ. والی دونوں آیتیں لکھی ہوئی ہیں محترم انجینئر مولانا عبدالمنان صاحب فرمانے لگے کہ ترکی تعمیر میں تعمیر کے ساتھ ساتھ تعبیر بھی ہے چنانچہ یہ خاص گیٹ اور خاص لکھائی اور خاص آیتیں فتح مکہ کے اس تاریخی دن کو یاد رکھنے کے لئے لکھی گئی۔

فجزاهم الله خير الجزاء.

بہر حال بعض روایات میں ہے کہ حضرت علیؓ نے حضور اکرم ﷺ سے پہلے اسلامی جھنڈا لے جا کر حجر اسود کے پاس لہرا دیا تھا، پھر حضور اکرم ناقہ پر سوار سر پر خود اور اس کے اوپر سیاہ عمامہ اور ہاتھ میں نیزہ لئے ہوئے حجر اسود کے پاس آئے حجر اسود کو بوسہ دیا اور ایک زوردار نعرۂ تکبیر بلند کیا جس کے جواب میں صحابہ کرام ﷺ نے ایسی زوردار تکبیریں بلند کیں کہ اللہ اکبر کی صداؤں سے بیت اللہ گونج اٹھا اور جوش وجذبے۔ اور خوشی کے یہ نعرے اتنے دیر تک جاری تھے کہ خود حضور اکرم ﷺ نے ہاتھ سے اشا

besturdubooks.wordpress.com

رہ فرما کر صحابہ کو خاموش فرمایا: چنانچہ علامہ واقدیؒ اپنے مغازی میں یہ شاندار الفاظ نقل کرتے ہیں۔

تقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم على راحلته فاستلم الركن بمحجنه وكبر، فكبر المسلمون لتكبيره فرجعوا التكبير حتى ارتجت مكة تكبيرا، حتى جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يشير اليهم اسكتوا والمشركون فوق الجبال ينظرون۔ (مغازی ج۲ص ۸۳۱)

یعنی حضور اکرم ﷺ اپنی سواری پر آگے بڑھے اور اپنی لاٹھی سے حجر اسود کو بوسہ دیا اور اللہ اکبر کا نعرہ لگایا، حضور اکرم ﷺ کی تکبیر کی وجہ سے صحابہ کرام ؓ نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور مسلسل اللہ اکبر کے نعروں سے لرز اٹھا یعنی گونج اٹھا حتی کہ حضور اکرم ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے سب کو خاموش کر دیا اور کفار قریش اوپر پہاڑوں سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔

حق آگیا باطل بھاگ گیا

بیت اللہ کے ارد گرد اس وقت ۳۶۰ بت نصب تھے جو پیتل اور تانبے کے ساتھ مضبوط کر کے زمین سے چپکا کر گڑ لئے گئے تھے بیت اللہ کے بالکل سامنے ان بتوں کا سب سے بڑا بت ھبل نصب تھا، اساف اور نائلہ صفا مروہ کے درمیان نمایاں طور پر رکھے گئے تھے، حضور اکرم ﷺ ناقہ پر سوار طواف فرما رہے تھے جب آپ کا گذر کسی بت پر ہوتا تو آپ اپنی لاٹھی یا نیزہ سے اس بت کی طرف اشارہ کرتے اور زبان مبارک سے فرماتے: ”جاء الحق وزهق الباطل“، یعنی حق آگیا اور باطل سسک سسک کر مر گیا اور مٹ گیا، اس سے معجزاتی طور پر وہ بت خود بخود گر جاتا تھا اگر سامنے سے آپ اشارہ فرماتے تو بت پیٹھ کے بل گر جاتا اور اگر پیٹھ کی طرف سے اشارہ فرماتے تو بت منہ کے بل سرنگوں ہو کر گر جاتا تھا اسی طرح صحابہ کرام ؓ نے گھوم گھوم کر مسجد حرام اور بیت اللہ کے آس پاس تمام بتوں کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔ صحابہ نے جب بیت اللہ پر نصب سب سے بڑے بت ھبل کو توڑ دیا اس وقت ابوسفیان بن حرب کھڑا تھا اور اس منظر کو دیکھ رہا تھا حضرت زبیر بن عوام ؓ نے بطور طنز کہا اے ابوسفیان! آپ کا چہیتا ہبل توڑ دیا گیا، احد کے دن تو آپ بہت خوش تھے کہ ہبل نے ہماری مدد کی، ابوسفیان نے کہا کہ اے ابن عوام! یہ باتیں چھوڑ دو اب میرا عقیدہ بن گیا کہ اگر محمد ﷺ کے رب کے ساتھ کوئی اور مشکل

besturdubooks.wordpress.com

کشا ہوتا تو آج جو کچھ ہو رہا ہے ایسا کبھی بھی نہ ہوتا۔ حضور اکرم ﷺ نے عام حکم دیا کہ جہاں جہاں کوئی تصویر ہو اس کو ہٹا دو اور مٹا دیں، حضور اکرم ﷺ نے اس کام پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیت اللہ سے باہر کی تمام تصویریں مٹا کر باہر پھینک دیں خانہ کعبہ میں حضرت مریم کی تصویر تھی، اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تصویر تھی جس کے ہاتھ میں قمار کے تیر تھما دیئے گئے تھے، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو تباہ کردے، انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جوا کھیلتے دکھایا ہے، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے پانی منگوالیا اور پھر حکم دیا کہ یہ پانی ان تصاویر پر ڈالو اور اس کو مٹا دو، چنانچہ ہم کپڑے کو پانی میں بھگو کر تصویروں پر ملتے اور تصاویر کو مٹاتے جاتے، جب کعبہ بتوں کی نجاست سے پاک ہوا اور ابراہیم علیہ السلام کے نامور سپوت انبیاء کرام علیہ السلام کے سردار نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے ہوئے حکم (أن طهر ابيتي للطا ئفين و العا كفين. کہ بیت اللہ کو مقامی اور بیرونی انسانوں کے لئے ہر قسم نجاست سے پاک کردو) کو پورا فرمایا تو اس کے بعد آپ ﷺ نے کعبہ شریف میں داخل ہو کر دو رکعت نفل ادا کی حضرت اسامہ بن زید حضرت بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے کچھ دیر کے لئے آپ نے اندر سے کعبہ کا دروازہ بند رکھا اور پھر باہر تشریف لائے اور آپ کی زبان پر جاری تھا کہ حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل تو مٹنے ہی کے لئے ہوتا ہے، بہر حال بیت اللہ کی یہ صفائی اور حضور اکرم ﷺ کا یہ داخلہ فتح مکہ کے تین دن بعد ۲۰ رمضان کو ہوا تھا۔

بیت اللہ کی چابیاں

بعض روایات میں اس طرح مذکور ہے کہ بیت اللہ کی چابیاں جس شخص کے پاس تھیں اس کا نام عثمان بن طلحہ تھا اور وہ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہو چکا تھا اور اس نے چابیاں اس وقت حضور اکرم ﷺ کے حوالہ کردی جب لشکر اسلام بیت اللہ کے قریب پہنچ گیا پھر عثمان اور اسامہ بن زیدؓ اور حضور اکرم ﷺ ایک ساتھ بیت اللہ میں داخل ہوئے جبکہ بیت اللہ کی تصاویر پہلے ہٹا دی گئیں تھیں جیسا کہ میں نے اس سے پہلے ذکر کیا ہے لیکن علامہ واقدیؒ نے اپنے مغازی میں ایک دلچسپ واقعہ لکھا ہے وہ ملاحظہ فرمائیں، حضور اکرم ﷺ جب ضروری اصلاحات سے فارغ ہو گئے تو آپ مسجد حرام کے ایک

besturdubooks.wordpress.com

کنارے میں جا کر بیٹھ گئے صحابہ کرام ﷺ آپ کے ارد گرد بیٹھے تھے کہ آپ نے بلال ؓ کو عثمان بن طلحہ ؓ چابی بردار کی طرف روانہ فرمایا کہ جا کر ان سے کعبہ کی چابیاں لے کر آؤ، حضرت بلال ؓ نے جا کر عثمان ؓ سے کہا کہ حضور اکرم ﷺ چابیاں طلب فرما رہے ہیں، عثمان ؓ نے کہا میں ابھی لا کر دیتا ہوں یہ کہہ کر عثمان ؓ اپنی والدہ کے پاس گئے اور بلال ؓ واپس حضور کے پاس آ گئے اور کہا کہ وہ چابیاں لا رہا ہے عثمان بن طلحہ ؓ نے اپنی والدہ سے چابیاں طلب کی کہ حضور اکرم ﷺ قاصد آیا تھا وہ چابیاں مانگ رہے ہیں، عثمان ؓ کی والدہ نے کہا، خدا کی پناہ کہ میری قوم کی عزت اور شرف تیرے ہاتھ سے ضائع ہو کر دوسرے کے پاس چلا جائے، عثمان ؓ نے کہا اگر آپ مجھے نہیں دوگی تو کوئی اور آ کر تجھ سے چھین لے گا مگر اس کی ماں نے اپنے ازار بند کے جیب کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہاں ٹٹول کر مجھ سے کون لے سکتا ہے؟ یہ گفتگو جاری تھی کہ باہر سے ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی آواز آئی اور عمر فاروق ؓ کی آواز بلند ہو رہی تھی وہ کہہ رہے تھے، باہر آ جاؤ عثمان! باہر آ جاؤ، عثمان کی والدہ نے جب دھمکی آمیز آواز سن لی تو چابیاں اپنے بیٹے عثمان کے حوالہ کر دیں اور کہا کہ ان لوگوں کو دینے سے بہتر ہے کہ تم کو دیدوں، عثمان نے چابیاں لا کر حضور اکرم ﷺ کو دیدی اب حضرت عباس ؓ نے مطالبہ کر دیا کہ یا رسول اللہ! بیت اللہ کے یہ دونوں شرف مجھے ہی دیدیں یعنی سقایہ پانی پلانا اور حجابہ چابیاں سنبھالنا، حضور اکرم ﷺ نے سقایہ ان کے حوالہ کر دی اور چابیاں نہیں دی پھر قرآن کا حکم آیا کہ چابیاں انہیں کو دو جن کے پاس پہلے تھیں، ایک وقت ایسا تھا کہ حضور اکرم ﷺ نے عثمان بن طلحہ سے چابیاں طلب کیں تو عثمان نے صاف انکار کیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اے عثمان ایک وقت ایسا آئے گا کہ یہ چابیاں میرے ہاتھ میں ہونگی میں جسے دینا چاہوں گا دوں گا عثمان نے کہا وہ دن قریش کی ذلت وخواری کے دن ہونگے حضور ﷺ نے فرمایا نہیں نہیں بلکہ وہ دن قریش کی عزت کے دن ہونگے جب عثمان واپس جانے لگے تو حضور اکرم ﷺ نے ان کو دوبارہ بلالیا اور فرمایا کیا تجھے تیرا کلام یاد ہے؟ اور میں نے جو کچھ کہا تھا وہ بھی یاد ہے؟ اس نے کہا ہاں مجھے یاد ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہو، اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اب میں تمہیں یہ چابیاں اللہ تعالیٰ کے حکم پر دے

besturdubooks.wordpress.com

رہا ہوں، خذوھا یا بنی ابی طلحة تا لدة خا لدةلا ینزعھا الا ظالم ، اے ابوطلحہ کی اولاد اب ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یہ چابیاں لے لو تم سے کوئی ظالم ہی یہ چھینے گا۔(الحمد للہ آج تک یہ چابیاں اسی خاندان میں ہیں)۔

سیف اللہ خالد رضی اللہ عنہ سے جواب طلبی

بیت اللہ کے اندر اور باہر تمام امور سے جب حضور اکرم ﷺ فارغ ہوئے تو آپ حرم شریف میں تشریف فرما ہوئے کہ اتنے میں سیف اللہ خالد رضی اللہ عنہ حارۃ الباب سے حرم شریف میں تشریف لے آئے حضور اکرم ﷺ نے ان سے پوچھا کہ جب میں نے لڑنے سے منع کیا تھا تم پھر کیوں ان لوگوں سے لڑ پڑے؟ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! ان لوگوں نے ہم سے لڑنے میں پہل کی اور ہم پر بارش کی طرح تیر برسائے اور ہر قسم اسلحہ سے لیس ہو کر ہم پر حملہ کر دیا، میں جنگ سے بہت دیر تک باز رہا اور ان کو دین اسلام کی طرف بلاتا رہا اور ان کو امن کا عمومی پیغام بھی سنا دیا مگر وہ لوگ باز نہیں آئے، جب کوئی بات مفید ثابت نہ ہوئی تو میں نے ان سے لڑنا شروع کر دیا جب ہم نے ان پر حملہ کر دیا اور جوابی کاروائی شروع ہو گئی تو پھر وہ کچھ دیر کے لئے بھی نہ ٹھہر سکے اور بھاگ گئے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ چاہا وہی بہتر ہے پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قبیلہ خزاعہ کے کسی بھی آدمی کو مت مارو اور بنو بکر کے آدمیوں کے عصر تک مارنے کی اجازت ہے یہی وہ وقت تھا جس میں بیت اللہ اور حرم مکہ میں اللہ تعالیٰ نے کچھ دیر کے لئے حضور اکرم ﷺ کو لڑنے کی اجازت دیدی تھی اور پھر قیامت تک یہاں کسی کو لڑنے کی اجازت نہیں ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں حرم میں اس لئے لڑتا ہوں کہ حضور ﷺ بھی لڑے تھے تو اس کو کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو لڑنے کی اجازت دیدی تھی اور تم کو اجازت نہیں دی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

باب کعبہ پر خطبہ

فتح اعظم کا نواں مرحلہ

کعبہ شریف میں دوگانہ نفل سے جب فاتح اعظم نبی معظم ﷺ فارغ ہوئے تو آپ نے کعبہ کے دروازہ کی چوکھٹ پر کھڑے ہوکر دروازہ کے کواڑ پکڑ کر ایک عظیم الشان خطبہ ارشاد فرمایا، میں اس خطبہ کے چند اہم نکات کا ترجمہ پیش کرتا ہوں فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور دشمنوں کی تمام جماعتوں کو اس نے تنہا شکست دی۔ خبردار! جاہلیت کے تمام امتیازات اور اس کے تمام دعوے اور خصوصیات میری قدموں تلے روندے گئے یعنی سب لغو اور باطل ہیں ہاں بیت اللہ کی دربانی اور حاجیوں کو پانی پلانے کا اعزاز برقرار رہے گا، اے گروہ قریش! اللہ تعا لٰی نے جاہلیت کی نخوت وغرور اور آباء واجداد پر فخر کرنے کو باطل کر دیا سب لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کئے گئے۔ اے سرداران قریش! تمہارا میرے بارے میں کیا خیال ہے کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں گا؟ لوگوں نے ایک زبان ہوکر کہا کہ آپ کے متعلق ہم بھلائی ہی کا خیال رکھتے ہیں اور ہم اچھائی ہی کی امید رکھتے ہیں ،آپ ہمارے شریف بھائی ہیں اور شریف بھائی کے بیٹے ہیں اس وقت آپ ہم پر قدرت پاچکے ہیں مرضی آپ کی ہے۔ حضور اکرم ﷺ رحمت مجسم نے فرمایا: ''**أقول لكم كما قال يو سف لا خو ته لا تثر يب عليكم اليوم اذهبوا فا نتم الطلقا۔،،**

میں تم سے وہی بات کہوں گا جو یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہی تھی کہ تم پر آج کے دن کوئی ملامت کوئی عتاب وسرزنش نہیں جاؤ تم سب کے سب ہر قسم کی گرفت سے آزاد ہو۔

دوسرا خطبہ

فتح مکہ کے دوسرے دن ایک خزاعی آدمی نے ہذیل کے کسی کافر آدمی کو قتل کر ڈالا اس پر حضور اکرم ﷺ

besturdubooks.wordpress.com

نے قریش کو کوہ صفا پر جمع کرا کر ایک خطبہ دیا اور حرم شریف کی حرمت کا تفصیل سے تذکرہ فرمایا اور حرم میں قتل وقتال کو قیامت تک ممنوع قرار دیا اور بنوخزاعہ کو مزید قتل سے منع فرمایا اور مذکورہ قتل کی دیت اپنے ذمہ لے لی کہ بنوخزاعہ نے جو قتل کیا ہے اس کی دیت میں ادا کروں گا اور آئندہ اگر کوئی قتل کرے گا تو مقتول کے ورثاء کو اختیار ہوگا کہ قاتل سے قصاص لے لے یا دیت قبول کرے۔

آپ نے واضح اعلان فرمادیا کہ حرم کا تقدس آج اسی طرح ہے جس طرح کہ اس سے پہلے تھا، مجھے کچھ وقت کے لئے اللہ نے لڑنے کی اجازت دی تھی اب یہ تقدس بھی پہلے کی طرح برقرار ہے۔

کعبہ کی چھت پر پہلی اذان

بیت اللہ کے اس معمولات اور صفائی و معاملات میں اتنا وقت لگا کہ ظہر کی اذان کا وقت ہو گیا حضور اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ کعبہ پر چڑھ کر اذان دیدو، حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب چھت پر چڑھ گئے تو کسی قریشی نے کہا ارے دیکھو! حبشی غلام بیت اللہ کے اوپر کھڑا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خاموش، خاموش، یہ غلام نہیں ہمارا سردار بلال ہیں اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دینی شروع کی اور خاص جذبہ سے آواز بلند کی، قریش کچھ تو بالکل بھاگ کر غائب ہو چکے تھے کچھ پہاڑوں سے یہ منظر دیکھ رہے تھے کچھ گھروں میں امان و پناہ لئے ہوئے چھپے بیٹھے تھے، جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے پڑھا: اشھد أن محمد رسول الله. تو اس پر قریش کے مختلف لوگوں نے اس طرح اپنا ردّعمل ظاہر کیا۔

ابوجھل کی بیٹی: خدا کی قسم! واقعی محمد کا نام بہت بلند ہو گیا، نماز تو ہم پڑھ لیں گے لیکن بدر وغیرہ میں جس شخص نے احباب کو قتل کیا ہے اس شخص کو پسند نہیں کر سکتے۔

خالد بن اسید: اللہ تعالیٰ میرے باپ کی بڑی عزت رکھ لی کہ اس آواز کے سننے سے پہلے ہی دنیا سے رخصت ہو گئے اور یہ دن دیکھنے نہ پڑے۔

حارث بن ھشام: ہائے افسوس میری ماں مجھے گم کر دے، کاش میں آج کے اس دن سے پہلے مر چکا ہوتا، آج میں بلال کو سن رہا ہوں کہ کعبہ کے اوپر گدھے کی طرح ہنہنا رہا ہے۔

حکم بن ابی العاص: خدا کی قسم! یہ بہت بڑا حادثہ ہے کہ ایک حبشی غلام اشراف قریش کی عمارت بیت اللہ

besturdubooks.wordpress.com

پر چیخیں مار رہا ہے۔

سہیل بن عمرو: نے کہا اگر یہ سب کچھ اللہ کی مرضی کے بغیر ہے تو وہ اسے تبدیل کر دیگا اور اگر اس کی مرضی کے مطابق ہے تو پھر برقرار رہے گا۔

ابوسفیان: میں تو کچھ بھی نہیں کہہ سکتا کیونکہ اگر کچھ کہوں گا تو یہ سنگریزے جا کر محمد ﷺ کو بات پہنچا دیں گے، یہ ساری گفتگو حضرت جبرائیلؑ نے بذریعہ وحی حضور اکرم ﷺ تک پہنچادی حضور اکرم ﷺ نے ہر ایک کو بتا دیا کہ تم نے یہ کہا تھا کچھ تو اسی وقت مسلمان ہو گئے مگر کچھ ضد پر قائم رہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ابوسفیان نے فتح مکہ کے بعد دل میں کہا:

"**لو جمعت لمحمد جمعاً**،، یعنی اگر محمد ﷺ کے مقابلہ کے لئے پھر ایک لشکر اکٹھا کروں، اس پر حضور اکرم ﷺ نے اس کے سینے پر مکا مارا اور فرمایا: "**إذا یخزیک اللہ**،، پھر اللہ تجھے رسوا کر دیگا، اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ رسول ہیں۔

مکہ مکرمہ کی فتح پر ابلیس لعین بہت زیادہ غمگین ہو گیا تھا، اہل تاریخ نے لکھا ہے کہ ابلیس نے اپنی زندگی میں افسوس کے طور پر تین بار چیخ ماری ایک بار تو اس نے اس وقت چیخ ماری جب یہ ملعون ٹھہرا اور فرشتوں سے اس کی شکل الگ ہو کر شیطان کی شکل پر آ گیا دوسری بار اس نے اس وقت چیخ ماری جب اس نے حضور اکرم ﷺ کو ہجرت سے پہلے حرم شریف میں نماز پڑھتے دیکھا اور تیسری بار اس نے اس وقت چیخ ماری جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا۔ ﴿اور بلال نے اذان دی۔﴾

عفو عام پر ایک نظر

فاتح اعظم ﷺ نے فتح مکہ کے دن جس رحمت و شفقت اور جس درگذر اور چشم پوشی و عفو عام کا مظاہر کیا دنیا کی تاریخ اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتی۔ مکہ کے جن لوگوں نے تیرہ سال تک حضور اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھیوں پر ظلم کے جو پہاڑ توڑے تھے اس کا تذکرہ کرنا دشوار ہے، وہ سارے مظالم ان نفوس قدسیہ پر ہوئے اور حضور اکرم ﷺ نے ان تمام مشقتوں کو اپنے نازک جسم پر برداشت کیا، آج دن تو اسی کا متقاضی تھا کہ ان ظالموں سے تیرہ سالہ ظلم کا بدلہ لیا جاتا پھر ہجرت کے بعد آٹھ سال تک نبی کریم ﷺ کی جو مخالفت و عداوت اور جو دشمنی اہل مکہ نے جاری رکھی آج اُس کے ایک ایک

besturdubooks.wordpress.com

ذرے کا حساب لینا تھا لیکن رحمۃ للعالمین نے ایسا نہیں کیا بلکہ جنگی حکمت عملی ایسی وضع کی کہ میدان جنگ میں بھی قتل عام نہیں ہوا اور بہت کم نقصان پر بہت بڑی فتح حاصل ہوگئی پھر جس دریا دلی سے نبی اکرم ﷺ نے ان دشمنوں کو معاف کیا بلکہ مورد الزام بھی ان کو نہیں ٹھہرایا اور ملامت سے بھی ان کو محفوظ رکھا دنیا کی تاریخ اس طرح رحمت وشفقت کی نظیر لانے سے عاجز ہے، ہندہ انتظار میں تھی کہ فاتح قوم مفتوح قوم کے ساتھ جو سلوک کیا کرتی ہے وہ ہم سے بھی ہوگا لیکن رات کا اکثر حصہ گذر جاتا ہے، ہندہ کے دروازہ پر کوئی نہیں آتا، ہندہ باہر نکلتی ہے کہ دیکھو یہ کون لوگ آئے ہیں بیت اللہ کے قریب جاتی ہے تو کسی صحابی کو تلاوت میں پاتی ہے کسی کو نماز میں اور کسی کو دعا کرتے ہوئے دیکھتی ہے بلکہ ایک زبان سے یہ بات نکلتی ہے کہ اے اللہ! ہندہ کو اسلام کی توفیق عطا فرما ہندہ نے جب یہ دیکھا تو یقین کرلیا کہ یہ وہ لوگ نہیں ہیں جو اسلام سے پہلے یہاں رہتے تھے یہ کوئی فرشتے ہیں واپس گھر آئی اور صبح کے انتظار میں بیٹھ گئی صبح ہوتے ہی حضور اکرم ﷺ کے پاس آئی اور اسلام کا اعلان کیا حضور اکرم ﷺ نے جب عفو عام کا اعلان فرمادیا تو کہتے ہیں کہ خطبہ سے جونہی آپ فارغ ہوئے تو لوگ دھڑا دھڑ اسلام میں داخل ہونا شروع ہو گئے اور تقریباً دو ہزار آدمی مسلمان ہو گئے۔

یہ حضور اکرم ﷺ کی شفقت ورحمت کا اثر تھا نیز جہاد مقدس کے ذریعہ سے کافرانہ نظام کے ٹوٹنے اور مخلوق خدا کی آزادی کا اثر تھا کہ اسلام نے اپنی رونق کے ذریعہ سے کفر کی زنجیروں سے آزاد لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لیا، یاد رہے یہاں یہ سب شفقتیں اور رحمتیں ایک قاعدہ اور اصول کے تحت سامنے آئیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ ضابطہ اور قاعدہ کی رعایت کے بعد نرمی عمل میں آئی ہے یہ ایسا نہیں تھا کہ بس مفسدین کو ان کے اسلحہ کے ساتھ معاف کردو جس طرح کابل میں ابتدائی فتوحات کے وقت ہوا، پھر وہی مفسد جو مسلح تھے پلٹ گئے اور انہوں نے اہل خیر کو شر کی طرف لوٹنے پر مجبور کردیا یہاں ایسا نہیں ہے یہاں ہر مفسد کے فساد کو توڑا گیا اسلحہ رکھوایا گیا نظام کفر کو پارہ پارہ کردیا گیا اور پھر عام معافی کا اعلان کیا جس کا اثر جس طرح اچھا ہونے والا تھا اسی طرح اثر ہوگیا کہ امن قائم ہو گیا حق غالب آگیا اور باطل مٹ گیا اور اسلام کا جھنڈا لہرانے لگا جو الحمد للہ آج تک بلندی پر لہرا رہا ہے۔ اقبال مرحوم فرماتے ہیں، کچھ تغیر کے ساتھ:

چین و عرب ہمارا ہندوستاں ہمارا
مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا

besturdubooks.wordpress.com

دنیا کے بت کدوں میں وہ پہلا گھر خدا
ہم اس کے پاسباں ہیں وہ پاسباں ہمارا

تیغوں کے سائے میں پل کر جواں ہوئے ہم
خنجر بلال کا ہے قومی نشاں ہمارا

مکہ کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری
تھمتا نہ تھا کسی سے سیل رواں ہمارا

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحان ہمارا

سالار کارواں ہے میر حجاز اپنا
اس نام سے ہے باقی آرام جاں ہمارا

کونسی قوم فقط تیری طلب گار ہوئی
اور تیرے لئے زحمت کش پیکار ہوئی

کس کی شمشیر جہانگیر جہاندار ہوئی
کس کی تکبیر سے دنیا تیری بیدار ہوئی

کس کی ہیبت سے صنم سہمے ہوئے رہتے تھے
منہ کے بل گر کے ہو اللہ احد کہتے تھے

صفحہ دھر سے باطل کو مٹایا ہم نے
نوع انسان کو غلامی سے چھڑایا ہم نے

تیرے کعبے کو جبینوں سے بسایا ہم نے
تیرے قرآن کو سینوں سے لگایا ہم نے

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

besturdubooks.wordpress.com

چند مجرموں کا انجام
فتح مکہ کا دسواں مرحلہ

گیارہ مرد اور چھ عورتیں جن کے خون ہدر کیے گئے تھے اور دربار نبوی سے ان مجرموں مفسدوں اور گستاخوں کے متعلق یہ حکم ہوا تھا کہ "اینما ثقفوا اخذوا و قتلوا تقتیلا"، کہ جہاں ملیں پکڑے جائیں اور قتل کر دیئے جائیں، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کا تذکرہ مختصر انداز سے ہو جائے تاکہ ان کے جرائم اور جرم کے انجام ونتائج معلوم ہو جائیں اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ فتح مکہ ایسا نہیں تھا جیسا کہ لوگ سمجھ رہے ہیں کہ بغل میں دشمن اسلحہ دبائے رکھے اور تاک میں وار کرنے کے انتظار میں فرصت کا انتظار کرے اور فاتح ایسے شخص کو معاف کر کے چھوڑے، یہ حسن اخلاق یا عفوودرگذر کے باب سے نہیں بلکہ یہ بے تدبیری کمزوری اور غفلت کا ایک حصہ ہے یہاں آپ دیکھ لیں گے کہ حضور اکرم ﷺ کے واضح ارشادات مجرموں کے متعلق کیا ہیں۔

① عبدالعزیٰ بن خطل: یہ شخص پہلے مسلمان ہو گیا تھا حضور اکرم ﷺ نے ان کو صدقات پر عامل بنا کر بھیجا ان کے ساتھ ایک انصاری اور ایک غلام بھی تھا پہلے اس کا نام عبدالعزیٰ تھا اسلامی نام مدینہ میں عبداللہ رکھا گیا۔ ایک دفعہ غلام نے کھانا دیر سے تیار کیا اس کو غصہ آیا اور غلام کو قتل کر ڈالا پھر اس خوف سے کہ مدینہ جاؤں گا تو قصاصاً قتل ہو جاؤں گا وہاں سے مرتد ہو کر مکہ بھاگا اور مشرکین سے جا ملا اور محفلیں سجا سجا کر اسلام، مسلمانوں اور پیغمبر اسلام کی ہجو میں اشعار گایا کرتا تھا پھر لشکر اسلام کے مقابلے سے بھاگ کر کعبہ کے پردوں سے لپٹ گیا اس کا خیال تھا کہ یہاں جان بچ جائے گی۔ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ ایک شخص نے آ کر حضور کو بتا دیا کہ "إن ابن خطل متعلق باستار الکعبة"، یعنی ابن خطل کعبہ کے پردوں میں لپٹا ہوا ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "اقتلوه" اس کو قتل کر دو، چونکہ یہ ایک مسلمان کا قاتل بھی تھا پھر مرتد بھی ہو گیا تھا پھر پیغمبر اسلام کی ہجو میں اشعار بھی کہتا تھا لہذا واجب القتل قرار دیا گیا چنانچہ حضرت ابو برزہ اسلمی اور سعد بن حریث رضی اللہ عنہ نے جا کر اس کو قتل کر دیا اور دیوار کعبہ کے نیچے اس کا خون بہا دیا گیا۔ کیونکہ

مِنْ عَهْدِ عَادٍ كَانَ مَعْرُوفًا لَنَا
أَسْرُ الْمُلُوكِ وَقَتْلُهَا وَقِتَالُهَا

besturdubooks.wordpress.com

بادشاہوں سے لڑنا اور انہیں قید وقتل کرنا قدیم زمانہ سے ہمارے جانے پہچانے کارنامے ہیں۔

خَلَقَ اللّٰهُ لِلْحُرُوْبِ رِجَالاً

وَرِجَالاً لِقَصْعَةٍ وَّثَرِيْدٍ

اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کو جہاد کیلئے پیدا کیا ہے اور بعض کو قورمے اور ثرید کھانے کیلئے پیدا کیا ہے۔

② مقیس بن صبابہ: یہ شخص بھی پہلے مسلمان ہو گیا تھا اس کا بھائی ایک انصاری صحابی کے ہاتھ سے خطاء قتل ہو گیا تھا شرعی ضابطہ کے مطابق قتل خطاء پر انصاری نے دیت ادا کی اور مقیس نے دیت لے کر صلح کر لی مگر خباثت طبعی کے تحت موقع پا کر اس نے انصاری کو قتل کر دیا اور مرتد ہو کر بھاگ گیا آج مکہ میں اپنے مشرک ساتھیوں کے ساتھ ایک جگہ بیٹھا ہوا شراب پی رہا تھا کہ حضرت نمیلہ رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھ لیا چونکہ مباح الدم تھا اس لئے اس صحابی نے اس کو قتل کر ڈالا۔

③ حارث بن طلاطہ: اس بدبخت کا کام صرف حضور اکرم ﷺ کو گالیاں دینا ایذا پہنچانا اور تنگ کرنا تھا اس کا خون بھی ہدر تھا چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شیر کی طرح جھپٹ کر فتح مکہ کے دن اس کو جہنم رسید کر دیا اور زمین حرم میں اس کا خون بہا دیا۔

④ حویرث بن نقید: یہ بدبخت بھی حضور اکرم ﷺ کی ایذا رسانی، مذاق اڑانے، تنگ کرنے اور ہجو گوئی میں پیش پیش تھا فتح مکہ کے دن اپنے گھر میں چھپا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے گھر میں معلوم کیا تو گھر والوں نے کہا کہ باہر جنگل کو گیا ہوا ہے حالانکہ گھر میں چھپا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس آ گئے بعد میں حویرث بھی باہر نکل کر کہیں جا رہا تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کیا اور اسے دوزخ پہنچا دیا۔

یہ چار مردود ہیں جو موقع پر قتل کر دیئے گئے۔

⑤ عکرمہ بن ابی جہل: ظاہر ہے ابو جہل کا بیٹا تھا باپ کو بدر کے میدان میں مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوتا تڑپتا دیکھا تھا باپ کی طرح عداوت میں پیش پیش تھا تمام جنگوں میں مقابلہ میں حصہ لیا بلکہ منصوبہ بندی کیا کرتا تھا، فتح مکہ کے دن مقام خندمہ میں مقابلہ بھی کیا اور ایک صحابی کو شہید بھی کیا، حضور ﷺ نے پہلے سے اس کا خون مباح قرار دیا تھا اس خوف سے عکرمہ شکست کے بعد مکہ سے بھاگا اور یمن کے قریب ساحل سمندر پر پہنچ کر کسی اور ملک جانے کا ارادہ کیا جہاز میں بیٹھ گیا کشتی بھنور

besturdubooks.wordpress.com

میں پھنس گئی تو اس نے لات، مناۃ اور عزیٰ کو پکارنا شروع کر دیا، ملاح نے کہا کہ یہاں ایک اللہ کو پکارو دوسرا کوئی یہاں کام نہیں کر سکتا، اس پر عکرمہ نے کہا جب سختی اور سمندر میں اللہ کے سوا کوئی کچھ کام نہیں آسکتا تو خشکی میں بھی کوئی اور کام نہیں آسکتا ہے اے اللہ! اگر آپ نے مجھے بچالیا تو میں جا کر محمد ﷺ کے ہاتھ میں ہاتھ رکھ کر مسلمان ہو جاؤں گا، ان کی بیوی ام حکیم مسلمان ہو چکی تھیں اس نے جا کر حضور اکرم ﷺ سے اپنے شوہر کے لئے امان حاصل کرنے کی درخواست کی حضور نے فرمایا کہ اس کو امان ہے چنانچہ بیوی ساحل سمندر پر پہنچ گئی اور شوہر سے کہا کہ میں نے سب سے اچھے انسان، سب سے زیادہ صلہ رحمی والے شخص، سب سے نیک انسان سے تیرے لئے امان حاصل کر لی، اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو واپس آجاؤ، عکرمہ نے جب یہ سنا تو حیران ہو گیا کہ کہاں میری زیادتیاں اور کہاں یہ مہربانیاں، بیوی سے پوچھا کہ واقعی مجھے امن مل گیا ہے بیوی نے کہا ہاں امن میں نے خود حاصل کیا ہے، عکرمہ واپس آنے لگا حضور ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ عکرمہ مسلمان ہو کر آرہا ہے ان کے باپ کو برا مت کہو اس سے ان کو تکلیف ہو گی اس سے پہلے بھی حضور ﷺ نے جب سنا کہ عکرمہ نے فلاں صحابی کو شہید کر دیا تو آپ نے فرمایا کہ قاتل اور مقتول دونوں جنت میں نظر آرہے ہیں، صحابہ کو اندازہ ہو گیا تھا کہ عکرمہ مسلمان ہو جائے گا۔ بہر حال جب حضور کے سامنے عکرمہ آئے تو حضور ﷺ نے بڑی خوشی کا اظہار فرمایا عکرمہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! میں نے سنا ہے کہ آپ نے مجھے امن دیدیا ہے حضور نے فرمایا ہاں تجھے امن مل گیا ہے اس پر عکرمہ نے کلمہ شہادت کا اقرار کیا اور پھر وعدہ کیا کہ اسلام کے مقابلے میں جتنی جنگیں کی ہیں اس سے زیادہ اسلام کے لئے لڑوں گا چنانچہ قلعہ حمص کے سامنے سرزمین شام پر جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ رضی اللہ عنہ

(۶) صفوان بن امیہ: یہ بھی عکرمہ سے مسلمانوں کی ایذا رسانی میں دو قدم آگے تھا حضور ﷺ نے ان کا خون ہدر کیا تھا یہ بھی بھاگا تھا اور ساحل سمندر تک پہنچ گیا کہ عمیر بن وہب رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے اس کی جان بخشی کی سفارش کی حضور ﷺ نے ان کو معاف کیا اور عمیر نے جا کر اس کو واپس کیا اس نے حضور ﷺ سے کہا کہ مجھے دو ماہ مہلت دو تا کہ میں اسلام کے متعلق سوچ سکوں حضور نے فرمایا تجھے چار ماہ کی مہلت ہے پھر جنگ حنین کے بعد صفوان مسلمان ہو گیا ان کی مزید تفصیل انشاء اللہ جنگ حنین میں آئے گی۔

besturdubooks.wordpress.com

⑦ وحشی: اس شخص کے ہاتھ سے احد کے میدان میں حضور اکرم ﷺ کے محبوب چچا کا خون ہو گیا تھا اس نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا حضور ﷺ نے اس کا خون مباح قرار دیا تھا جب مکہ فتح ہو گیا تو یہ شخص ڈر کر طائف بھاگ گیا لیکن زمین اس پر تنگ ہو رہی تھی کہیں سر چھپانے اور اطمینان حاصل کرنے کی جگہ نہیں مل رہی تھی طائف سے یہ شخص سیدھا مدینہ چلا گیا اور مسلمان ہو کر حضور ﷺ کے سامنے حاضر ہو گیا، ہر صحابی اس کے خون کا پیاسا تھا لیکن رحمت للعالمین ﷺ نے اس کو معاف کر دیا اپنے چچا کے قتل کا واقعہ اس سے خود سن لیا اور پھر فرمایا کہ میری آنکھوں کے سامنے نہ آؤ مجھے اپنا چچا یاد آتا ہے تیرا اسلام قبول ہے، پھر وحشی نے دور صدیقی میں جنگ یمامہ میں مسلیمہ کذاب کو قتل کر کے تلافی کر دی۔

⑧ عبداللہ بن ابی سرح: یہ شخص پہلے مسلمان ہو گیا تھا پھر مرتد ہو گیا اور اسلام کی مذمت کرنے لگا اس کا خون بھی ہدر ہو گیا، فتح مکہ کے دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سفارش اور محنت و سعی سے اس کا اسلام قبول ہو کر توبہ کے بعد معافی مل گئی۔ پھر یہ دور عثمانی میں بڑے غزوات میں شریک ہوئے، افریقہ اسی نے فتح کیا ہے۔

⑨ کعب بن زہیر: ایک شیریں بیان شاعر تھا بدقسمتی سے اسلام کے خلاف بہت زہر اگلتا تھا حضور اکرم ﷺ کی ہجو میں اشعار کہتا تھا حضور ﷺ نے اس کا خون بھی مباح قرار دیا تھا فتح مکہ کے دن یہ جان کے خوف سے بھاگا اور چھپتے چھپتے آخر مدینہ پہنچ گیا اور اسلام قبول کیا اور حضور ﷺ کے سامنے قصیدہ بانت سعاد پیش کیا جو مدح نبی میں ممتاز قصیدہ ہے اس کا ایک شعر یہ ہے۔

إن الرسول لنور يستضاء به

وصارم من سيوف الهند مسلول

حضور اکرم ﷺ ہدایت کے لئے نور کا مینار ہے اور سونتی ہوئی تیز دھار ہندوستانی تلوار ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: سیوف الھند نہیں بلکہ سیوف اللہ کہد و میں ہندوستانی نہیں بلکہ سبحانی تلوار ہوں۔

حضور اکرم ﷺ نے اس کو معاف کیا اور قصیدہ کے انعام میں ایک چادر عطا کی جو مدت عمران کے پاس رہی۔

⑩ ہبار بن اسود: مکہ کے کفار میں بدترین کافر تھا حضرت زینب بنت رسول ﷺ کو بوقت ہجرت

besturdubooks.wordpress.com

اس نے نیزہ مارا جس سے حضرت زینب کو ایک دائمی بیماری لاحق ہوگئی اور پھر اسی سے انتقال ہوگیا حضور اکرم ﷺ نے ہبار کا خون بھی مباح قرار دیا تھا، لیکن یہ بھی کعب بن زہیر کی طرح اچانک مسجد نبوی پہنچا اور اپنے ایمان کا اعلان کیا اور معافی مانگی حضور اکرم ﷺ نے اس کو بھی معاف کر دیا۔

⑪ عبداللہ بن زمعری: یہ بھی زبردست شاعر تھا حضور ﷺ کی ہجو میں اشعار کہتا تھا اسلام کی بد گوئی میں قصیدے بنایا کرتا تھا حضور اکرم ﷺ نے اس کو قتل کرنے کا بھی حکم دیا تھا مگر فتح مکہ کے دن یہ شخص نجران بھاگ گیا اور پھر اسلام قبول کر کے مدینہ آگیا اور حضور ﷺ سے معافی مانگ لی حضور ﷺ نے اسکو بھی معاف کر دیا۔ یہ گیارہ مردوں کے مختصر احوال میں نے لکھ دیئے، مغازی للواقدی میں عمدہ تفصیلات بھی ہیں لیکن اس مختصر کتابچہ میں درج کرنا مشکل ہے۔

ان گیارہ مردوں کے علاوہ چھ عورتیں بھی ایسی تھیں جن کا خون ہدر کر دیا گیا تھا ان کا مختصر قصہ یوں ہے۔

① ہندہ زوجہ ابوسفیان: ہندنے جنگ بدر سے لے کر فتح مکہ تک اسلام کی عداوت اور دشمنی میں جو حصہ لیا تھا وہ کسی پر پوشیدہ نہیں پھر جنگ احد میں حضرت پاک ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ کی شہادت کی وجہ بھی ہندہ بنی تھی، حمزہؓ کی لاش کی بے حرمتی اور سینہ چاک کر کے کلیجہ چبانا یہ کوئی معمولی جرائم نہیں تھے اس لئے حضور اکرم ﷺ نے اس کا خون مباح قرار دیا تھا جب مکہ فتح ہوگیا تو اس نے اسلام کا عادلانہ سلوک، امن اور شرافت دیکھی جس کی وجہ سے اس کے دل میں ایمان کی رغبت پیدا ہوگئی اور بیعت کرنے والی عورتوں میں یہ بھی چلی گئی حضور اکرم ﷺ سے ایک طویل گفتگو ہوئی اور پھر حضرت نے اس کا اسلام قبول کیا، ہندہ نے جا کر گھر میں رکھے ہوئے تمام بتوں کو توڑ کر کہا کہ بدبختو! تمہاری وجہ سے ہم نے ایک لمبا عرصہ عمر کا ضائع کر دیا۔

②③ قرتنا، قریبہ: یہ دونوں عورتیں ابن خطل کی باندیاں تھیں، حضور اکرم ﷺ اور اسلام کے خلاف غلیظ قسم کے اشعار مجالس میں گایا کرتی تھیں شراب کی محفلوں میں اسلام کے خلاف رات بھر زہر اگلتی تھیں حضور اکرم ﷺ نے ان کا خون ہدر کیا تھا چنانچہ قریبہ تو قتل کر دی گئی اور قرتنا کی کسی شخص نے سفارش کر دی جو بعد میں مسلمان ہوگئی۔

④ ارنب: یہ بدبخت عورت بھی ابن خطل کی آزاد کردہ لونڈی تھی یہ بھی بدزبان اور پیغمبر اسلام اور

besturdubooks.wordpress.com

اسلام کے خلاف اشعار بنا بنا کر گایا کرتی تھی اس کا خون بھی ہدر ہو گیا تھا جو فتح مکہ کے دن قتل کر دی گئی۔

⑤ سارہ: بنی مطلب کی لونڈی تھی جو اس نے آزاد کی تھی یہ بھی حضور اکرم ﷺ کے ساتھ استہزا کرنے، ہجو کے اشعار گانے، ہر قسم ایذا پہنچانے، اور بیہودہ مخول اڑانے میں بڑی ہی بیباک تھی حضور ﷺ نے اس کے بھی قتل کرنے کا حکم دیا تھا، چنانچہ فتح مکہ کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں یہ واصل جہنم ہو گئی، عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا ہے اور اہل تاریخ نے بھی لکھا ہے کہ یہ وہی عورت تھی جس کے واسطے سے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ کے نام خط روانہ کیا تھا اور پھر روضہ خاخ پر وہ خط اس عورت سے چھین لیا گیا۔

⑥ ام سعد: یہ بھی مباح القتل عورتوں میں تھی اور فتح مکہ کے دن قتل ہو گئی تھی مزید تفصیل کسی تاریخ میں مجھے معلوم نہ ہو سکیں۔

محترم قارئین!! آپ نے فتح اعظم فتح مکہ کی ساری تفصیلات ملاحظہ فرما دیں اب یہ فیصلہ آپ کو خود کرنا ہے کہ اسلام ہمیں کیا سکھاتا ہے حضور اکرم ﷺ نے ہمیں عزت و عظمت کا کونسا راستہ دکھلایا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کس راستے میں محنتیں اٹھائیں اور جانیں کھپائیں سب کچھ آپ کے سامنے ہے فاتح، مفتوح اور فتح، صلح اور جنگ فضائل و مسائل اہمیت و ضرورت یہ سب کچھ واضح ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ اسلام کو اسی انداز سے دیکھیں جس طرح کہ اسلام ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم کہیں اس فیصلہ میں کچھ خوشنما باتوں سے بھٹک جائیں کیونکہ معاملہ آخرت کا ہے۔

فتح مکہ کے دن بعض نامور اشخاص کا اسلام

اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ فتح مکہ کے دن بعض نامور اشخاص اور معززین قریش کا تذکرہ ہو جائے جن کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی توفیق دیدی، چونکہ سرزمین مکہ پر اب کفر مٹ چکا تھا کفر کی ظالمانہ زنجیر میں جکڑے ہوئے لوگ آزاد ہو چکے تھے اس لئے تمام رکاوٹیں جب دور ہو گئیں تو اسلام کا پر رونق چہرہ چمک اٹھا اور اسلام نے اپنے طبعی مزاج سے انسانوں کو متاثر کیا اور وہ لوگ اسلام کی آغوش میں آگئے، صرف ضرورت اس کی تھی ظلم کی زنجیر کٹ کر ٹوٹ جائے یہاں تلوار کسی کے حلق میں اسلام و ایمان نہیں اتار رہی ہے اور نہ زبردستی کا اسلام اسلام میں معتبر ہے اسلام تو رضا و رغبت کا مذہب ہے زبان پر مجبوری سے اسلام ہو اور دل میں نہ ہو وہ تو نفاق ہے جس کو اسلام نے مسترد کر دیا

besturdubooks.wordpress.com

ہے لہذا جو لوگ جہاد مقدس کی وجہ سے مسلمان ہو گئے ہیں تو حقیقت میں ان لوگوں کے لئے حالات سازگار مہیا ہو گئے پہلے حالات سازگار نہیں تھے تو وہ ایمان کی جرأت نہیں کر سکتے تھے اگر چہ وہ جانتے تھے کہ اسلام ایک سچا اور پاکیزہ مذہب ہے لیکن ارد گرد کے حالات نے ان کو مجبور کر رکھا تھا، جب تلوار نے ان تمام رکاوٹوں کو دور کر دیا تو لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہو گئے اگر اپنی مرضی سے یہ لوگ مسلمان نہیں ہوئے تھے تو ذرا یہ بتا دیجئے کہ فاتح قوم جب واپس ہو گئی تو مفتوح قوم اسلام پر جم کر برقرار کیوں رہی اور اس دین کے لئے قربانیاں کیوں دیں؟

صدیق اکبرؓ کے والد ابو قحافہ کا اسلام

جب لشکر اسلام تنعیم سے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے لگا تو صدیق اکبرؓ کے والد ابو قحافہ نے اپنی بیٹی سے کہا کہ مجھے جبل ابو قیس پر بٹھلا دو اور تمام تفصیلات سے آگاہ رکھو کہ یہ لشکر کس طرف جا رہا ہے؟ چنانچہ جب پہاڑ پر ابو قحافہ بیٹھ گئے چونکہ نابینا تھے تو اپنی بیٹی سے پوچھنے لگے اے میری پیاری بیٹی! تم کیا دیکھتی ہو؟ بیٹی نے کہا ایک سیاہ سمندر نظر آ رہا ہے اور ایک آدمی کبھی اس سے آگے دوڑتا ہے اور کبھی پیچھے چلا جاتا ہے ابو قحافہ نے کہا کہ سیاہ سمندر تو لشکر ہے اور یہ شخص جو آگے پیچھے درڑ رہا ہے یہ فوج کا گائیڈ کرنے والا ہے یعنی کس طرف جانا ہے، کب رکنا ہے اور کب جانا ہے۔ اس کے بعد اس نے پوچھا کہ اے بیٹی اب کیا دیکھ رہی ہو؟ بیٹی نے کہا وہ سیاہ سمندر پھیل گیا ہے ابو قحافہ نے کہا بس اب لشکر ادھر ادھر پھیل گیا اب کاروائی ہوگی مجھے گھر لے جاؤ گھر لیجاؤ، اس حالت سے وہ بچی گھبرا گئی تو ابو قحافہ نے کہا کہ گھبراؤ نہیں کیونکہ تیرا بھائی عتیق محمد ﷺ کے محبوب ساتھیوں میں سے ہے تجھے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ بہر حال جب حالات پر سکون ہو گئے تو حضرت صدیق اکبرؓ اپنے باپ کو حضور ﷺ کے پاس لے آئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس بوڑھے کو کیوں زحمت دی میں خود چل کر ان کے پاس جاتا صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ میرا باپ زیادہ مستحق ہے کہ آپ کے پاس آجائے پھر حضور ﷺ نے ان کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور کلمہ شہادت کی تلقین کی اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا اس کے بال بہت سفید ہیں اس پر رنگ کر دو لیکن سیاہ رنگ سے بچو پھر حضور ﷺ نے صدیق اکبرؓ کو باپ کے اسلام پر مبارکباد دی تو صدیقؓ نے فرمایا خدا کی قسم! اگر میرے باپ کی بجائے

besturdubooks.wordpress.com

ابوطالب اسلام لاتے جس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوجاتی تو مجھے اس پر زیادہ خوشی ہوتی۔

سہیل بن عمرو کا اسلام

یہ مکہ مکرمہ کے بڑے اشراف قریش میں سے تھا صلح حدیبیہ میں بوقت صلح شرائط لکھنے لکھانے والا یہی شخص تھا جو قریش کی طرف سے سفیر کے طور پر آیا تھا اور حضور ﷺ نے ان کے آنے پر فرمایا تھا، قَدْ سَهُلَ اَمْرُنَا ، سہیل کے آنے سے اب ہمارا معاملہ سہل و آسان ہوگیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا کہ سہیل عقل والا آدمی ہے اس میں شرافت و تدبیر ہے سہیل جیسے آدمی پر اسلام کی خوبیاں پوشیدہ نہیں رہیں گی۔ ان کلمات سے بھی سہیل کو رغبت ہوئی پھر وہ جنگ حنین کے بعد جعرانہ میں جا کر مشرف با اسلام ہوئے اور قسم کھائی کہ جتنی مخالفت اسلام کی کی ہے اس سے زیادہ خدمت اسلام کی کریں گے اور کفار سے لڑیں گے جنگ بدر میں یہ گرفتار ہوگئے تھے حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! یہ قریش کا خطیب ہے آپ مجھے اجازت دیدیں کہ میں اس کے سامنے کے دانت اکھیڑ دوں تا کہ اسلام کے خلاف بول نہ سکے حضور ﷺ نے منع کیا اور پھر فرمایا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ سہیل کا خطبہ تجھے بہت پسند آئے گا چنانچہ حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد جب مکہ میں کچھ لوگوں نے اسلام سے مرتد ہو کر پھرنے کی کوشش کی تو سہیل نے سب کو روکا اور زوردار تقریر کر کے سب کو مطمئن کر دیا۔ (فرضی اللہ عنہ وعن جمیع الصحابۃ)

ابولہب کے دو بیٹوں کا اسلام قبول کرنا

فتح مکہ کے دن ابولہب کے دو بیٹے عتبہ اور معتب دیگر قریش کے ساتھ روپوش ہوگئے تھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مکہ کے ان لوگوں میں مجھے عتبہ اور معتب نظر نہیں آرہے ہیں وہ جہاں کہیں ہوں میرے پاس لے آؤ چنانچہ میں سواری پر بیٹھ گیا اور ان کے پیچھے چل پڑا، مجھے وہ دونوں عرفات کے پاس عرنہ، مقام میں ملے جو بھاگ رہے تھے میں نے ان دونوں کو حضور کے سامنے پیش کر دیا حضور اکرم ﷺ نے دونوں کو اسلام کی دعوت دی چنانچہ دونوں نے اسلام قبول کرلیا پھر حضور ﷺ نے ان دونوں کے ہاتھ پکڑ کر ملتزم مقام پر لے گئے اور دیر

besturdubooks.wordpress.com

تک ان کے لئے دعا مانگی، جب آپ واپس آرہے تھے تو خوشی سے آپ کا چہرہ انور چمک رہا تھا میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ تو بہت خوش نظر آرہے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے اپنے چچا کے دونوں بیٹوں کو مانگا تھا اللہ تعالیٰ نے میری دعاء قبول فرمادی اور دونوں کو اسلام کی توفیق دیدی اور دونوں کو مجھے ہبہ کرکے دیدیا۔

بہر حال مکہ مکرمہ کے ان داخلی اہم امور سے فارغ ہونے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے مختلف صحابہ کرام ؓ کو مختلف اطراف میں اس مہم پر روانہ فرمادیا کہ جہاں کہیں کوئی مشہور یا غیر مشہور بت ہو اس کو گرادو اور جلادو، چنانچہ اطراف مکہ میں دور دور تک حضرت خالد بن ولید ؓ اور ان کے ساتھیوں نے یہ کام سرانجام دیا اور الحمدللہ کہ اللہ کی زمین اللہ کے دین کے حوالہ ہوگئی، اور آج الحمدللہ تمام مسلمانوں کے لئے مکہ مکرمہ مرکز ہے اور پوری دنیا سے زیادہ وہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت، تلاوت، ریاضت اور محنتیں ہورہی ہیں بیت اللہ آباد ہے اور نعرہ توحید ہر وقت وہاں بلند ہے آٹھ سال پہلے ایسے حالات تھے کہ حضور اکرم ﷺ اس شہر کو دن کے وقت چھوڑ نہیں سکتے تھے اس شہر کو چھوڑنے کے لئے بھی رات کی تاریکی کی ضرورت تھی لیکن الحمدللہ آج جہاد مقدس کی برکت سے دن کے اجالے میں ہر منکر کو مٹایا جارہا ہے اور ہر معروف کو نافذ کیا جارہا ہے۔

سوچنے والے سوچ لیں، جان کر جان لیں انجان نہ بنیں جہاد اللہ کی رحمت ہے اس سے دین کے راستے بند نہیں ہوتے بلکہ دین کے راستے اس سے کھلتے ہیں جس پر قرآن وحدیث اور تاریخ اسلام عمل صحابہ کرام ؓ گواہ ہے، ذرا غور کیجئے یہی مکہ مکرمہ تھا اور بیت اللہ تھا اور یہی قریش تھے جہاں پر حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام ؓ کو فتح مکہ سے پہلے نماز پڑھنے اور طواف کرنے کی اجازت نہیں دیتے تھے عمرۂ قضاء میں حضور اکرم ﷺ نے قریش سے ایک دن مزید مکہ میں ٹھہرنے اور قریش کو دعوت ولیمہ کھلانے کی درخواست کی لیکن ان لوگوں نے تین دن سے زیادہ ایک گھنٹہ ٹھہرنے کی اجازت نہیں دی یہی عمرہ تھا کہ مسجد حرام اور بیت اللہ میں ۳۶۰ بت موجود تھے اور حضور اکرم ﷺ طواف کررہے تھے کسی کو یہ طاقت نہ تھی کہ ان بتوں کو توڑدے یا باہر نکال دے، کفار ننگا طواف کرتے تھے اور شرکیہ ترانے پڑھتے تھے کسی کو منع کرنے کا اختیار نہیں تھا، لیکن آج الحمدللہ جہاد مقدس کی برکت سے بت گرائے جارہے ہیں

besturdubooks.wordpress.com

کعبہ کو ہر قسم شرک سے پاک کیا جارہا ہے اور بیت اللہ میں نعرۂ توحید بلند کیا جارہا ہے اسلام غالب ہے اور کفر مغلوب ہے، جاہلیت کی ہر رسم پامال ہے اور اسلام کا ہر حکم بلند و بالا ہے مکہ مکرمہ پر اسلام کی عظمت کا جھنڈا لہرا رہا ہے صرف اس مخصوص زمانہ میں نہیں بلکہ قرب قیامت تک الحمدللہ مکہ مکرمہ اسلام کا مرکز رہے گا، لاکھوں انسان وہاں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہیں اگر جہاد مقدس نہ ہوتا تو مکہ مکرمہ میں آج تک شرک ہوتا کفر برقرار رہتا لوگ کفر پر پیدا ہوتے اور کفر پر مرتے اور مکہ کبھی اسلام کے لئے مرکز نہ بنتا۔

مکہ مکرمہ کی فتح کو جزیرۂ عرب کے عرب حضور اکرم ﷺ کی حقانیت کی دلیل سمجھتے تھے اسی لئے جب مکہ فتح ہوا تو جزیرۂ عرب کے لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے، قرآن نے پہلے اعلان کیا تھا کہ "ورأيت الناس يدخلون في دين الله افواجا" یعنی آپ لوگوں کو فوج در فوج اسلام میں داخل ہوتے ہوئے دیکھو گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ الحمدللہ علی ذلک۔

بندہ ناچیز اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہے کہ یہ رسالہ آج جمعہ ۱۷ رمضان ۱۴۱۸ھ کو مکمل ہو رہا ہے اور تکمیل کی یہ وہی تاریخ یعنی ۱۷ رمضان ہے جس میں مکہ مکرمہ فتح ہو گیا تھا، میں نے یہ رسالہ مکہ مکرمہ میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر بیت اللہ کے اندر شروع کیا تھا اور اس کا کچھ حصہ مدینہ منورہ میں بھی لکھا تھا پھر فرصت ملتی نہ تھی اب رمضان کے مہینہ میں الحمدللہ ۱۷ رمضان کو مکمل ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے اور اس سے مجھے اور پڑھنے والوں کو زیادہ سے زیادہ فوائد سے مالا مال فرمائے، جہاد مقدس کی قدر خواص و عوام کے دلوں میں بٹھلا دے اور امت مرحومہ کے مجاہدین کی مدد فرمائے، گرفتار شدہ قیدیوں کو رہائی نصیب فرمائے اور اس امت کو ایک مومن مجاہد خلیفہ عطا فرما دے۔ آمین یارب العالمین۔

وصلى الله تعالىٰ على خير خلقه محمد وعلى آله واصحابه اجمعين.

فضل محمد بن نور محمد یوسف زئی

استاذ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

جمعہ ۱۷ رمضان ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۶ جنوری ۱۹۹۸ء